تاریخِ وضو ومسائل

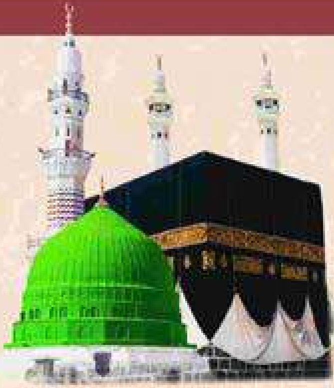

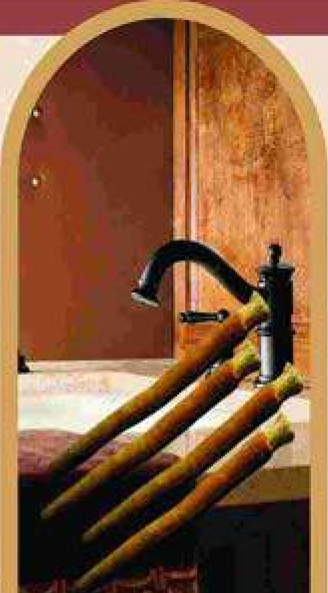

تالیف

خادم دین اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "منیر الراستہ" لاہور

ملنے کا پتہ

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III [illegible] لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	"تاریخِ وضو و مسائل"
مؤلف	:	خادم دین اسلام منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
		مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور۔
پروگرامنگ	:	محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزر	:	حافظ محمد عظیم احمد یوسفی زبیر بٹ یوسفی
کمپوزنگ	:	ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 0300-4274936
پروف ریڈنگ	:	مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
		مفتی مولانا حافظ محمد رضوان انور یوسفی
پہلی مرتبہ	:	۱۱۰۰ (جولائی ۲۰۰۸ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۲۹ھ)
دوسری مرتبہ	:	۳۰۰۰ (ستمبر ۲۰۱۴ء بمطابق ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ)
ہدیہ	:	۱۲۰ روپے
		صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
ناشرین	:	مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای۔میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱	ٹائٹل۔	۱۔
۲	جملہ حقوق۔	۲۔
۳	فہرست مضامین۔	۳۔
۱۰	بفیضانِ نظر۔	۴۔
۱۱	اِنتساب۔	۵۔
۱۲	پیشِ لفظ۔	۶۔
۱۳	تقدیم۔	۷۔
۱۶	فضائلِ وضو۔	۸۔
۱۷	نماز کی چابی۔	۹۔
۱۸	مومن کی شان۔	۱۰۔
۱۹	نماز کے لئے وضو فرض ہے۔	۱۱۔
۱۹	کیا ہر نماز کے لئے وضو ہے؟	۱۲۔
۲۰	ایک وضو سے چند نمازیں۔	۱۳۔
۲۱	وضو کی برکتیں۔	۱۴۔
۲۱	اَعضائے وضو کا نور کی طرح چمکنا۔	۱۵۔
۲۳	جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔	۱۶۔
۲۳	جنت واجب ہو جاتی ہے۔	۱۷۔
۲۴	گناہوں کی بخشش کے ذرائع۔	۱۸۔
۲۵	پچھلے گناہوں کا کفارہ۔	۱۹۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

۲۰۔	اَعضائے وُضو کے گناہ معاف ہونا۔	۲۵
۲۱۔	گناہوں کا جسم سے نکلنا۔	۲۷
۲۲۔	نور۔	۲۸
۲۳۔	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اَندازِ اتباع۔	۲۸
۲۴۔	قیامت کے دن میرے اُمّتیوں کی نشانی۔	۲۹
۲۵۔	وُضو کا مسنون اَنداز۔	۳۰
۲۶۔	وُضو کے حصے۔	۳۱
۲۷۔	وُضو کی تاریخ اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں۔	۳۱
۲۸۔	اَعضائے وُضو کتنی بار دھوئے جائیں۔	۳۱
۲۹۔	حدیث شریف نمبر۱۔	۳۱
۳۰۔	حدیث شریف نمبر۲' حدیث شریف نمبر۳۔	۳۲
۳۱۔	حدیث شریف نمبر۴' حدیث شریف نمبر۵۔	۳۳
۳۲۔	حدیث شریف نمبر۶۔ حدیث شریف نمبر۷۔	۳۴
۳۳۔	حدیث شریف نمبر۸۔	۳۵
۳۴۔	نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے وُضو کا بیان۔	۳۷
۳۵۔	حدیث شریف نمبر۱۔ حدیث شریف نمبر۲۔	۳۷
۳۶۔	صبح اُٹھتے ہی برتن میں ہاتھ نہ ڈالنے کی تعلیم۔	۳۸
۳۷۔	وُضو کے شروع کی دُعا۔	۳۸
۳۸۔	وُضو کرتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا۔	۳۹
۳۹۔	وُضو دائیں طرف سے شروع کرنا۔	۴۰
۴۰۔	وُضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا۔	۴۱

۴۱۔ وضو کرتے ہوئے انگوٹھی کو ہلانا۔ ۴۱
۴۲۔ کلی کرنا۔ ۴۲
۴۳۔ کلی کرتے وقت کی دُعا۔ ۴۳
۴۴۔ مسواک۔ ۴۴
۴۵۔ مسواک شریف کے فوائد۔ ۴۴
۴۶۔ وضو میں مسواک کرنے کا طریقہ۔ ۴۵
۴۷۔ مسواک نصف وضو ہے۔ ۴۵
۴۸۔ قدیمی سنتیں۔ ۴۶
۴۹۔ مسواک کا حکم۔ ۴۷
۵۰۔ منہ پاک اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا۔ ۴۷
۵۱۔ بکثرت مسواک کرنا۔ ۴۸
۵۲۔ مسواک کا دھونا۔ ۴۹
۵۳۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتیں۔ ۴۹
۵۴۔ آستانہ اقدس میں تشریف لانے کے بعد پہلا عملِ مبارک۔ ۵۰
۵۵۔ مسواک کو زبان پر ملنا۔ ۵۰
۵۶۔ رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا۔ ۵۱
۵۷۔ دِن کو سو کر اُٹھنے کے بعد مسواک۔ ۵۱
۵۸۔ ہر دو رکعت کے بعد مسواک کرنا۔ ۵۲
۵۹۔ ہر نماز پر مسواک کا حکم۔ حدیث شریف نمبر ا۔ ۵۲
۶۰۔ حدیث شریف نمبر ۲۔ ۵۲
۶۱۔ بڑے کو مسواک دینا۔ ۵۳

۶۲۔	آنکھوں کی جلاء۔قرآنِ مجیداور مسواک۔	۵۴
۶۳۔	مسواک اور فرشتے۔	۵۴
۶۴۔	روزے کی حالت میں مسواک کرنا۔	۵۵
۶۵۔	رسول کریم ﷺ نے وصال کے وقت بھی مسواک فرمائی۔	۵۵
۶۶۔	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا واقعہ۔	۵۶
۶۷۔	بطورِ شکرانہ توفیق رب ذوالجلال والاکرام۔	۵۷
۶۸۔	ناک صاف کرنا۔ناک صاف کرتے وقت کی دُعا۔	۵۸
۶۹۔	ناک میں پانی ڈالنا اور ناک جھاڑنا۔	۵۹
۷۰۔	حدیث شریف نمبر ا۔حدیث شریف نمبر ۲۔	۵۹
۷۱۔	بائیں ہاتھ سے تین بار ناک جھاڑنا۔	۵۹
۷۲۔	حدیث شریف نمبر ۳۔	۵۹
۷۳۔	تین بار ناک جھاڑنا۔	۶۰
۷۴۔	حدیث شریف نمبر ۴۔	۶۰
۷۵۔	کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کی حکمت۔	۶۰
۷۶۔	وُضو میں چہرے کو دھونا۔	۶۲
۷۷۔	منہ دھوتے وقت کی دُعا۔	۶۲
۷۸۔	ڈاڑھی شریف کا خلال۔	۶۳
۷۹۔	حدیث شریف نمبر ا۔حدیث شریف نمبر ۲۔۳۔	۶۳
۸۰۔	ڈاڑھی شریف کے خلال کا طریقہ۔	۶۴
۸۱۔	ڈاڑھی شریف کا ہلنا۔	۶۴
۸۲۔	حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ۔	۶۶

۸۳۔	وضو میں دونوں ہاتھوں اور بازوؤں کا کہنیوں سمیت دھونا۔	٦۷
۸۴۔	دائیں ہاتھ اور بازو کو دھوتے وقت کی دُعا۔	٦۷
۸۵۔	بائیں ہاتھ اور بازو کو دھوتے وقت کی دُعا۔	٦۷
۸٦۔	وضو میں سر، کانوں اور گردن کے مسح کرنے کا طریقہ۔	٦۸
۸۷۔	سر کے مسح کے لئے غیر مستعمل پانی۔	٦۹
۸۸۔	حدیث شریف نمبر ۱۔	٦۹
۸۹۔	سر اور کانوں کا مسح صرف ایک بار۔	٦۹
۹۰۔	حدیث شریف نمبر ۲۔	٦۹
۹۱۔	سر اور کانوں کا مسح۔	۷۰
۹۲۔	حدیث شریف نمبر ۱۔ حدیث شریف نمبر ۲۔	۷۰
۹۳۔	حدیث شریف نمبر ۳۔	۷۰
۹۴۔	سر کا مسح کرتے وقت کی دُعا۔	۷۱
۹۵۔	کانوں کا مسح کرتے وقت کی دُعا۔	۷۲
۹٦۔	وضو میں گردن کا مسح کرتے وقت کی دُعا۔	۷۳
۹۷۔	سر کا مسح اور پاؤں دھونا۔	۷۳
۹۸۔	حدیث شریف نمبر ۴، ۵۔	۷۳
۹۹۔	وضو میں دونوں پاؤں کا دھونا۔	۷۴
۱۰۰۔	پاؤں کا دھونا اور مسح نہ کرنا۔	۷۴
۱۰۱۔	بَابُ فِیْ تَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ: پاؤں کی اُنگلیوں کے خلال کا باب	۷۴
۱۰۲۔	وضو میں دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دُعا۔	۷۵
۱۰۳۔	وضو میں بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دُعا۔	۷۵

۱۰۴۔	پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال۔	۷۶
۱۰۵۔	حدیث شریف نمبر۱۔حدیث شریف نمبر۲۔حدیث شریف نمبر۳۔	۷۶
۱۰۶۔	طریقۂ خلال۔	۷۷
۱۰۷۔	وُضو کے درمیان کی دُعا۔	۷۷
۱۰۸۔	وُضو کے بعد۔	۷۸
۱۰۹۔	وُضو کرنے کے بعد کی دُعائیں۔	۷۹
۱۱۰۔	وُضو پورا کرنے کا حکم اور دوزخ سے بچاو۔	۸۰
۱۱۱۔	وُضو میں زیادہ پانی بہانا اِسراف ہے۔	۸۱
۱۱۲۔	پیتل کے برتن میں وُضو۔	۸۲
۱۱۳۔	سُمندر کے پانی سے وُضو۔	۸۲
۱۱۴۔	بلی کے جوٹھے پانی سے وُضو۔	۸۳
۱۱۵۔	وُضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔	۸۳
۱۱۶۔	اَعضائے وُضو پونچھنا۔	۸۴
۱۱۷۔	وُضو کے بعد چہرہ پونچھنا۔	۸۴
۱۱۸۔	مسائل۔	۸۵
۱۱۹۔	وُضو کی سُنتیں۔	۸۶
۱۲۰۔	وُضو کے مستحبات۔	۸۹
۱۲۱۔	مکروہات۔	۹۷
۱۲۲۔	وُضو کے متفرق مسائل۔	۹۸
۱۲۳۔	وُضو توڑنے والی چیزوں کا بیان اور مسائل۔	۱۰۰
۱۲۴۔	سونے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔	۱۰۰

۱۲۵۔	خون کے بہنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔	۱۰۲
۱۲۶۔	آواز یا ہوا۔	۱۰۲
۱۲۷۔	شبہ کی صورت میں وضو کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔	۱۰۳
۱۲۸۔	دُودھ پینے کے بعد صرف کلی کرنا۔	۱۰۳
۱۲۹۔	کیا عضو خاص چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	۱۰۴
۱۳۰۔	کیا بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	۱۰۴
۱۳۱۔	ستو، چنے، مٹھائی یا پھل کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۱۰۵
۱۳۲۔	کیا اُونٹ کے گوشت سے وضو ہے؟	۱۰۶
۱۳۳۔	آگ کی پکی ہوئی چیز کھانا۔	۱۰۶
۱۳۴۔	کھانے کے بعد وضو نہیں۔	۱۰۷
۱۳۵۔	گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۱۰۷
۱۳۶۔	حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۱۰۸
۱۳۷۔	کھانے کے بعد کلی کرنا۔	۱۰۹
۱۳۸۔	وضو کا شیطان۔	۱۱۰
۱۳۹۔	حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اور تحیۃ الوضو کے نفل۔	۱۱۱
۱۴۰۔	وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان۔	۱۱۲
۱۴۱۔	چند وضاحتیں۔	۱۱۳
۱۴۲۔	زخم سے نکلنے والے خون و پیپ کے اَحکام۔	۱۱۴
۱۴۳۔	انجکشن لگوانے پر وضو کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے اَحکام۔	۱۱۵
۱۴۴۔	دُکھتی آنکھ سے نکلنے والے آنسوؤں کے اَحکام۔	۱۱۶
۱۴۵۔	بچے کے دُودھ اور قے کا مسئلہ۔	۱۱۶

☆☆☆

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،

پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول،

پروانۂ توحید و رسالت، امینِ علمِ لدنی، منظورِ نظرِ داتا گنج بخش

نائب غوث الثقلین حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

قدس سرہٗ العزیز

مرکزِ انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۶۷ گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اِس تالیف کو اُن اہلِ ایمان کے نام منسوب کرتا ہے جو اپنی زندگیاں' پاکیزہ اور ستھرے انداز میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ' اہلِ بیت عظام رضی اللہ عنہم' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ باوُضو رہنے کا مجاہدہ کرتے ہیں۔

نیاز کیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیشِ لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور بندے کی عبادت کا منشا یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم اُس سے راضی ہو جائے۔ عبادات کے لئے جگہ، جسم اور لباس کا پاک ہونا اوّلین شرط ہے۔ جبکہ پاکی کے ساتھ ساتھ باوُضو ہونا بھی لازمی ہے۔

اِسلام میں وُضو کی بہت اہمیت ہے۔ جس کے متعلق آپ ﷺ نے تاکید بھی کی اور فضیلت بھی ارشاد فرمائی ہے۔ جیسا کہ وُضو کرنے سے اِنسان کے گناہ جھڑتے ہیں۔ روزِ قیامت مومن کا وُضو کی وجہ سے نور ظاہر ہوگا۔

اِس اہم موضوع پر قبلہ محترم جناب علامہ منیر احمد یوسفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نہایت تحقیق وتصدیق کے بعد زیرِ نظر کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اور مسلمانوں اور خاص طور پر نوجوان نسل کی راہنمائی بھی فرمائی ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم قبلہ محترم کو اپنے فضل وکرم سے مزید نوازے اور اِس کاوش کو قبول فرمائے اور پڑھنے والوں کو اِس سے اِستفادہ کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دُعا گو

شیخ حمید فاضل

تقدیم

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اِبتدائے آفرینش سے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ نے اِنسان کو دو قوتیں عطا فرمائیں جن کی اصلاح وفلاح کے لئے اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام اور کتبِ آسمانی کا سلسلہ نازل فرمایا تاکہ یہ دونوں قوتیں حدِ اعتدال میں رہ کر سعادت اِنسانی کا ذریعہ وسبب بنیں۔ وہ قوتیں ہیں (۱) قوتِ نظریہ (غور وفکر کی قوت) جن کو اِسلام کی زبان میں عقائد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (۲) قوتِ عملیہ (عمل کرنے کی قوت) بنیادی طور پر قوتِ عملیہ تین حصّوں میں منقسم ہوتی ہے اگر صرف شخص واحد کی اِصلاح وفلاح اور سعادت کا علم ہے۔ اِس کو تہذیب النفس سے تعبیر کیا جاتا اور اگر چند افراد کے باہمی معاملات سے متعلق آداب ومسائل کا علم ہے تو اِس کو تدبیر المنزل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگر کسی قوم کے اِجتماعی مسائل اور اِنتظام مملکت سے متعلق علم ہے تو اِس کو سیاستِ مدن (یا مدینہ کہا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ اور نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے اَقوال میں اِن دونوں قوتوں کے ہر ہر شعبہ سے متعلق اَحکام وآداب کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کیونکہ اِنسان کی اِصلاح وتکمیل اِن دونوں قوتوں کی اِصلاح پر موقوف ہے۔

تہذیب النفس کا ایک اَہم شعبہ طہارت ہے۔ اَحکامِ شریعت میں طہارت کا حکم تمام اَحکام عملیہ میں مقدم ہے۔ طہارت کا مفہوم ازروئے لغت پاکی اور صفائی ہے اور شریعتِ مطہرہ کی زبان میں بندۂ مومن کا بدن کپڑے اور مکان نیز ماکل وشارب یعنی کھانے پینے کی چیزوں کا حدث وخبث اور نجاست وحرمت سے پاک ہونا

ہے۔ شریعتِ مطہرہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طہارت کا تعلق انسان کے ظاہر و باطن دونوں سے ہے اور دونوں طہارتوں کا مجموعہ ہی درحقیقت وہ طہارت و پاکی ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو محبوب و پسندیدہ ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے: اِنَّ اللّٰـہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ۝ ''بے شک اللہ (عزوجل) بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور ستھروں کو پسند فرماتا ہے۔'' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مقدس ہے: اَلطُّھُوۡرُ شَطۡرُ الۡاِیۡمَانِ ''پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔ اور اگر شریعتِ مطہرہ پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو عام اَحکام خداوندی کا لُبِّ لباب اور خلاصہ صرف طہارت ہی نظر آتا ہے۔ طہارت میں وُضو کو ایک اہم مقام حاصل ہے کیونکہ ہر عبادت میں یہ ضروری ولازمی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا اِرشادِ عالی شان ہے:۔ ''بے وُضو کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ وُضو کرے''۔

پیر طریقت رہبر شریعت جناب حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی (اطال اللہ تعالیٰ عمرہ وفیضہ) نے تاریخِ وُضو ومسائل نامی کتاب میں وُضو سے متعلق تمام ضروری اور اہم مباحث کو بڑی تحقیق وتدقیق اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زبانِ اَطہر سے نکلے ہوئے موتیوں کو حُسنِ ترتیب کی لڑی میں پرویا ہے جس کے طور طریقے بھی معلوم ہوتے ہیں کہ سچا محبّ وہ ہے جو اپنے محبوب کی ہر ہر اَدا کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہے۔ تاریخِ وُضو ومسائل اس کتاب کے عنوان اور اس کی ذیلی سرخیاں ہی بندۂ مومن کے ایمان کو تازہ کردیتی ہیں۔ دیکھئے فضائلِ وُضو کے تحت، نماز کی چابی' مومن کی شان، وُضو کی برکتیں، اَعضائے وُضو کا نور کی طرح چمکنا' گناہوں کی بخشش کے ذرائع، پچھلے گناہوں کا کفارہ، اَعضائے وُضو کے گناہ معاف ہونا، گناہوں کا جسم سے نکلنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اَندازِ اِتباع، قیامت کے دِن اُمتیوں کی نشانی، یہ وہ ذیلی سرخیاں ہیں جن کے تحت جناب علامہ صاحب

نے مخصوص انداز کے تحت وُضو کی تاریخ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں؛ اَعضائے وُضو کتنی بار دھوئے جائیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے وُضو کا بیان، کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں وغیرہ بیان فرمائی ہیں۔ یہ بھی سرخیاں کتاب کی جان ہیں۔ پھر ان کے علاوہ مسواک کے عنوان کے تحت مسواک سے متعلق اَیسی ایمان اَفروز تحقیق جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ سُننِ وُضو، مستحباتِ وُضو، نواقضِ وُضو، متفرق مسائل کے تحت وُضو سے متعلق اَیسے اَیسے اَہم مسائل کو کتاب کی زینت بنایا ہے جو دیکھنے پڑھنے اور خود پڑھ کر اور دوسروں کو سیکھا کر اپنے دِل کو شریعتِ مطہرہ کے آداب واَحکام سے منور کرنے کی ضرورت ہے۔ غرض کہ تاریخ وُضو ومسائل نامی کتاب اپنے موضوع پر اَیسی جامع ومانع ہے کہ معاشرے کے اور ہر ہر طبقے کے لئے دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے اَیسی ہی کتابیں معاشرہ کی تعمیر وفلاح واِصلاح جیسے اَہم فریضہ کو اَدا کرتی ہیں جن سے قوم میں ایک ایمانی اِیقانی روح پھونکی جاتی ہے۔

بس یہی منشاء سلسلہ ہے قیل و قال کی
ہوتی رہے ثناء تیرے حُسن و جمال کی

حررہ خادم الشریعۃ المطہرۃ المحمدیہ علی
صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام دائما ابداً ابداً
محمد مبارک علی یوسفی عفی عنہ

فضائلِ وُضو

ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض طہارت ہے۔ خاص کر نماز کی ادائیگی کے لئے جسم، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا، شرائطِ نماز میں شامل ہے۔ طہارتِ بدنی یہ ہے کہ جسم کو نجاست اور جنابت سے پاک رکھا جائے۔

طہارت دو قسم کی ہے ایک باطنی طہارت اور دوسری ظاہری طہارت۔ باطنی طہارت معرفتِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس کے لئے توحید و رسالت کے یقین کے پانی کی ضرورت ہے جو مخلوط، پراگندہ اور گندے اِعتقاد کے ذرّات سے پاک ہوتا ہے اور ظاہری طہارت پانی سے حاصل ہوتی ہے۔ پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی یا مٹی کی جنس سے یعنی پتھر وغیرہ سے تیمّم کے ذریعے بھی طہارت حاصل کی جاتی ہے۔ بدنی طہارت کے لئے مطلق پانی کی حاجت ہے جو کہ پاک ہو اور اِستعمال کیا ہوا نہ ہو۔ جو لوگ ظاہری و باطنی طہارت پر عمل پیرا رہتے ہیں فرشتے اُن کو دوست رکھتے ہیں۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ** [1] ''پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔ اسی طرح بنی سلیم قبیلے کے ایک شخص سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ** [2] ''پاکیزگی

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۸ حدیث نمبر ۲۸۱، دارمی جلد ۱ ص ۱۶۸، مسلم جلد ۱ ص ۱۱۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۲۔ ۱۰، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۵۰، ابن ماجہ ص ۲۳، الترغیب و الترہیب جلد ۱ ص ۱۵۶، جلد ۲ ص ۲۴۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۶، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۷، نسائی حدیث نمبر ۲۴۳۷۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۹، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۶۳، مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۹۶۔

نصف ایمان ہے"۔ ظاہر ہے کہ طہور سے مراد ظاہری پاکیزگی ہے۔

ایمان بھی گناہوں کو مٹاتا ہے اور وُضو بھی، مگر وُضو چھوٹے گناہوں کو مٹاتا ہے جبکہ ایمان بڑے چھوٹے سارے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ اسی لئے وُضو یعنی طہارت کو نصف ایمان کہا گیا ہے۔ ایمان دِل کو برائیوں سے پاک اور نور سے آراستہ کرتا ہے جبکہ وُضو (طہارت) سے ظاہری گندگیاں اور ناپاکیاں دور ہوتی ہیں۔ (مفہوم از مرآۃ جلد ۱ص ۲۳۲)

نماز کی چابی:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ**[۳] "نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کا حرام تکبیر اور اُس سے کھلنا سلام ہے"۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ**[۴] "جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکیزگی (یعنی وُضو) ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ**[۵] "بے وُضو کی نماز

۳؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۷۶،۲۷۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۸،۳، ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب نمبر ۳۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص ۳۸۰، ۸۵، مجمع الزوائد جلد۲ص ۱۰۴، نصب الرایۃ جلد ۱ص ۳۰۸، ۳۰۷، قرطبی جلد ۱جز احدیث نمبر ۱۷۵، جلد۴ جز ۷ حدیث نمبر ۳۵۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ص ۱۳۱، حدیث نمبر ۱۱۳۶۹ ۴؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۹۴، مسند احمد جلد۳ص ۳۴۰، مرقاۃ جلد۲ص ۱۹۔ ۵؎ مرآۃ جلد ۱ص ۲۴۵، بخاری حدیث نمبر ۱۳۵، مسلم حدیث نمبر ۲۲۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۰، مرقاۃ جلد۲ص ۲۶، مسند احمد جلد۲ص ۳۰۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ص ۱۱۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۶۰، ترمذی حدیث نمبر ۷۶۔

قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وضو کرے''۔ یہاں قبول سے مراد نماز کا جائز ہونا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ**[٦] ''بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت کے مال سے صدقہ وخیرات قبول نہیں ہوتے''۔ مطلب یہ کہ پاک ہوکر نماز پڑھو اور حلال مال سے خیرات کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ**[٧] ''جو پاکی (یعنی وضو) پر وضو کرے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔ یعنی جس کا پہلا وضو برقرار ہو، پھر اگلی نماز کے لئے دوبارہ وضو کرے تو یہ وضو بے کار اور عبث نہیں ہے بلکہ اِس پر بہت ثواب ہے۔ خیال رہے وضو پر وضو مستحب ہے جبکہ پہلے وضو کے بعد نماز یا ایسی عبادت کر لی گئی ہو جو وضو پر موقوف ہو ورنہ بار بار وضو کیے جانا مکروہ اور پانی کا اِسراف ہے۔

اعتکاف کی حالت میں وضو پر وضو کرنا غیر ضروری کام کے لئے مسجد سے باہر نکلنے کے مترادف ہے، اِس لئے اعتکاف کی حالت میں وضو پر وضو کرنا دُرست نہیں۔ اگر کوئی معتکف ایسا کرے گا تو اُس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مومن کی شان:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے

---

[٦] ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۷۲' مرآۃ جلد ۱ ص ۲۲۵' مسلم حدیث نمبر ۲۲۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۱' ترمذی حدیث نمبر ۱' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۹' نسائی حدیث نمبر ۱۳۹' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۷۔ [٧] ترمذی جلد ۱ ص ۶ حدیث نمبر ۵۹' مشکوٰۃ ص ۳۹ حدیث نمبر ۲۹۳' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۲۵' مسند احمد جلد ۳ ص ۳۴۰' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۹' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۲۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۶۲۔

فرمایا: اِسْتَقِیمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ ۸ ''سیدھے اور مضبوط رہو اور سب نیکیوں کو نہ گھیر سکو گے اور جان لو کہ نماز تمہارے بہترین اَعمال میں سے (بہترین عمل) ہے اور مومن اپنے وضو کی حفاظت کرتا ہے''۔

وضو کی حفاظت یہ ہے کہ حتی الوسع ہر وقت یا اکثر اَوقات باوُضو رہنا اور اُس کے فرائض، سنن اور مستحبات کو بخوبی اَدا کرنا۔ سردیوں اور گرمیوں میں اَعضائے وضو کو پوری طرح دھونا بہت بڑی نعمت ہے جو اِیمان کو تازہ رکھتی ہے۔

نماز کے لئے وضو فرض ہے:

حضرت امام ابن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الطہارت میں ایک ضمنی باب باندھا ہے۔ **اللہ تبارک وتعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا ۹** اس باب اور عنوان کے تحت چار اَحادیثِ مبارکہ نقل کی ہیں۔ جن کے راویان حضرت اُسامہ بن عمیر، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِن اَحادیثِ مبارکہ کا نفسِ مضمون اِس طرح ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلَاۃً اِلَّا بِطُھُوْرٍ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کوئی نماز قبول نہیں فرماتا جو طہارت (یعنی وضو) کے بغیر ہو''۔

کیا ہر نماز کے لئے وضو ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۸ ابن ماجہ ص ۲۴ حدیث نمبر ۲۷۷، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۸۲ـ۲۷۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۵۸ـ۸۲، موطا امام مالک ص ۲۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲ ص ۹۸، جلد ۷ ص ۲۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۵۷ـ۶۲، مشکوٰۃ ص ۳۹ حدیث نمبر ۲۹۲، دارمی جلد ۱ ص ۱۶۸، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۰، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۸ـ ۹ ابن ماجہ ص ۲۴ حدیث نمبر ۲۷۱ـ۲۷۷، مسلم جلد ۱ ص ۱۱۹، ترمذی جلد ۱ ص ۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۹۱۔

يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَّكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ ۱۰

''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر نماز کے لئے وُضو فرماتے تھے اور ہم کو ایک ہی وُضو اُس وقت تک کافی ہوتا جب تک بے وُضو نہ ہوتے''۔

صاحبِ مرقاۃ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:۔ اولاً رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ پر ہر نماز کے لئے وُضو کرنا فرض تھا پھر یہ فرضیت منسوخ ہوگئی۔ پھر برکت کے واسطے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر نماز کے لئے **اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا** ...... آیتِ مبارکہ کے ظاہر پر عمل فرماتے ہوئے وُضو فرما لیتے تھے۔ اَب بھی ہر نماز کے لئے وُضو کر لینا مستحب ہے خواہ پہلا وُضو ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ اکثر ایک وُضو سے چند نمازیں پڑھ لیتے۔ خیال رہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فتح مکہ کے دِن ایک وُضو سے چار نمازیں پڑھی تھیں۔

ایک وُضو سے چند نمازیں:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک وُضو سے چند نمازیں پڑھیں اور موزوں شریف پر مسح فرمایا تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آج آپ ﷺ نے وہ عملِ مقدس فرمایا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ **فَقَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ ۱۱** ''تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنک) میں نے ایسا ارادتاً کیا ہے''۔ تاکہ اپنے عمل (شریف) سے اُمت کو دو مسئلے بتا دیں:

ایک یہ کہ ایک وُضو سے چند نمازیں جائز ہیں۔ اگرچہ ہر نماز کے لئے تازہ

---

۱۰ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۵، مرآۃ جلد ۱ ص ۲۹۵، ترمذی حدیث نمبر ۶۰، بخاری حدیث نمبر ۲۱۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۱، نسائی حدیث نمبر ۱۳۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۰۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۲۰، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۳۲۔ ۱۱ مشکوٰۃ ص ۴۰، مرقاۃ جلد ۱ ص ۳۱، مسلم حدیث نمبر ۲۷۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۲، ترمذی حدیث نمبر ۶۱، نسائی حدیث نمبر ۱۳۳، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۵۱۔

وُضو بہتر ہے۔

دوسرے یہ کہ موزوں پر مسح سنت ہے۔

خیال رہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ہر عملِ مبارک باعثِ ثواب ہے کہ اس میں دعوت و تبلیغ ہے۔

وُضو کی برکتیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور اُس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہوتا ہے، تو جب وہ قدم اُٹھاتا ہے تو وُضو کی برکت سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے درجات کو بلند فرماتا ہے تو ایک ایک قدم پر اُس کا ایک ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ (نماز کی ادائیگی کے لئے) مسجد میں داخل ہوتا ہے''۔ [۱۲]

اَعضائے وُضو کا نور کی طرح چمکنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اُمَّتِیْ یَدْعُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ [۱۳] ''میری اُمت آثارِ وُضو سے قیامت کے دن پنج کلیاں بلائی جائے گی (یعنی پانچ اَعضاء جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں، نور کی طرح چمکتے ہوں گے) تو جو اپنی چمک دمک میں اضافہ کر سکے تو کرے''۔ یہ نُور صرف ہمارے پیارے کریم آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمّت پر ہوگا۔

---

[۱۲] مسند احمد جلد۲ ص۲۵۲، قرطبی جلد۶ جز۱۲ ص۲۷۶، مسند ابوعوانہ جلد۱ ص ۳۸۸۔ [۱۳] مشکوٰۃ ص۳۰ حدیث نمبر۲۹۰، بخاری جلد۱ ص۲۵ حدیث نمبر۱۳۶، الترغیب والترہیب جلد۱ ص۱۴۹، شرح السنۃ جلد۱ ص۲۱۱، مسلم جلد۱ ص۱۲۶ حدیث نمبر۲۴۶، مرقاۃ جلد۲ ص۱۶، مسند احمد جلد۲ ص۳۳۴۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ [۱۴] ''مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَادَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَءَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ ''اے مومن قوم کی جماعت! تم پر سلام ہو۔ انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، مجھے یہ تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم آپ (ﷺ) کے بھائی نہیں؟ فرمایا تم میرے صحابی (دوست) ہو۔ ہمارے بھائی وہ ہیں جو اب تک نہیں آئے (یہ بھائی ہونا رشتۂ ایمانی کی بنا پر ہے، ورنہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اُمت کے لئے روحانی باپ ہیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن ایمان والوں کی مائیں ہیں)۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) کے جو اُمتی ابھی تک نہیں آئے، آپ ﷺ اُن کو کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر کسی شخص کے گھوڑے پنج کلیاں ہوں اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں میں مخلوط ہو گئے ہوں، تو کیا یہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہ لے گا؟ عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تو رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا

---

[۱۴] مسلم جلد۱ ص ۱۲۷ حدیث نمبر ۲۵۰، شرح السنۃ جلد۱ ص ۳۱۲، مسند احمد جلد۲ ص ۳۷۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص ۵۷، مشکوٰۃ ص ۳۹ حدیث نمبر ۲۹۱، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۱۴۹، مرقاۃ جلد۲ ص ۱۷، نسائی حدیث نمبر ۱۴۹۔

مُحَجَّلِینَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ [۱۵] ''وہ آثارِ وضو سے پنج کلیاں آئیں گے اور میں حوضِ کوثر پر اُن کا پیش رو ہوں گا''۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ [۱۶] ''تم میں کوئی ایسا نہیں جو وضو کرے تو مبالغہ کرے یا پورا وضو کرے (یعنی جو کوئی تم میں سے مبالغہ سے وضو کرے یا اچھی طرح پورے اہتمام کے ساتھ وضو کرے) پھر کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے''۔

جنت واجب ہو جاتی ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّىْ

---

[۱۵] مسلم حدیث نمبر ۲۴۹' مرآۃ جلد ۱ ص ۲۴۲' مشکوۃ حدیث نمبر ۲۹۸' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۳' نسائی حدیث نمبر ۱۵۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۰۰۔ [۱۶] مشکوۃ ص ۳۹ حدیث نمبر ۲۸۹' مسلم جلد ۱ ص ۱۲۲ حدیث نمبر ۲۳۴' ترمذی حدیث نمبر ۵۵' نسائی حدیث نمبر ۱۴۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۷۰' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۷۸' جلد ۲ ص ۲۸۰' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۷۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۹۔

رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَ وَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ۱۷

''نہیں ہے کوئی مسلمان مگر جو مسلمان جب وضو کرے تو اچھا وضو کرے پھر دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) اچھی طرح ادا کرے اور دل اور منہ سے متوجہ ہو کر پڑھے۔ (یعنی ظاہر و باطن کو یکسو کرکے کہ نہ جسم سے کھیلے، نہ اِدھر اُدھر دیکھے اور نہ ہی دل اور طرف لگائے) تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اِنسان وضو کرکے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھ لے تو اب اُسے کسی عمل کی ضرورت نہیں بلکہ اِس کے معنی یہ ہیں کہ ربّ کریم اپنے فضل وکرم سے دُنیا میں نیک اعمال کی توفیق عطا فرما دیتا ہے اور نماز کی پابندی نصیب فرما دیتا ہے۔ ایسا شخص مرتے وقت ایمان پر قائم رہتا ہے۔ قبر وحشر میں آسانی سے کامیاب ہو جاتا ہے۔

گناہوں کی بخشش کے ذرائع:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجٰتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ ۱۸ ''کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) خطائیں مٹائے اور درجے بلند فرمائے۔ عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) وضو پورا کرنا مشقتوں میں (یعنی جب وضو کرنا بھاری ہو تب مکمل وضو کرنا، سردی یا بیماری یا پانی کی گرانی کی وجہ سے)۔ (۲) مسجد کی طرف زیادہ قدم

۱۷ مسلم جلد۱ ص۱۲۲ حدیث نمبر۲۳۴، مشکوٰۃ ص۳۹ حدیث نمبر۲۸۸، مرقاۃ جلد۲ ص۱۴، مسند احمد جلد۴ ص۱۵۳۔ ۱۸ مشکوٰۃ ص۳۸ حدیث نمبر۲۸۲، مسلم جلد۱ ص۱۲۷، ترمذی حدیث نمبر۵۱، السنن الکبریٰ للبیهقی جلد۳ ص۶۲، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر۵، مجمع الزوائد جلد۲ ص۳۷، الترغیب والترھیب جلد۱ ص۲۸۳۔۱۴۸، نسائی حدیث نمبر۱۴۳، موطا امام مالک حدیث نمبر۵۵، مسند احمد جلد۲ ص۲۷۷، مرقاۃ جلد۲ ص۷۔

رکھنا (۳) نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا (یعنی ایک وقت کی نماز پڑھ کر دوسری نماز کا منتظر رہنا) خواہ مسجد میں بیٹھ کر یا اس طرح گھر میں بیٹھ کر کہ کان اذان کی طرف اور دِل مسجد میں لگا ہو۔

پچھلے گناہوں کا کفارہ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا مِنْ اِمْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَّ ذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهٗ** [۱] "جب کوئی مسلمان فرض نمازِ (پنجگانہ) کے ادا کرنے کے لئے وُضو کرے تو خشوع وخضوع کا اہتمام کرے اور اچھی طرح (نماز کے) رکوع (وسجود) کرے۔ (تو اس کی برکت سے) اُس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ گناہِ کبیرہ نہ کیا ہو۔ یہ (معاملہ) ہمیشہ ہی ہوتا ہے"۔ اِس کے معنی یہ نہیں کہ صرف فرض نماز کی ادائیگی سے ہی گناہوں کی معافی ہوتی ہے بلکہ ہر نماز کے لئے وُضو کرنے پر اور خشوع وخضوع سے نماز ادا کرنے پر یہ انعام حاصل ہوتا ہے۔

اَعضائے وُضو کے گناہ معاف ہونا:

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فَمِهٖ وَاِذَا سْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ**

---

[۱] مسلم جلد۱ص ۱۲۱ حدیث نمبر ۲۲۸، مسند احمد جلد۵ص ۲۶۰، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ص ۳۹۰، مجمع الزوائد جلد۱ص ۲۹۸، الترغیب والترھیب جلد۱ص ۲۳۹، مشکوٰۃ ص ۳۸ حدیث نمبر ۲۸۶، مرقاۃ جلد۲ص ۱۱، مسند احمد جلد۱ص ۶۶۔

تَحْتِ اَظْفَارِ یَدَیْہِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِہٖ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَیْہِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رِجْلَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اَظْفَارِ رِجْلَیْہِ ثُمَّ کَانَ مَشْیُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلٰوتُہٗ نَافِلَۃً لَّہٗ ۲۰؎ ''جب بندۂ مومن وضو کرنے لگے اور کلی کرے تو اُس کے منہ سے (منہ کی) خطائیں نکل جاتی ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالے تو اُس کے ناک سے (ناک کی) خطائیں نکل جاتی ہیں۔ اور جب منہ دھوئے تو منہ کی خطائیں نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ اُس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکلتی ہیں۔ جب اپنے ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں سے (ہاتھوں کی) خطائیں نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں اور اپنے سر کا مسح کرے تو اُس کے سر سے خطائیں نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ اُس کے کانوں سے نکل جاتی ہیں پھر جب پاؤں دھوئے تو پاؤں سے (پاؤں کی) خطائیں نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں پھر اُس کا مسجد کی طرف جانا اور نماز پڑھنا اُس کے لئے (درجات کی) بلندی اور نیکیوں میں اِضافے کا باعث ہوتا ہے''۔

اِس حدیث شریف سے بالترتیب اِس طرح فوائد حاصل ہوتے ہیں کہ زبان سے جو غیبت، جھوٹ وغیرہ قسم کے گناہ ہوتے ہیں وہ کلی کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔ ناک میں پانی لینے کی برکت سے ناک یا دماغ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جیسے ناجائز خوشبو سونگھنا اور دماغ میں گندے خیالات رکھنا۔ چہرہ دھونے سے چہرے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جیسے ناجائز چیز کو دیکھنا، اجنبی عورت کو دیکھنا، یا آنکھوں سے ناجائز اشارے کرنا، ہاتھ سے نامحرم کو چھونا۔ پاؤں جو قدم ناجائز جگہ پر جانے سے آلودۂ گناہ ہوئے ہوں وضو میں پاؤں دھونے سے وضو کی برکت سے

۲۰؎ موطا امام مالک ص ۲۱ حدیث نمبر ۳۰' ترمذی جلد ۱ ص ۴' مشکوٰۃ ص ۳۹ حدیث نمبر ۲۹۷' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۵۲' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۲۴' مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۱' نسائی حدیث نمبر ۱۰۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۲' مسند احمد جلد ۴ ص ۳۴۹۔

وہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔

گناہوں کا جسم سے نکلنا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ ۲۱ ''جو وضو کرے تو اچھا وضو کرے اس کی خطائیں اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں''۔ اچھے وضو سے مراد ہے سنّتوں اور مستحبات کے لحاظ کے ساتھ وضو کرنا اور خطاؤں سے مراد صغیرہ خطائیں ہیں۔ لیکن جن خطاؤں کا تعلق حقوق العباد سے ہے وہ صاحبِ حق کے معاف کیے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ ۲۲ ''جب مسلمان بندہ یا مومن وضو کرنے لگتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر خطا نکل جاتی ہے۔ جدھر آنکھوں سے دیکھا ہو۔ پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ پھر جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جسے اس کے ہاتھ نے پکڑا تھا، پانی یا پانی کی آخری بوند کے ساتھ۔ پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو ہر وہ

---

۲۱ مشکوٰۃ ص ۳۸ حدیث نمبر ۲۸۴، مسند احمد جلد ۱ ص ۶۶، مسلم جلد ۱ ص ۱۲۵ حدیث نمبر ۲۴۵، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۵۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۹۔ ۲۲ مشکوٰۃ ص ۳۸ حدیث نمبر ۲۸۵، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۵۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۸۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۵۱، مسلم جلد ۱ ص ۱۲۴۔ ۲۴۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۰۳، مرقاۃ جلد ۲ ص ۹، موطا امام مالک حدیث نمبر ۳۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۔

خطا نکل جاتی ہے جدھر اُس کے پاؤں چلے۔ پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ حتیٰ کہ گناہوں سے پاک وصاف نکل جاتا ہے"۔

نور:

ہم گنہگاروں کے وضو کا مستعمل پانی گناہ لے کر گرتا ہے جبکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے نورانی اَعضائے مبارک کا دھوون متبرک اور آبِ شفا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے وضو شریف کے پانی کو، جو اَعضائے مبارکہ سے لگ کر ٹپکتا تھا، اُسے زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے "عروہ بن مسعود ثقفی نے مشرکین مکہ سے کہا: اِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ ۲۳ "جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ وضو کرتے ہیں تو آپ ﷺ کے وضو کا پانی لینے کے لئے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) لڑنے میں مستعد ہوتے ہیں"۔ سبحان اللہ! اگر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے ایسی محبت نہ ہو تو پھر ایمان کیسا!

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اندازِ اتباع:

حضرت حمران رضی اللہ عنہ جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اُنہوں نے کہا' میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد میں بیٹھے دیکھا۔ (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس کچھ دکانیں تھیں اُن کو مقاعد کہتے تھے) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور آپ نے وضو کیا پھر فرمایا: میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اپنی اِس بیٹھنے کی جگہ دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا جیسے میں نے وضو کیا پھر فرمایا: جس نے میرے اِس وضو کرنے کی مثل وضو کیا اُس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِس بشارت سے مغرور مت ہونا"۔ ۲۴

---

۲۳ بخاری جلد ا ص ۳۱۔ ۲۴ موطاء امام مالک ص ۲۰، مسلم جلد ا ص ۱۲۰۔

قیامت کے دن میرے اُمتیوں کی نشانی:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فِیْ مَا بَیْنَ نُوْحٍ اِلٰی اُمَّتِکَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَیْسَ اَحَدٌ کَذٰلِکَ غَیْرُهُمْ وَ اَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَهُمْ بِاَیْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ ذُرِّیَّتُهُمْ [۲۵] ''میں وہ پہلا ہوں جسے قیامت کے دن سجدہ کی اجازت ملے گی اور میں ہی وہ پہلا ہوں جسے سر اُٹھانے کی اجازت ملے گی میں دیکھوں گا تو تمام اُمتوں میں سے اپنی اُمت کو پہچان لوں گا۔ میرے پیچھے بھی اسی طرح اور میرے دائیں بھی اسی طرح اور میرے بائیں بھی اسی طرح ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت نوح علیہ السلام سے اپنی اُمت تک، اتنی اُمتوں میں سے اپنی اُمت کو کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کی تین نشانیاں ہوں گی:۔

(۱) ''وہ آثارِ وضو سے پنج کلیاں ہوں گے اُن کے سوا اور کوئی ایسا نہ ہوگا (یعنی اُن کے وہ اعضاء جو وضو میں دھوتے ہیں، نور کی طرح چمکتے ہوں گے)۔

(۲) اور انہیں یوں پہچانوں گا کہ اُن کے (نامۂ اعمال) کی کتابیں اُن کے دائیں ہاتھ میں ہوں گی۔ اور

(۳) ایسے پہچانوں گا کہ اُن کے بچے اُن کے آگے دوڑتے ہوں گے''۔

---

[۲۵] مشکوٰۃ ص ۴۰، حدیث نمبر ۲۹۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۵۱، مجمع الزوائد جلد اص ۲۲۵، جلد ۱۰ ص ۳۴۴، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۹۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۴۔

وُضو کا مسنون انداز

وُضو اصطلاحِ شرع میں تین اَعضاء یعنی چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں بازوُ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونے اور سر کا مسح کرنے کو وُضو کہتے ہیں۔ وُضوءٌ، وَضَاءَۃٌ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں صفائی، نظافت اور حسن۔

وُضو کے متعلق قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا اِرشاد مبارک ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ...... (المائدۃ:۶) ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو (نماز پڑھنے لگو اور وُضو نہ ہو) تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک (یعنی کہنیوں سمیت) دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور پاؤں ٹخنوں تک (یعنی ٹخنوں سمیت) دھوؤ''۔

محولہ بالا آیتِ مبارکہ میں جن چار چیزوں کا ذکر ہے یہ چاروں وُضو کے فرائض ہیں۔ جن میں تین کو دھونا اور ایک کا مسح کرنا ہے۔

۱۔ منہ کا دھونا۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کا بازوؤں اور کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ سر کا مسح کرنا۔

۴۔ دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔ [۱]

---

[۱] فتاویٰ عالمگیری مترجم جلد اص ۲۔۳۔۴۔۵۔ (چھاپہ ادارہ نشریاتِ اسلام لاہور)، بہارِ شریعت جلد اص ۱۱ (چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)، ہدایہ جلد اص ۱۶ (کتاب الطہارت)۔

دھونے سے مراد پانی بہادینا اور مسح سے مراد تری پہنچانا ہے۔

وُضو کے حصّے:

وُضو کے کل سات حصّے ہیں:(۱) ہاتھوں کا گٹوں تک دھونا (۲) کلّی کرنا (۳) ناک میں پانی ڈالنا (۴) سارے چہرے کا دھونا (۵) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں اور دونوں بازوؤں کا دھونا (۶) سر کا مسح کرنا اور (۷) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وُضو کی تاریخ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ صحیح بخاری میں لکھتے ہیں ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''وُضو میں ایک ایک بار اعضاء کا دھونا فرض ہے نیز آپ ﷺ نے دو دو بار بھی اعضائے مبارکہ کو دھویا ہے اور تین تین بار بھی لیکن تین بار سے زیادہ نہیں اور اہلِ علم (علمائے ربانی) نے وُضو میں اِسراف اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے عملِ مبارک سے آگے بڑھنے کو مکروہ جانا ہے''۔ [۲] بوقتِ ضرورت ہر طرح وُضو جائز ہے مگر کمالِ طہارت اعضائے وُضو کو تین تین بار دھونا ہے جس کی تفصیل اَحادیثِ مبارکہ میں موجود ہے۔

اَعضائے وُضو کتنی بار دھوئے جائیں؟

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کبھی ایک ایک بار اور کبھی دو دو بار نورانی اَعضائے وُضو کو دھویا۔ مگر اکثر تمام نورانی اَعضائے وُضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

حدیث شریف نمبر۱:

حضرت ثابت بن ابوصفیہ علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوجعفر علیہ الرحمہ جو حضرت محمد باقر رضی اللہ عنہ ہیں (آپ حضرت محمد بن زین العابدین بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ ہیں) سے عرض کیا، آپ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبر

---

[۲] صحیح بخاری جلد ۱ ص ۲۵۔

دی کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا ۳؎ ”آپ ﷺ نے ایک ایک، دو دو اور تین تین بار وضو فرمایا: (یعنی نورانی اَعضائے وُضو کو کبھی ایک ایک بار، کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار دھویا)۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے دو دو بار وضو فرمایا۔ اور فرمایا: هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ۴؎ (یہ نور پر نور ہے) یعنی اَعضائے وُضو دو دو بار دھوئے اور اُسے نورٌ علیٰ نور فرمایا۔ یعنی ایک بار دھونا فرض اور دوسری بار دھونا سنّت، فرض بھی نور اور سنّت بھی نور اور قیامت کے دِن مسنون وُضو کرنے والوں کا نور بہت تیز ہوگا۔ قیامت کے دِن سرکارِ کائنات ﷺ کے اُمّتیوں کے چہروں کی چمک اُن کی خصوصیات سے ہے۔

حدیث شریف نمبر۳:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ایک ایک بار وُضو کے اَعضائے مبارکہ دھوئے اور فرمایا: هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَّا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اِلَّا بِهٖ ”یہ وہ وُضو ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اِس کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا“۔ پھر وُضو کیا، دو دو بار اَعضائے وُضو دھوئے اور فرمایا هٰذَا وُضُوْءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوْءِ یہ نماز کے لئے ایک مناسب درجہ کا وُضو ہے یعنی ایسے وُضو والا ملامت نہیں کیا جاتا، اِس لئے متوسط درجہ کا وُضو کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ وُضو کے اَعضائے مبارکہ دھوئے اور فرمایا: هٰذَا اَسْبَغُ الْوُضُوْءِ وَهُوَ وُضُوْئِيْ وَ وُضُوْءُ خَلِيْلِ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمَ ۵؎ ”یہ پورا وُضو ہے اور یہ میرا وُضو ہے اور حضرت سیّدنا

۳؎ مشکوٰۃ ص ۴۷ حدیث نمبر۴۲۲، ترمذی جلد ۱ ص ۱۶ حدیث نمبر ۴۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۱۰، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۹۔ ۴؎ مشکوٰۃ ص ۴۷ حدیث نمبر ۴۲۳، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۹۔ ۵؎ ابن ماجہ ص ۳۴، دار قطنی جلد ۱ ص ۸۰، تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۸۳۔

خلیل اللہ ابراہیم وعلی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا وُضو ہے''۔ جس نے ایسا وُضو کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل گئے وہ جس میں سے چاہے جنت میں چلا جائے۔

حدیث شریف نمبر۴:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ''رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور ایک ایک بار وُضو کے اَعضائے (مبارکہ) دھوئے'' اور فرمایا: هٰذَا وَظِیْفَةُ الْوُضُوْءِ اَوْقَالَ وُضُوْءٌ مَنْ لَّمْ یَتَوَضَّأْ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً ''یہ روزمرہ کا ضروری وُضو ہے' اِس کے بغیر اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم) نماز قبول نہیں فرماتا''۔ پھر دو دو مرتبہ وُضو کے اَعضائے (مبارکہ) دھوئے اور فرمایا: هٰذَا وُضُوْءٌ مَّنْ تَوَضَّاهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ كِفْلَیْنِ مِنَ الْاَجْرِ ''یہ وہ وُضو ہے جس نے ایسا وُضو کیا اُس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم) دوگنا ثواب عطا فرمائے''۔ پھر تین تین بار اَعضائے وُضو دھوئے اور فرمایا [۶] ''یہ میرا وُضو ہے اور مجھ سے پہلے رسولوں علیہم السّلام کا وُضو ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی (یعنی اِس طرح) وُضو کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بی بی سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وُضو کیا اور نماز پڑھی اور حضرت جریج رحمہ اللہ تعالیٰ اسرائیلی نے بھی وُضو کیا اور نماز پڑھی غرضیکہ نماز اور وُضو بڑی پرانی سُنّت ہے''۔

حدیث شریف نمبر۵:

حضرت اِمام ابن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک باب باندھا ہے: بَابُ

---

[۶] ابن ماجہ ص۳۴' ترمذی جلد۱ ص۱۶' دار قطنی جلد۱ ص۸۰۔ ۷۹' مستدرک حاکم جلد۱ ص۱۵۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۸۰' مجمع الزوائد جلد۱ ص۲۳۱۔

اَلْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ’’تین تین بار اعضائے وضو دھونے کا باب‘‘ اِس باب میں حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی، حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم سے سات احادیثِ مبارکہ نقل کی ہیں جن کا نفسِ مضمون یہ ہے کہ اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [ے] ’’یعنی نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نورانی اعضائے وضو تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور سرِ انور کا مسح ایک دفعہ فرماتے تھے‘‘۔

حدیث شریف نمبر۶:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ ھٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَآءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاھِیْمَ [۸] ’’رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نورانی اعضائے وضو کو) تین تین بار دھویا اور فرمایا: یہ میرا وضو ہے، مجھ سے قبل انبیاء کرام (علیہم السّلام) کا وضو ہے اور (حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا وضو ہے‘‘۔ تین تین بار اعضائے وضو دھونا بہت افضل اور سُنّتِ رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم اور سُنّتِ حضرات انبیاء کرام علیہم السّلام بھی ہے۔

حدیث شریف نمبر۷:

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ

ے ابن ماجہ ص ۳۳۔۳۴، ترمذی جلد ۱ ص ۱۶۔ [۸] مشکوٰۃ ص ۴۷ حدیث نمبر ۴۲۴، ابن ماجہ ص ۳۴ حدیث نمبر ۴۲۰ (عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ)، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۸۰، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۳۷، دار قطنی جلد ۱ ص ۸۰۔

ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔۹ ''رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے تو آپ نے پانی منگوایا پھر اپنے ہاتھوں پر ڈالا دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے پھر کلی کی اور ناک جھاڑی (تین بار) پھر تین بار منہ دھویا پھر ہاتھ دو بار کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا کہ انہیں آگے پیچھے لے گئے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا پھر انہیں گدی تک لے گئے پھر لوٹا لائے حتیٰ کہ اسی جگہ لوٹ آئے جہاں سے شروع کیا تھا پھر اپنے پاؤں دھوئے''۔

حدیث شریف نمبر ۸:

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ

---

۹ بخاری حدیث نمبر ۱۸۵، مسلم حدیث نمبر ۲۳۵'۱۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۱۸، نسائی حدیث نمبر ۹۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۴۔

بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِیْ اُخْرٰی فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیْ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَی الْكَعْبَيْنِ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ۔[۱۰]

''آپ ہمارے سامنے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وضو کریں تو آپ ﷺ نے برتن منگوایا اُس سے ہاتھوں پر پانی لے کر تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر نکالا پھر ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی لیا یہ تین بار کیا پھر اپنا ہاتھ ڈال کر نکالا اپنا منہ تین بار دھویا پھر ہاتھ ڈال کر نکالا' تو کہنیوں تک دو دو بار ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ ڈال کر نکالا تو سر کا مسح کیا تو اپنا ہاتھ آگے پیچھے لے گئے پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھوئے پھر فرمایا حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وضو یوں ہی تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دونوں ہاتھوں کو آگے پیچھے لے گئے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا پھر انہیں گدی تک لے گئے پھر واپس لائے حتیٰ کہ اُسی جگہ لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر اپنے ہاتھ دھوئے اور ایک روایت میں ہے کہ کلی کی' ناک میں پانی لیا اور ناک جھاڑی تین بار تین چلو پانی سے اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک ہاتھ سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا یہ تین بار کیا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ سر کا مسح کیا تو ہاتھ آگے و پیچھے ایک بار لے گئے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے انہیں کی دوسری روایت میں ہے کہ تین بار کلی کی اور ناک جھاڑی ایک چلو سے''۔

---

[۱۰] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۷' مرقاۃ جلد ۲ ص ۹۷۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے وضو کا بیان

حدیث شریف نمبر۱:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے پانی کا برتن منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر تین تین مرتبہ پانی ڈالا اور اُن کو دھویا پھر اپنا سیدھا ہاتھ برتن میں داخل فرمایا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ [۱] ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی وضو کرے اور میرے اس وضو کی طرح اچھا وضو کرے پھر دو رکعت نماز تحیۃ الوضو اس طرح پڑھے کہ اپنے دِل سے باتیں نہ کرے تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں“۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں سوال ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ اُن سے کسی نے وضو کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے پانی منگوایا۔ چنانچہ برتن میں پانی لایا گیا۔ پہلے اُنہوں نے برتن کو اپنے بائیں ہاتھ پر جھکایا (اور دایاں ہاتھ دھویا) پھر دائیں ہاتھ کو برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا۔ حضرت ابو علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو کلائیوں (پہنچوں) تک

---

[۱] مسلم جلد ا ص ۱۱۹، مسند احمد جلد ا ص ۵۹، مصنف عبد الرزاق جلد ا ص ۱۴۴، ابوداؤد جلد ا ص ۱۵، بخاری جلد ا ص ۲۸۔

دھویا (پھر دائیں ہاتھ میں تین بار پانی لے کر) تین بار کلی کی اور (پھر دائیں ہاتھ سے) ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار منہ دھویا، بعد ازیں دایاں بازو (کہنی سمیت) تین بار دھویا پھر بایاں بازوں کہنی سمیت تین بار دھویا پھر (دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر) سر اور کانوں کا مسح کیا (کانوں کا مسح) اندر سے اور باہر سے ایک بار کیا۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پہلے دایاں اور پھر بایاں۔ بعد ازیں فرمایا: وُضو کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ اور فرمایا: ''میں نے جس طرح وُضو کیا ہے میں نے اِسی طرح رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو وُضو کرتے دیکھا ہے''۔

صبح اُٹھتے ہی برتن میں ہاتھ نہ ڈالنے کی تعلیم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ** ۱؎ ''تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو (یعنی سو کر اُٹھے) تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین بار دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ (رات) اُس کا ہاتھ کہاں رہا''۔

وُضو کے شروع کی دُعا:

ثواب پانے اور طہارت حاصل کرنے کی نیّت کے بعد یہ دُعا وُضو کے شروع میں پڑھیں: **بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْكُفْرُ بَاطِلٌ** ط ۲؎ ''اللہ (عزوجل) عظمت والے

۱؎ بخاری حدیث نمبر ۱۶۲، مسلم حدیث نمبر ۲۷۸، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۷۵، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۲۰، ترمذی جلد ۱ ص ۱۳ حدیث نمبر ۲۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۵۵۔ ۲۴۱، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۵ حدیث نمبر ۱۰۵، مشکوۃ ص ۴۵ حدیث نمبر ۳۹۱، دارقطنی جلد ۱ ص ۴۹۔ ۵۰، ابن ماجہ ص ۳۰ حدیث نمبر ۳۹۳، موطا امام مالک حدیث نمبر ۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۵، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۲۰، نسائی حدیث نمبر ۱۔ ۲؎ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۶۹، غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۷، نسائی جلد ۱ ص ۲۵، عوارف المعارف ص ۱۱۳، احیاء العلوم جلد ۱ ص ۹۹۔

کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) اور سب تعریفیں اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کے لئے ہیں۔ اُس نے ہمیں دینِ اسلام پر کیا ہے۔ اِسلام سچا ہے اور کفر جھوٹا''۔

بعض نے ہر عضو کے دھونے یا مسح کرتے وقت نیّت کے حاضر رہنے اور بسم اللہ شریف، دُرود شریف اور کلمہ شہادت پڑھنے کو مستحب لکھا ہے۔ [۱۴]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اسمِ اللہ (عزّوجلّ) کا ذکر نہ کرے اُس کا وُضو نہیں۔ وُضو سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا عام علماء کے نزدیک سُنّتِ مستحبہ ہے۔ اور یہاں کمال کی نفی ہے۔ یعنی جو کوئی وُضو کرتے وقت بسم اللہ شریف نہ پڑھے اُس کا وضو کامل نہیں۔ [۱۵]

وُضو کرتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا:

حضرت ابوہریرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ** [۱۶] ''جو شخص وُضو کرے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ) کا اِسم مبارک لے۔ (یعنی **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھے) تو وہ وضو اُس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو وُضو کرے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ) کا نام نہ لے (یعنی **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ**

---

[۱۴] بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۲۱، فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷، ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۳۔۳۲، الاذکار ص ۲۹، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۵، طحاوی جلد ۱ ص ۲۹، جامع صغیر جلد ۲ ص ۲۰۴، عوارف المعارف ص ۱۱۳۔
[۱۵] نصب الرایۃ جلد ۱ ص ۳، ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۴، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۳، ترمذی جلد ۱ ص ۳، سنن ابوداؤد جلد ۱ ص ۵۹، ابن السنی ص ۸، الدرایہ لابن الحجر ص ۳، مشکوٰۃ ص ۴۶، احیاء العلوم جلد ۱ ص ۹۹، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۳، دارمی جلد ۱ ص ۴۳۔ [۱۶] مشکوٰۃ ص ۴۷ حدیث نمبر ۴۲۸، مرآۃ جلد ۱ ص ۲۹۷، دارقطنی جلد ۱ ص ۷۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۵۔۴۴، ابن ماجہ ص ۳۲، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۵، ترمذی جلد ۱ ص ۱۳، تفسیر کبیر جلد ۱ جز ۱ ص ۱۷۸ (طبع جدید بیروت لبنان)، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۲۲۔

الرَّحِیۡم نہ پڑھے) تو وہ وُضو صرف وُضو کے اَعضاء کو ہی پاک کرتا ہے''۔

''مطلب یہ کہ بسم اللہ شریف پڑھے بغیر اگر وُضو کیا جائے تو اَعضاء تو دُھل جائیں گے، وُضو بھی ہو جائے گا' نماز بھی درست ہوگی مگر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے کی برکت یہ ہوگی کہ وُضو کرنے والا ظاہری طور پر صرف اَعضائے وُضو دھوئے گا مگر وہ اَیسے ہوگا جیسے اُس نے غُسل کر لیا اور سارے جسم کو دھو لیا۔ ۱۷

نیز یہاں پاکی سے مراد گناہوں سے پاکی ہے یعنی وُضو کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنے کی برکت سے سارے جسم کے سارے اَندرونی و بیرونی گناہ معاف ہو جاتے ہیں کیونکہ جسم میں دِل اور دماغ بھی داخل ہیں۔ بسم اللہ شریف پڑھنے سے جسم کے اُن اَعضاء کے گناہ معاف ہوتے ہیں، جن کا اُن اَعضاء سے تعلق ہے اور وہ ظاہری اَعضاء کے صغیرہ گناہ ہیں۔ بسم اللہ شریف سے وُضو شروع کرنا سُنّت ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا وُضُوۡءَ لِمَنۡ لَمۡ یَذۡکُرِ اسۡمَ اللّٰہِ عَلَیۡہِ ۱۸ ''اُس کا وُضو نہیں جس نے اُس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہ الکریم) کا نام نہ لیا ہو''۔ یہاں کمال کی نفی ہے یعنی جب کوئی وُضو کرے اور بسم اللہ شریف نہ پڑھے تو اُس کا وُضو کامل نہیں، اُس میں نورانیت اور روحانیت نہیں۔

وُضو دائیں طرف سے شروع کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا لَبِسۡتُمۡ وَ اِذَا تَوَضَّأۡتُمۡ فَابۡدَءُوۡا بِاَیَامِنِکُمۡ ۱۹ ''جب تم لباس

---

۱۷ مرآۃ جلد ۱ ص ۲۹۷۔ ۱۸ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۰۱' ترمذی حدیث نمبر ۲۵۔ ۲۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۸۔ ۴۰۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۱۸' دارمی جلد ۱ ص ۱۷۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۱' دارقطنی جلد ۱ ص ۷۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۰۲' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۰۵۔ ۱۹ بخاری جلد ۱ ص ۲۹' ابن ماجہ ص ۳۳' مشکوٰۃ ص ۴۶ حدیث نمبر ۴۰۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۸۶' نصب الرایہ جلد ۱ ص ۳۴' ابو داؤد حدیث نمبر ۴۱۴۱' کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۶۔ ۴۱' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۱۰' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۰۵' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۵۴۔

پہنو اور وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو"۔

اِس اِرشادِ مبارک میں یہ بات فرمائی گئی ہے کہ دائیں جانب، دائیں ہاتھ اور دائیں پاؤں کو ترجیح دی جائے۔ یعنی کرتا، قمیص، بنیان، ویسکوٹ، سویٹر وغیرہ دائیں ہاتھ سے اور پاجامہ، شلوار، انڈرویئر، جوتا، جراب موزہ وغیرہ بھی دائیں پاؤں سے پہنیں اور وضو اور غسل کرتے ہوئے بھی دائیں جانب سے شروع کریں۔ اِسلام میں دائیں جانب کو فوقیت دی گئی ہے۔ کل قیامت کے دن ایمان والوں کو نامہ، اعمال بھی دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یہ بات یاد رہے کہ پہننے والی جو چیزیں دائیں طرف سے پہنی جاتی ہیں جب اُتاری جائیں گی تو بائیں طرف سے اُتاری جائیں گی۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِي شَانِهِ كُلِّهِ فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ۲۰ "نبی کریم ﷺ بقدرِ طاقت اپنے کام دائیں طرف دائیں جانب یا دائیں ہاتھ سے شروع فرمانا پسند فرماتے تھے مثلاً طہارت میں، کنگھی کرنے میں اور نعلین مبارک پہننے میں"۔ اِن تین چیزوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے ورنہ سرمہ لگانا، بغل کے بال صاف کرنا، حجامت بنوانا، مونچھیں کٹوانا، مسجد میں آنا اور مسواک کرنا وغیرہ سب میں یہ سُنّت ہے کہ دائیں ہاتھ اور دائیں جانب سے شروع کریں۔ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ بھی دائیں جانب رہتا ہے۔ دایاں پڑوسی، بائیں پڑوسی سے زیادہ مستحق سلوک ہے۔ دائیں جانب تھوکنے کی بھی ممانعت ہے۔

وضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا:

دونوں ہاتھوں کو تین بار کلائیوں تک دھوئیں۔ لوٹے کے ساتھ وضو کرنے کی

۲۰ شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۱۰، بخاری حدیث نمبر ۲۲۶۔۲۶۷۔۵۳۷۰۔۵۸۵۴۔۵۹۲۶، مسلم حدیث نمبر ۲۶۸، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۴۷۔۱۳۰۔۹۴، مسند ابوعوانۃ جلد ۱ ص ۲۲۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۰۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۱۴۰، ترمذی حدیث نمبر ۶۰۸، نسائی حدیث نمبر ۴۲۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۱۔

صورت میں تین بار کی سُنّت بآسانی ادا ہو جاتی ہے۔ جب پانی کے نلکے اور ٹونٹی کے پاس بیٹھ کر وضو کریں تو ایک دفعہ ہاتھ دھو لینے کے بعد ہاتھوں کو ٹونٹی کے نیچے سے ہٹا لیں پھر دوسری بار ٹونٹی کے نیچے ہاتھ لے جائیں اور دھوئیں اور دھو کر پیچھے ہٹا لیں، پھر تیسری مرتبہ ہاتھوں کو ٹونٹی کے نیچے لے جائیں۔ اِس طرح تین بار ہاتھ دھونے کی سُنّت اَدا ہو جاتی ہے۔ اگر انگوٹھی یا چھلا پہنا ہوا ہو تو اُسے ہلا لیں ناخنوں پر پالش لگی ہو تو صاف کر لیں۔ دونوں ہاتھوں کو مَل مَل کر دھوئیں اور اُنگلیوں کا خلال بھی کریں۔

تنبیہ: ہاتھ دھوتے وقت ہم یہ خیال کریں کہ اے ربِّ ذوالجلال والاکرام اگر میں نے کسی کو اپنے ہاتھوں سے تکلیف پہنچائی ہے یا غیر شرعی حرکت کی ہے تو تیری بارگاہِ بے کس پناہ سے اُس کی معافی چاہتا ہوں۔ [۲۱]

وُضو کرتے ہوئے اَنگوٹھی کو ہلانا:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِىْ اِصْبَعِهٖ [۲۲] ''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے وُضو (شریف) فرماتے تو اپنی (نورانی) اُنگلی (مبارک) کی اَنگوٹھی (مبارک) کو ہلاتے تھے''۔

مسئلہ: اگر انگوٹھی تنگ ہو اور ہلائے بغیر اُس کے نیچے اُنگلی کے حصہ پر پانی نہ بہے تو وُضو میں اَنگوٹھی کا ہلانا فرض ہے اور اگر ڈھیلی ہو کہ ہلائے بغیر انگوٹھی کے نیچے اُنگلی کے حصہ میں پانی بہہ جائے تو پھر ہلانا مستحب ہے۔

کلی کرنا:

دونوں ہاتھ دھونے کے بعد دائیں [۲۳] ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر منہ میں ڈالا جائے اور کلی کی جائے اور یہ عمل بھی تین بار کیا جائے۔ [۲۴]

---

[۲۱] روح البیان جلد۱ ص۳۶ـ [۲۲] مشکوٰۃ ص۴۷ حدیث نمبر۴۲۹، دارقطنی جلد۱ ص۸۳ مرقاۃ جلد۲ ص۱۲۳، ابن ماجہ حدیث نمبر۴۴۹ـ [۲۳] ترمذی جلد۱ ص۱۱، ۸۰ ابن ماجہ جلد۱ ص۳۳ـ [۲۴] مشکوٰۃ حدیث نمبر۳۹۴، مرقاۃ جلد۲ ص۹۷، الداریہ لابن الحجر ص۶، تفسیر مظہری جلد۳ ص۵۳، نسائی جلد۱ ص۲۵۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تین بار کلی فرمایا کرتے تھے۔ ۲۵

کلی کرتے وقت ہر دفعہ نیا پانی لیں اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیں۔ کلی کرتے وقت مسواک کرنا سُنّت ہے۔ اگر مسواک نہ ہو تو دائیں ہاتھ کی اُنگشتِ شہادت سے دانتوں کو مل کر خوب صاف کر لیں اگر مصنوعی دانت لگے ہوں اور اُتر سکتے ہوں تو اُنہیں اُتار کر کلی جائے۔

کلی کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ ۲۶ "اے اللہ (عزوجل) تو تلاوتِ قرآنِ مجید اور اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت پر میری امداد فرما"۔ (توفیق عطا فرما)۔

کتاب الاذکار میں شارح مسلم حضرت علامہ نووی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِس دُعا کے علاوہ اور بھی دُعائیں لکھی ہیں۔ نیز وضو کے دوران پڑھی جانے والی دُعاؤں کو مستحب فرمایا ہے۔ اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی اِن کا ثبوت دیا ہے، جو لوگ اِن دُعاؤں سے اِنکار کرتے ہیں وہ اپنی اِصلاح کریں۔

تنبیہ: کلی کرتے وقت جھوٹ، چغلی، بہتان بازی، گالی گلوچ، افک، لچر گفتگو اور بدعہدی وغیرہ جیسے گناہ جو زبان سے تعلق رکھتے ہیں اُن سے پناہ مانگیں اور توبہ کریں۔

نیز مرفوعاً احادیثِ مبارکہ میں اِرشادِ گرامی ہے کہ مسواک انبیاء کرام علیہم السلام کی سنن سے ہے۔ تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۵ میں تحریر ہے مسواک فی نفسہ سُنّت مؤکدہ ہے۔

---

۲۵ الدرایۃ لابن الحجر ص ۵، جامع صغیر جلد ۱ ص ۱۲۳۔ ۲۶ الاذکار ص ۳۰، غنیۃ الطالبین ص ۲۲، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۱، عوارف المعارف ص ۱۱۳، فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۹، تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۲، حلبی کبیر ص ۳۱، احیاء العلوم جلد ۱ ص ۹۹۔

مسواک

مسواک، سواک اور سوک سے بنا ہے' بمعنی ملنا۔ مسواک دانتوں کے ملنے کا آلہ ہے۔ شریعت میں مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کیے جاتے ہیں۔ سُنّت یہ ہے کہ یہ کسی کڑوے درخت کی ہو جیسے نیم کی لکڑی' پیلو کی جڑ یا زیتون وغیرہ۔ [۱] پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو۔ موٹائی چھنگلی کے برابر ہو۔ گرہ دار نہ ہو بلکہ سیدھی ہو۔ کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ ایک بالشت سے زیادہ لمبی ہو تو اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ اِتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ صحیح طور پر سُنّت بھی ادا نہ ہو سکے اور مسواک کرنے میں دشواری پیش آئے۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں [۲] مرقاۃ وغیرہ میں ہے کہ مسواک کے ستر فائدے ہیں۔ جن میں ایک یہ ہے کہ اِس سُنّت کی ادائیگی کی برکت سے مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے۔ پائیوریا سے محفوظ رکھتی ہے' گندہ دہنی دُور کرتی ہے' دانتوں اور معدے کو قوی کرتی ہے اور آنکھوں میں روشنی دیتی ہے۔

مسواک شریف کے فوائد:

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدْتُهٗ یَسْتَنُّ بِسِوَاکٍ بِیَدِہٖ یَقُوْلُ: اُعْ اُعْ وَالسِّوَاکُ فِیْ فِیْہِ کَاَنَّهٗ یَتَهَوَّعُ [۳] ''میں نبی (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا' دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نورانی) ہاتھ (مبارک) میں مسواک (شریف) لئے مسواک (شریف) کر رہے ہیں۔ اُع اُع کی آواز نکال رہے تھے اور مسواک (شریف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] بہار شریعت حصہ دوم (باب وضو کی سنتیں)۔ [۲] بہار شریعت حصہ دوم (باب وضو کی سنتیں)۔

[۳] تیسیر الباری جلد اص ۱۷۹' بخاری جلد اص ۳۸۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَھَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ ۵

''جس نماز کے لئے مسواک کی جائے وہ اُس نماز پر ستر گنا زیادہ ہے جس کے لئے مسواک نہ کی جائے''۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے فرماتے ہیں:- رَکْعَتَانِ یُسْتَاکُ فِیْھِمَا الْعَبْدُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً لَا یُسْتَاکُ فِیْھَا ۶

''بندۂ مومن کی وہ دو رکعتیں (جو ایسے وضو کے ساتھ پڑھی جائیں جس میں) وہ مسواک کرتا ہے، اُن ستر رکعات سے افضل ہیں (جو ایسے وضو سے پڑھی جائیں) جن میں مسواک نہیں کرتا''۔

قدیمی سنتیں:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں۔

۱۔ قَصُّ الشَّارِبِ — مونچھیں کتروانا،

۲۔ اِعْفَآءُ اللِّحْیَۃِ — داڑھی بڑھانا،

۳۔ اَلسِّوَاکُ — مسواک کرنا،

۴۔ اِسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ — ناک میں پانی ڈالنا،

۵۔ قَصُّ الْاَظْفَارِ — ناخن کاٹنا،

۶۔ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ — اُنگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ رہے،

---

۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۸۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۹۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۳۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۷۲۔ ۶ مصنف ابنِ ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۷، جامع صغیر حدیث نمبر ۴۴۶۷، تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۱، درمنثور جلد ۱ ص ۲۷۷۔

کے (نورانی) منہ (مبارک) میں تھی گویا کہ قے کر رہے تھے"۔ ○

○ "اِس طرح منہ دھونے اور مسواک کرنے سے معدے کی زائد رطوبات اور بلغم وغیرہ فضلات نکل جاتے ہیں اور منہ سے بد بو نہیں آتی۔ دانتوں کے عرض میں بھی مسواک مستحب ہے جیسے کہ ابو داؤد نے مراسیل میں روایت کیا۔" (تیسیر الباری جلد اص ۱۷۹ من وعن) ☆

☆ یہ لوگوں کو طریقہ بتانے کے لئے نمونہ عطا فرمانے کے لئے تھا۔ بے شک مسواک کرنے سے معدے کی زائد رطوبات اور بلغم وغیرہ فضلات نکل جاتے ہیں اور منہ سے بد بو نہیں آتی۔ لیکن نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ تو سراپا خوشبو ہی خوشبو ہیں۔

وُضو میں مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک دائیں ہاتھ سے کریں وہ اِس طرح کہ پہلے ایک بار کلی کریں پھر مسواک کو دھو کر دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھنگلی اور انگوٹھا نیچے رہے رُخ منہ کی طرف ہو۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کریں لمبائی میں نہ کریں۔ ۱ے تین مرتبہ دائیں طرف اُوپر والے دانتوں اور پھر دائیں طرف کے ہی نیچے والے دانتوں پر پھر اسی طرح بائیں طرف کے اُوپر نیچے والے دانتوں پر پھر سامنے والے اُوپر اور نیچے کے دانتوں پر تین تین مرتبہ مسواک کریں اور ہر مرتبہ مسواک کو دھو لینا مسنون ہے۔

مسواک نصف وُضو ہے:

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالسِّوَاکُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ "وُضو نصف ایمان ہے، مسواک نصف وُضو ہے"۔

۱ے جامع صغیر جلد ۲ص ۱۱۷' منتخب کنز العمال بر حاشیہ' مسند احمد جلد ۳ص ۵۷' بہارِ شریعت حصہ ۲ص ۱۷' حلبی کبیر ص ۳۳۔

۷۔ نِتفُ الاِبطِ — بغل کے بال اُکھاڑنا یعنی صاف کرنا،

۸۔ حلقُ العَانَۃِ — زیر ناف بال صاف کرنا،

۹۔ اِنتِقَاصُ الْمَآءِ — پیشاب کرنے کے بعد

۱۰۔ اَلْاِسْتِنجَآءُ بِالْمَآءِ — پانی سے استنجاء کرنا،

۱۱۔ اَلْمَضْمَضَۃُ ؎ — کلی کرنا۔

مسواک کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی الْمُؤْمِنِیْنَ لَاَمَرْتُھُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَآءِ وَبِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ ۸؎ "اگر میں ایمان والوں پر مشکل نہ جانتا تو میں (اپنی اُمت کو) عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم فرماتا اور ہر نماز کے ساتھ (وضو میں) مسواک کرنے کا حکم فرماتا"۔

منہ پاک اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَلسِّوَاکُ

۷؎ ابوداؤد جلد۱ص ۹ حدیث نمبر ۵۳، ابن ماجہ ص ۲۵ حدیث نمبر ۲۹۳، مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۷۹، مسلم حدیث نمبر ۲۶۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۵۸، نسائی حدیث نمبر ۵۰۴۰، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۳۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۸۴۔ ۸؎ ابوداؤد جلد۱ص ۸ حدیث نمبر ۴۶، مصنف عبدالرزاق جلد۱ ص ۵۵۶، مسلم جلد۱ص ۱۲۸ حدیث نمبر ۲۵۲، جامع صغیر جلد۲ص ۱۳۲، نسائی جلد۱ص ۶، ابنِ ماجہ ص ۲۵ حدیث نمبر ۲۸۷، مسند احمد جلد۲ص ۲۲۱، جلد۲ ص ۲۴۵، مجمع الزوائد جلد۱ص ۲۲۱، جلد۲ ص ۹۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص ۳۵، الترغیب والترہیب جلد۱ص ۱۶۴، ترمذی جلد۱ص ۱۲ حدیث نمبر ۲۲، مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۷۶، مرقاۃ جلد۲ص ۸۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص ۱۹۵، بخاری حدیث نمبر ۸۸۷، موطا امام مالک ص ۲۳، صحیح ابن خزیمہ جلد۱ص ۷۲، حلبی کبیر ص ۳۲، دارمی جلد۱ص ۹۳، روح البیان جلد۲ص ۲۵۷۔

مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ۹ ''مسواک کرنے والے کا منہ پاک ہوتا ہے اور رب (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) راضی رہتا ہے''۔

بکثرت مسواک کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ۱۰ ''میں نے مسواک کے بارے میں تم سے بہت کچھ بیان کیا ہے''۔ یعنی تم کو مسواک کرنے کی رغبت دلائی ہے، مجھے مسواک کرنے کے متعلق بہت حکم ہوا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے (تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی طرف سے) حکم دیتے کہ مسواک کریں''۔

حَتّٰى لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيَّ وَعَلٰى اُمَّتِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُهٗ لَهُمْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَاكُ حَتّٰى لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ ۱۱

''یہاں تک کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھ پر اور میری اُمت پر مسواک فرض نہ ہوجائے، اگر مجھے اِس کا خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت میں ڈالوں گا تو بے شک میں (مسواک کرنا) اُن پر فرض کر دیتا اور میں خود اتنی مسواک کرتا ہوں کہ ڈرتا ہوں کہ کہیں اپنے مسوڑوں کو نہ چھیل دوں''۔

---

۹ نسائی جلد۱ ص۵، ابن ماجہ ص ۲۵، مشکوٰۃ ص ۴۴، حدیث نمبر ۳۸۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص ۱۹۶، دارمی حدیث نمبر ۶۸۴، مسند شافعی ص ۱۴، مسند احمد جلد۶ ص ۴۷، نسائی حدیث نمبر ۵، صحیح ابن خزیمہ جلد۱ ص ۷۰، بخاری تعلیقا کتاب الصوم باب نمبر ۲۷، مرقاۃ جلد۲ ص ۸۷۔ ۱۰ نسائی جلد۱ ص ۶، حدیث نمبر ۶، مسند احمد جلد۳ ص ۱۴۳، بخاری حدیث نمبر ۸۸۸، مرقاۃ جلد۲ ص ۹۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص ۱۹۸۔ ۱۱ ابن ماجہ ص ۲۵ حدیث نمبر ۲۸۹، مسند احمد جلد۵ ص ۲۶۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۸۶، مرقاۃ جلد۲ ص ۹۱، درمنثور جلد۱ ص ۲۷۷۔

مسواک کو دھونا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مفسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ [۱۲]

"رسول اللہ ﷺ مسواک کرکے دھونے کے لئے مجھے دے دیتے۔ میں اُس سے مسواک کرتی پھر دھو کر آپ ﷺ کو دے دیتی"۔

اِس حدیث شریف سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ (۱) مسواک دھو کر کی جائے اور کرتے وقت بھی دھوئی جائے اور دھو کر رکھی جائے۔ (۲) دوسرے شخص سے بھی مسواک دھلوانا جائز ہے۔ (۳) دوسرے شخص کی مسواک کرنا جائز ہے، اگر وہ اِس سے ناراض نہ ہو۔ (۴) حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا لعاب شریف برکت کے لئے استعمال کرنا بہت اچھا عملِ محبت ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برکت کے لئے آپ ﷺ کی مسواک کرتیں پھر دھو کر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتیں۔ عورتوں کے لئے مستحب ہے کہ بجائے مسواک کے سکڑاسی (وغیرہ) استعمال کریں (یا اُنگلی سے دانت صاف کریں) [۱۳]

اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کی سنتیں:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَيُرْوٰى الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ [۱۴] "چار چیزیں پیغمبروں علیہم السّلام کی سُنّت سے ہیں۔ حیاء، ختنہ، عطر ملنا، مسواک اور نکاح (مصنف ابن ابی شیبہ میں ختنہ کی

---

[۱۲] ابوداؤد جلد ۱ ص ۹ حدیث نمبر ۵۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۸۴، مرقاۃ جلد ۲ ص ۸۹۔ [۱۳] مرآۃ جلد ۱ ص ۲۷ (حاشیہ)۔ [۱۴] مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۸۲، مرقاۃ جلد ۲ ص ۸۷، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲۱، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۸۰، تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۶۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۶۵، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۱۸۴، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۷۔

بجائے مہندی کا ذکر ہے)' (الحنا بھی ایک روایت میں ہے، اس طرح پانچ ہوئیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے تورات کے پچھلے پہر آپ ﷺ اُٹھے اور باہر نکلے، آسمان کی طرف دیکھا پھر سورۂ آل عمران سے یہ آیتِ مبارک: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o تک پڑھی پھر لوٹ کر اندر آ گئے۔ ''پھر آپ ﷺ نے مسواک کی اور وضو فرمایا''۔

بعدازیں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے (کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد) اُٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور محولہ بالا آیاتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی پھر آستانۂ اقدس میں لوٹ آئے اور ''آپ ﷺ نے مسواک کی اور وضو فرمایا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے''۔ [۱۵]

آستانۂ اقدس میں تشریف لانے کے بعد پہلا عملِ مبارک:

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا: بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ قَالَتْ بِالسِّوَاکِ [۱۶] ''رسول اللہ ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تھے تو پہلے کیا (کام) کرتے تھے؟ (تو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) فرمایا: پہلے مسواک کرتے''۔

مسواک کو زبان پر ملنا:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس سواری مانگنے آئے: فَرَاَیْتُہٗ یَسْتَاکُ عَلٰی

---

[۱۵] مسلم جلد ۱ ص ۱۲۸' ابوداؤد جلد ۱ ص ۹۔ [۱۶] ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰ حدیث نمبر ۵۱' ابنِ ماجہ ص ۲۵ حدیث نمبر ۲۹۰' نسائی جلد ۱ ص ۶ حدیث نمبر ۸' مسلم جلد ۱ ص ۱۲۸ حدیث نمبر ۲۵۲' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۸۸' مرقاۃ جلد ۲ ص ۸۲' مشکوۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۷۷' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۵' بخاری حدیث نمبر ۲۴۵۔

لِسَانِهٖ ۱۷؎ ''تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی زبان (مبارک) پر مسواک کر رہے ہیں''۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا۔

وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلٰى طَرَفِ لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اٰهْ اٰهْ يَعْنِيْ يَتَهَوَّعُ ۱۸؎ ''آپ ﷺ مسواک کو اپنی زبان (مبارک) کے کنارے پر رکھ کر کر رہے تھے اور اُح اُح کی آواز نکال رہے تھے جیسے کوئی قے کرتا ہے''۔

رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۱۹؎ ''رسول اللہ ﷺ جب رات کو اُٹھتے' منہ مبارک کو مسواک سے دھوتے'' یعنی منہ مبارک دھوتے اور مسواک کرتے''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی۔ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلّٰى ثُمَّ اسْتَاكَ ۲۰؎ ''جب آپ ﷺ رات کو اُٹھتے اِستنجا کے لئے تشریف لے جاتے پھر مسواک کرتے''۔

دِن کو سو کر اُٹھنے کے بعد مسواک:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا النَّهَارِ

۱۷؎ ابوداؤد جلد ۱ ص ۸' مسلم جلد ۱ ص ۱۲۸۔ ۱۸؎ ابوداؤد جلد ۱ ص ۸' بخاری جلد ۱ ص ۳۸' نسائی جلد ۱ ص ۵۔ ۱۹؎ ابوداؤد جلد ۱ ص ۹ حدیث نمبر ۵۵' ابن ماجہ ص ۲۵ حدیث نمبر ۲۸۶' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۵' بخاری جلد ۱ ص ۳۸ حدیث نمبر ۲۴۵' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۸۶' مسلم جلد ۱ ص ۱۲۸ حدیث نمبر ۲۰۵' نسائی جلد ۱ ص ۵ حدیث نمبر ۲۔ ۲۰؎ ابوداؤد جلد ۱ ص ۹۔

فَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا یَتَسَوَّکُ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ [۲۱] ''رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ جب رات یا دِن کو سو کر اُٹھتے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے''۔

ہر دو رکعت کے بعد مسواک کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَسْتَاکُ [۲۲] ''رسول اللہ ﷺ رات کو (یعنی تہجد کے وقت) دو رکعت نماز ادا فرماتے اور ہر دو رکعت پر مسواک کرتے تھے''۔

ہر نماز پر مسواک کا حکم:

حدیث شریف نمبر۱:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو وعظ فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے اگر میری اُمت پر بھاری نہ ہوتا تو میں اِسے ہر نماز پر مسواک کا حکم دیتا۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فَرَاَیْتُ زَیْدًا یَجْلِسُ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَّ السِّوَاکَ مِنْ اُذُنِہٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْکَاتِبِ فَکُلَّمَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اسْتَاکَ [۲۳]

''میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے اور مسواک اُن کے اُس مقام پر لگی رہتی جہاں کاتب کے پاس قلم لگا رہتا ہے (یعنی کان پر) جب نماز کے لئے اُٹھتے مسواک کر لیتے''۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت محمد بن یحییٰ ابن حبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: قُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَیْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ

---

[۲۱] ابوداؤد جلد ۱ ص ۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۶۔ [۲۲] ابن ماجہ ص ۲۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۵۔ [۲۳] ابوداؤد جلد ۱ ص ۸، ترمذی جلد ۱ ص ۱۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۵۔

لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طُھْرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاھِرٍ عَمَّنْ اَخَذَہٗ فَقَالَ حَدَّثَتْہُ اَسْمَآءُ بِنْتُ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ حَنْظَلَۃَ ابْنِ اَبِیْ عَامِرِ الْغَسِیْلِ حَدَّثَہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاھِرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاھِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اُمِرَ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَوُضِعَ عَنْہُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ یَرٰی اَنَّ بِہٖ قُوَّۃً عَلٰی ذٰلِکَ فَفَعَلَہٗ حَتّٰی مَاتَ ۔ ۲۴ ''میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بتایئے تو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ باوضو یا بے وضو یہ کس سے لیا تو کہنے لگے کہ انہیں حضرت اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر غسیلِ (ملائکہ) رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی تھی کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو ہر نماز کے لئے وضو کا حکم دیا گیا تھا' باوضو ہوں یا بے وضو لیکن جب یہ عمل رسول اللہ ﷺ پر دشوار ہوا تو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیا گیا اور وضو موقوف کیا گیا اُن سے مگر حدث سے فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ اُن میں اس کی طاقت ہے' یعنی ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا تو وفات تک ہی کرتے رہے''۔

بڑے کو مسواک دینا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ مسواک کر رہے تھے آپ ﷺ کے پاس دو آدمی آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ فَاُوْحِیَ اِلَیْہِ فِیْ فَضْلِ السِّوَاکِ اَنْ کَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاکَ اَکْبَرَھُمَا ۲۵ ''آپ ﷺ پر مسواک کی فضیلت میں وحی آئی اور بڑے کو دینے کا حکم آیا''۔

---

۲۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۸' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۲۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۶' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۲۱۔ ۲۵ ابوداؤد جلد ۱ ص ۸' بخاری جلد ۱ ص ۳۸۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ السِّوَاکَ بِسِوَاکٍ فَجَآءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاکَ الْاَصْغَرَ مِنْھُمَا فَقِیْلَ لِیْ کَبِّرْ فَدَفَعْتُہٗ اِلَی الْاَکْبَرِ مِنْھُمَا ۲۶ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں میرے پاس دو شخص آئے جن میں سے ایک دوسرے سے بڑا ہے۔ میں نے مسواک چھوٹے کو دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے۔ لہٰذا میں نے بڑے کو (مسواک) دے دی"۔

آنکھوں کی جلاء:

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ جَلَاءٌ لِلْعَیْنَیْنِ ۲۷ "مسواک منہ کی پاکیزگی اور آنکھوں کی جلاء ہے (روشنی۔ چمک)"۔

قرآنِ مجید اور مسواک:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اِنَّ اَفْوَاھَکُمْ طُرُقٌ لِّلْقُرْآنِ فَطَیِّبُوْھَا بِالسِّوَاکِ ۲۸ "تمہارے منہ قرآنِ مجید کے راستے ہیں تو انہیں مسواک سے پاک رکھو"۔

مسواک اور فرشتے:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کرلیتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ ۲۹

---

۲۶ بخاری حدیث نمبر ۲۴۶، مسلم حدیث نمبر ۲۲۷۱، مرآۃ جلد ۱ ص ۲۷۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۸۵، مرقاۃ جلد ۲ ص ۹۰ ۔ ۲۷ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۶ ۔ ۲۸ ابن ماجہ ص ۲۵ ۔ ۲۹ بہارِ شریعت حصہ نمبر ۲ وضو کا باب۔

روزے کی حالت میں مسواک کرنا:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا"۔ ۳۰؎

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "روزے دار کا بہترین مشغلہ مسواک ہے"۔ ۳۱؎

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا میں روزے میں مسواک کرسکتا ہوں۔ فرمایا: ہاں! پوچھا دن کے کس حصہ میں؟ فرمایا ہر حصہ میں"۔ ۳۲؎

اسی حدیث شریف کی وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ روزے میں ہر وقت ہر قسم کی مسواک بلا کراہت جائز ہے۔ زوال سے پہلے کرے یا زوال کے بعد، تر مسواک کرے یا خشک بہر حال بلا کراہت درست ہے۔

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایسے پیاری ہے جیسے غازی کے قدم کی گرد وغبار، اگر غازی اپنے قدموں پر ویسے ہی خاک ڈال لے تو ثواب ملتا نہیں اور اگر وہ قدموں کی دھول جھاڑ دے تو ثواب گھٹتا نہیں۔ ایسے ہی اگر روزہ دار بہ تکلف منہ میں بو پیدا کرلے تو ثواب ملتا نہیں اگر مسواک کرلے تو ثواب گھٹتا نہیں۔

رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت بھی مسواک فرمائی:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، مجھ پر اللہ (عزوجل) کی نعمتوں میں سے یہ نعمت ہے کہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں اور میرے دن اور میرے گلے اور سینے کے درمیان وصال فرمایا اور اللہ عزوجل نے میرے تھوک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوک (مبارک) کو، آپ

۳۰؎ ترمذی جلد ا ص ۱۵۴، ابوداؤد جلد ا ص ۳۲۹، مشکوٰۃ ص ۱۷۶، مرآۃ جلد ۳ ص ۱۶۴۔ ۳۱؎ ابن ماجہ ص ۱۲۲۔ ۳۲؎ مرآۃ جلد ۳ ص ۱۶۵۔

ﷺ کے وصال کے وقت جمع فرمایا۔ فرماتی ہیں کہ میرے پاس (میرے بھائی حضرت) عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آئے۔ اُن کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو تکیہ دیئے بیٹھی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ (حضرت) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ رہے ہیں۔ میں پہچان گئی کہ آپ ﷺ مسواک (کرنا) چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا' کیا میں اِسے (یعنی مسواک کو) آپ ﷺ کے لئے لے دوں؟ تو آپ ﷺ نے سر (مبارک) کے اِشارے سے فرمایا: ہاں! تو میں نے وہ لے لی۔ آپ ﷺ پر مسواک سخت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ کیا میں اِسے آپ ﷺ کے لئے نرم کردوں؟ تو سر مبارک سے اِشارہ فرمایا: ہاں! چنانچہ میں نے مسواک (منہ میں چبا کر) نرم کردی تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِسے اپنے (نورانی) دانتوں (مبارک) پر پھیرا۔[۳۳]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا واقعہ:

آپ کے معمولات' عبادات اور اخلاق کے بیان میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز موسم گرما و سرما سفر وحضر میں یہ تھا کہ نصف شب کے بعد بیدار ہوجاتے تھے اور اُس وقت کی مسنون دُعائیں پڑھتے تھے۔ اُس کے بعد استنجاء کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہوئے پہلے بایاں قدم رکھتے پھر دایاں رکھتے اور اُس وقت کی مسنون دُعائیں پڑھتے پھر وہاں بیٹھتے اور بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھتے۔ اِس کے بعد طاق عدد ڈھیلے اِستعمال فرماتے پھر پانی سے طہارت فرماتے۔ اِس کے بعد آپ وضو کے لئے جاتے اور قبلہ رو بیٹھتے اور وضو میں کسی کی مدد نہ لیتے۔ بائیں ہاتھ سے آفتابہ لیتے اور پہلے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر بائیں پر ڈالتے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ ملاکر دھوتے اور ہاتھ کی اُنگلیوں میں ہتھیلی کی طرف خلال فرماتے اور کلی کے وقت مسواک

---

[۳۳] بخاری جلد۲ ص۶۴۰ حدیث نمبر ۴۴۴۹' مشکوٰۃ ص۵۴۷ حدیث نمبر ۵۹۵۹' در منثور جلد۶ ص۱۰۵' کنزالعمال حدیث نمبر ۳۲۱۶۲' دلائل النبوۃ جلد۷ ص۲۰۷' مسلم حدیث نمبر ۸۴' ۲۴۴۳' مسند احمد جلد۶ ص۴۸' مرقاۃ جلد۱۱ ص۱۰۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۳۹۔

استعمال فرماتے تین بار دائیں جانب تین بار بائیں جانب اور تین بار زبان پر پھراتے اور اگر اس سے زیادہ کرتے تو طاق عدد کی رعایت ضرور رکھتے اور ابتداء دائیں جانب کے اُوپر کے دانتوں سے کرتے پھر اُسی طرف کے نیچے کے دانتوں پر پھیرتے اس کے بعد بائیں جانب کے اُوپر کے دانتوں پر پھیرتے پھر اُسی طرف کے نیچے کے دانتوں پر پھیرتے اور ہر وضو میں لازمی مسواک استعمال کرتے اور فراغت کے بعد مسواک کو کاتب کے قلم کی طرح کان کے اوپر لگا دیتے اور اکثر خادم کے سپرد کر دیتے اور آپ کے اصحاب مسواک کو پگڑی کے پیچ میں رکھ لیتے اور کلی کا پانی آپ دُور پھینکتے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں نیا پانی لیتے۔ ۳۴

بطورِ شکرانہ بتوفیق رب ذوالجلال والاکرام:

بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کی توفیق اور نگاہِ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ جامعات یوسفیہ کے تمام طلباء اور داعیانِ اسلام کو مسواک سے محبت کا درس عرض کرتا رہتا ہے۔ اور ہر صبح جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق بلاک C-1 چائنہ سکیم جہاں بندۂ ناچیز درسِ قرآنِ مجید دینے کا ربِّ ذوالجلال والاکرام کے کرم وعنایت سے اعزاز حاصل ہے۔ تمام طلباء سے درس کے بعد ایک ایک کر کے زیارت ومصافحہ کا فیض حاصل کرتا ہے اور چھوٹے بچوں سے لے کر بڑے طلباء اور نمازیوں سے مسواک شریف کا دیدار بھی کرتا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ تمام اہل اسلام، دین اسلام اور سُنّتِ مبارکہ سے محبت کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔

بندۂ ناچیز اللہ ﷻ کی توفیق اور نگاہِ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی رحمت اور حضور قبلہ باباجی نگینہ سرکار قدس سرہُ العزیز کے فیض سے ایک مسواک ہمہ وقت اپنی جیب میں، ایک ہینڈ بیگ میں، ایک دفتر میں اور ایک غسل خانہ میں رکھتا ہے۔ اللہ (ﷻ) دین اسلام سے محبت کرنے والے تمام کلمہ گو حضرات کو مسواک کی عظیم سُنّتِ مبارکہ سے اپنی محبت پختہ کرنے کی ہمت عطا فرمائے تاکہ اس عظیم سُنّت مبارکہ کو زندہ کر کے سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر سکیں۔ آمین!

---

۳۴ حضرات القدس دفتر دوم ص ۸۷ مترجم (چھاپہ مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ)

ناک صاف کرنا

دائیں ہاتھ سے پانی لے کرناک میں ڈالیں۔[۱] اور بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑیں اور صاف کریں۔ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے ناک کی جڑ (نرم جگہ تک تری پہنچائیں ناک صاف کرنے اور پانی ڈالنے کا عمل تین بار کریں۔[۲] اور ہر بار نیا پانی لیں۔[۳]

لطیفہ: بعض لوگ ایک ہی چلو میں پانی لے کر منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کا کام لیتے ہیں۔

ناک صاف کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ[۴]

''اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جَلَّ جلالک) مجھے جنت کی خوشبو سُنگھا اور دوزخ کی خوشبو نہ سُنگھا''۔

تنبیہ: ناک میں پانی ڈالتے وقت ناک کے تمام گناہوں سے توبہ بھی کرے۔ (مثلاً بازار میں گزرتی نامحرم عورتوں کی خوشبو ارادۃً سونگھنے کا گناہ)

نوٹ: اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وُضو مبارک کرنے کی احادیثِ مبارکہ آئی ہیں وہ تقریباً چوبیس ہیں یعنی حضرت عبداللہ بن زید، حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ

---

[۱] الدرایۃ لابن الحجر ص ۶، دارمی جلد ۱ ص ۹۵۔ [۲] مشکوٰۃ عربی جلد ۱ ص ۴۵، ترمذی جلد ۱ ص ۱۱، ۸۰، ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۳، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۳، نسائی جلد ۱ ص ۳۵۔ [۳] الدرایۃ لابن الحجر ص ۶، الاذکار ص ۳۰۔ [۴] الاذکار ص ۳۰، غنیۃ الطالبین ص ۲۷، حلبی کبیر ص ۳۲، احیاء العلوم ص ۹۹ (دو طرح کی دُعا) عوارف المعارف ص ۱۱۳، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۱۔

بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت وائل بن حجر، حضرت براء بن عازب، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت مقدام بن معدیکرب، حضرت ربیع بنت معوذ، حضرت ابو مالک الاشعری، حضرت ابوبکرہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، حضرت کعب بن عمرو، حضرت ابو کاہل، حضرت عبداللہ بن زید، حضرت ابو امامہ، حضرت معاویہ، حضرت ابو رافع، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہم نے مرفوعاً کلی کرنا اور ناک کو صاف کرنا سُنّت بیان فرمایا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنا اور ناک جھاڑنا:

حدیث شریف نمبر۱:

اِسے حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے۔ ۵؎

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ٦؎ ''جوکوئی وضو کرے تو اُسے چاہیے کہ ناک میں پانی ڈال کر سنکے'' (جھاڑے، صاف کرے) تا کہ غبار وغیرہ سے ناک اچھی طرح صاف ہو جائے اور پڑھنے میں آسانی رہے اور ناک میں ثقل (بوجھ) وغیرہ زائل ہونے سے تلاوت میں مشقت نہ ہو۔

بائیں ہاتھ سے تین بار ناک جھاڑنا:

حدیث شریف نمبر۳:

حضرت عبد خیر تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم بیٹھے ہوئے

۵؎ بخاری جلد ۱ ص ۲۸۔ ٦؎ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳٦۔ ۴۰۱۔ ۵۱۸، بخاری حدیث نمبر ۱٦۲، مسلم حدیث نمبر ۲۳۷۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے جب اُنہوں نے وضو کیا اور اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا، منہ بھر کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور تین بار بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی پھر فرمایا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ ۝ [7] ”جس کو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھنا پسند ہو تو وہ توجہ کرے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو یہ تھا“۔

تین بار ناک جھاڑنا:

حدیث شریف نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ [8] ”جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو پھر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے کیونکہ شیطان اُس کے بانسے [9] میں رات گزارتا ہے“۔ اِس سے مراد وہ شیطان ہے جو ہر وقت اِنسان کے ساتھ رہتا ہے۔ بیداری میں بُرے کام کے مشورے دیتا ہے، نیند میں ناک میں جا بیٹھتا ہے تاکہ ذہن میں بُرے خیالات ڈالے۔ ویسے ناک جھاڑنا ہر وضو میں سُنّت ہے، چاہے آدمی بیدار ہی کیوں نہ ہو۔

کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کی حکمت:

شیخ المشائخ، شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی عظیم کتاب اخبار الاخیار میں حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس سرہ العزیز کے

---

[7] مشکوٰۃ ص ۴۶، حدیث نمبر ۴۱۱، نسائی حدیث نمبر ۹۱، دارمی حدیث نمبر ۱۰۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۰۔

[8] شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۰۵، بخاری جلد ۱ ص ۴۶۵ حدیث نمبر ۲۲۹۵، مسلم جلد ۱ ص ۱۲۴ حدیث نمبر ۲۳۸، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۷۷، حدیث ۱۴۹، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۶۳، مشکوٰۃ ص ۴۵ حدیث نمبر ۳۹۲، مرقاۃ جلد ۲ ص ۹۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۶۔۴۹، نسائی حدیث نمبر ۹۰۔

[9] دونتھنوں کے بیچ کی ہڈی۔

حالات میں مجمع الزوائد کے حوالہ سے لکھتے ہیں: ایک دن سلطان غیاث الدین تغلق بادشاہ نے مولانا ظہیر الدین لنگ سے پوچھا۔کیا آپ نے کبھی شیخ رکن الدین ابو الفتح رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوئی کرامت دیکھی ہے؟ مولانا نے جواب دیا' جمعۃ المبارک کے دِن بے پناہ مخلوق اُن کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوتی ہے۔(یہ بات بیان کرنے کے بعد مولانا کہتے ہیں) میں نے دِل میں کہا' شیخ کے پاس تسخیر کا عمل ہے۔ میں اگرچہ عقل منداور عالم ہوں۔لیکن میرے پاس کوئی نہیں آتا۔اُچھا کل صبح میں شیخ کے پاس جا کر یہ مسئلہ پوچھوں گا کہ وضو میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی کیا حکمت اور راز ہے؟۔

مولانا ظہیرالدین کہتے ہیں۔دن کے وقت میں نے جو گفتگو کی تو رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ مجھے حلوہ کھلا رہے ہیں۔اگلے روز اُس کا مزہ سارا دن میری زبان پر رہا۔مولانا کہتے ہیں میں نے دِل میں کہا اگر کرامت یہی ہے تو شیطان بھی لوگوں کو اِس طرح گمراہ کرتا ہے۔کل صبح سویرے جا کر یہ مسئلہ پوچھنا چاہئے(مولانا کہتے ہیں) غرض کہ دوسرے دن صبح کو جب میں شیخ کے پاس گیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں تو آپ کا منتظر ہی تھا۔اِس کے بعد(میرے کسی قسم کی بات کرنے سے پہلے خود ہی) فرمانا شروع کیا۔ جنابت (ناپاکی) دو قسم کی ہے ایک بدن کی جنابت اور دوسری دِل کی جنابت۔عورت سے صحبت کرنے کی وجہ سے جسم ناپاک ہو جاتا ہے اور نالائقوں کی صحبت سے دِل ناپاک ہو جاتا ہے۔

جسم کی ناپاکی پانی سے دُور کی جاتی ہے۔اور دِل کی ناپاکی کو آنسوؤں سے دھویا جاتا ہے۔اِس کے بعد فرمایا: پانی میں تین صفتیں ہونا چاہئیں تا کہ اُسے پاک کرنے والا اور ناپاکی دُور کرنے والا کہہ سکیں۔اور یہ تین صفتیں (۱) رنگ (۲) مزہ اور (۳) بُو ہیں۔شریعت نے اِسی لئے وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا مقدم قرار دیا ہے تا کہ کلی کرنے سے پانی کا مزہ اور ناک میں پانی ڈالنے سے اُس کی بُو معلوم ہو جائے۔مولانا کا بیان ہے کہ شیخ کے اتنا کہنے پر میرے جسم سے پسینہ بہنے لگا۔

اس کے بعد شیخ نے فرمایا: جس طرح شیطان، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح شیخِ کامل کی شکل میں بھی نمودار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ شیخِ حقیقی دراصل رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پوری پوری طرح پیروی کرتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: مولانا ظہیر الدین آپ علومِ ظاہری سے مالامال ہیں لیکن علومِ حال سے ابھی مالدار نہیں۔ [۱۰]

وُضو میں چہرہ کو دھونا:

منہ اور ناک کو صاف کرنے کے بعد اپنے چہرہ کو دونوں ہاتھوں سے دھونا۔ سُنّتِ مبارکہ یہ ہے کہ تین بار منہ دھویا جائے۔ [۱۱] چہرہ کو پیشانی سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے لے کر دوسرے کان کی لَو تک اس طرح دھوئیں کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ **مسئلہ**: منہ دھوتے وقت آنکھوں کو زور سے بند نہیں کرنا چاہیے نیز آنکھوں کے کونے ملنے چاہئیں۔

خلیفہ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے آنکھوں کے اندر پانی داخل فرمایا کرتے تھے۔ [۱۲]

منہ دھوتے وقت کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ [۱۳]

"اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالک) تو میرے چہرہ کو سفید کردے جس دن (یعنی قیامت کو) بعض چہرے سفید اور بعض چہرے سیاہ ہونگے"۔

تنبیہ: چہرہ دھوتے وقت ہم یہ بھی تصور کریں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کسی غیر کی طرف حقیقی طور پر توجہ کرنے سے پناہ چاہتے ہیں اور آنکھوں سے جو گناہ ہوئے ہیں، اُن سے توبہ کرتے ہیں۔ [۱۴]

---

[۱۰] اخبار الاخیار ص ۶۴ فارسی۔ [۱۱] مشکوٰۃ جلد ۱ عربی ص ۴۵، ترمذی جلد ۱ ص ۹۔ [۱۱] الدرایۃ لابن الحجر ص ۶، دارمی جلد ۱ ص ۹۴۔ [۱۲] کتاب الوسیلہ ص ۲۲۴۔ [۱۳] بہار شریعت جلد ۲ ص ۲۱، غنیۃ الطالبین ص ۲۷ (بالفاظ مختلف) تفسیر روح البیان جلد ۱ ص ۳۵۲، حلبی کبیر ص ۳۳، الاذکار ص ۳۰۔ [۱۴] روح البیان جلد ۱ ص ۳۶

ڈاڑھی شریف کا خلال

حدیث شریف نمبرا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّآءٍ فَاَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ فَقَالَ هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ[1] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی (مبارک) کے نیچے پہنچاتے جس سے اپنی (نورانی) ڈاڑھی (مبارک) کا خلال (شریف) فرماتے اور فرماتے' میرے رب نے مجھے یوں ہی حکم فرمایا ہے''۔

حدیث شریف نمبر۲۔۳:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ[2] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنی (نورانی) ڈاڑھی (مبارک) کا خلال فرماتے''۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت عمار بن یاسر، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم سے روایات ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ڈاڑھی شریف میں خلال کر رہے تھے تو کسی شخص نے یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا آپ ڈاڑھی شریف کا خلال کرتے ہیں؟ تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون

---

[1] مشکوۃ ص۴۶ حدیث نمبر۴۰۸' مرقاۃ جلد۲ص۱۰۹' ابوداؤد جلد۱ص۲۱ حدیث نمبر۱۴۵۔ [2] ابن ماجہ ص۳۴۔۳۵' حدیث نمبر۴۲۹' مشکوۃ حدیث نمبر۴۰۹' شرح السنۃ جلد۱ص۳۰۹' ترمذی حدیث نمبر۲۹' مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر۱۴۸۔۱۴۹' قرطبی جلد۳ جز۶ حدیث نمبر۸۴' کنز العمال حدیث نمبر۲۶۸۷۳' مرقاۃ جلد۲ص۱۰۹۔

مجھے ڈاڑھی کا خلال کرنے سے روک سکتا ہے؟ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُخَلِّلُ لِحْیَتَہٗ ۳؎ ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ڈاڑھی (شریف) کا خلال کرتے دیکھا ہے“۔

ڈاڑھی شریف کے خلال کا طریقہ:

چہرہ دھونے کے بعد دائیں ہاتھ میں پانی کا چلو بھریں پھر ٹھوڑی کے حصے میں ڈاڑھی تک پانی پہنچائیں ۴؎ بعدازیں ڈاڑھی شریف میں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو اس طرح داخل کریں کہ ہاتھ کی ہتھیلی کا رُخ نیچے کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت اُوپر کی طرف نکالیں، ڈاڑھی شریف کا خلال کرنے کی اَحادیثِ مبارکہ تقریباً چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آئی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفانؓ حضرت انس بن مالکؓ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت ابوایوبؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابو اُمامہؓ حضرت عبداللہ بن ابیؓ حضرت کعب بن عمرو ابو بکرؓ حضرت جابر بن عبداللہؓ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ و اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ڈاڑھی مبارک کا خلال فرمایا کرتے تھے۔ ڈاڑھی شریف کا خلال جبھی ہو سکتا ہے جبکہ ڈاڑھی شریف بڑی ہو۔ قرآنِ پاک میں ہے کہ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ ”میری ڈاڑھی (شریف) نہ پکڑو“۔ ۵؎

حضرت ہارون علیہ السلام کے قول سے ثابت ہے کہ داڑھی شریف کم ازکم ایک مُشت بھر ہونی چاہیے جو پکڑنے میں آ سکے۔

ڈاڑھی شریف کا ہلنا:

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت ابو

۳؎ ترمذی جلد ۱ ص ۱۴ ۔ ۴؎ ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۸، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۴۶، کنوز الحقائق جلد ۲ ص ۴۲، ترمذی جلد ۱ ص ۱۲، دارمی جلد ۱ ص ۹۵ ۔ ۵؎ پ ۱۶ ۔ طٰہٰ آیت ۹۴۔

معمر یعنی عبداللہ بن سنجرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا: اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَ الْعَصْرِ؟ قَالَ نَعَمْ ''کیا نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں قرأت فرماتے ہیں تو فرمایا ہاں! حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھ سے پوچھا گیا: لِمَ کُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاکَ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ تو حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے کہا' بِاِضْطِرَابِ لِحْیَتِہٖ [۶] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی شریف کے ہلنے سے۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے اِس حدیث شریف کو صحیح بخاری شریف میں بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی الْاِمَامِ فِی الصَّلَاۃِ ۝ ''یعنی باب نماز میں امام کی طرف دیکھنا'' میں لکھا ہے۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ اس حدیث شریف کو مزید دو مرتبہ نقل کیا ہے۔(۱) بَابُ الْقِرَاْۃِ فِی الظُّھْرِ اور (۲) بَابُ الْقِرَاْۃِ فِی الْعَصْرِ یعنی باب ظہر کی نماز کی قرأت کا بیان اور باب عصر کی نماز میں قرأت کا بیان ۝

۝ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ ڈاڑھی کا ہلنا اُن کو بغیر اِمام کی طرف دیکھے کیونکر معلوم ہوسکتا تھا۔ مالکیہ اسی حدیث سے دلیل لے کر کہا ہے کہ مقتدی نماز میں اپنے امام ہی کو دیکھے اور سجدے کے مقام پر دیکھنا لازم نہیں۔ شافعیہ کہتے ہیں سجدے کے مقام ہی کی طرف دیکھتے رہنا مسنون ہے۔(تیسیرا الباری جلد اص من وعن) ☆

☆علاوہ ازیں ہم اسلام کے ماننے والے حنفی کہتے ہیں نماز کی حالت میں رسول کریم رؤف ورحیم کو دیکھنا جائز ہے اور صحابی رضی اللہ عنہ کی سُنّت ہے۔اور قابل توجہ بات ہے کہ جب نماز کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال آنے سے نماز کیسے ٹوٹ سکتی ہے۔

---

[۶] بخاری جلد اص ۱۰۳'۱۰۵' تیسیر الباری جلد اص ۴۹۳'۵۰۲۔

نیز بحولہ بالا حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ڈاڑھی بڑی ہونی چاہیے بڑی ہوگی تو پڑھنے میں ہلتی ہوئی نظر آئے گی اور اگر صرف حاشیہ ہی ہوگا وہ تو نہیں ملے گی۔ اور پھر یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ ڈاڑھی شریف کا خلال تبھی ممکن ہے جب ڈاڑھی شریف بڑی ہوگی اور اُس میں اُنگلیاں داخل ہو سکے گیں۔ چھوٹی چھوٹی ڈاڑھیوں والے حضرات ٹھنڈے دِل سے غور کریں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پیروی کس عمل میں ہے؟ یقیناً ہماری کامیابی آپ ﷺ ہی کی پیروی میں ہے۔

حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ:

وَسُئِلَ خادِمُ الشِّبلِی رَحِمَهُ اللّٰهُ : مَاذا رَأَیْتَ مِنْهُ عِنْدَ مَوْتِه؟ فَقَالَ : لَمَّا اَمْسَکَ لِسانَهُ وَعَرِقَ جَبِیْنَهُ اَشارَ اِلَیَّ اَنْ وَضِّئْنِی لِلصَّلٰوةِ فَوَضَّأْتُهُ فَنَسِیْتُ تَخْلِیْلَ لِحْیَتِهٖ فَقَبَضَ عَلٰی یَدِیْ وَاَدْخَلَ اَصَابِعِیْ لِحْیَتَهُ فَیُخَلِّلُهَا[1]

حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم سے کہا گیا۔تم نے حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے موقع پر اُن کے بارے میں کیا دیکھا؟ اُس نے کہا جب اُن پر نزع کا عالم طاری ہوا اور پیشانی پر پسینہ آنے لگا تو اُنہوں نے مجھے اِشارہ فرمایا کہ نماز کے لئے اُنہیں وضو کراؤں۔ میں نے اُنہیں وضو کرایا مگر اُن کی ڈاڑھی شریف میں خلال کرنا بھول گیا۔ آپ علیہ الرحمہ اُسی وقت میرا ہاتھ پکڑ کر میری اُنگلیاں اپنی ڈاڑھی شریف میں داخل کر کے خلال کرنے لگے۔ آپ علیہ الرحمہ نے اُسے اپنے حال سے سمجھایا کہ میں نے وضو میں ڈاڑھی شریف کا خلال کبھی نہیں چھوڑا اور تم آخری وقت میں اِسے بھول گئے۔ سبحان اللہ! کیسی محبت ہے سُنّت مبارکہ سے۔

---

[1] عوارف المعارف ص ۸۶ عربی (چھاپہ دارالکتب العلمیۃ DKI بیروت لبنان)

وُضو میں دونوں ہاتھوں اور بازوؤں کا کہنیوں سمیت دھونا

تین دفعہ دونوں ہاتھوں اور بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھوئیں پہلے دائیں ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو۔ دھونے میں یہ اِحتیاط رہے کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ وگرنہ وُضو نہیں ہوگا۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت پانی سے تر کرلیں پھر دائیں ہاتھ سے پانی کا چلو بھریں اور ہاتھ کو اس طرح اُوپر اُٹھائیں کہ پانی کہنی کی طرف سے بہہ جائے۔ یہ عمل تین بار کرلیں اسی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی تک تر کریں اور دائیں ہاتھ کی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھوئیں۔ تاکہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت خوب دُھل جائیں۔ ۸

دائیں ہاتھ اور بازو کو دھوتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِیَمِیۡنِیۡ وَحَاسِبۡنِیۡ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ط ۹

"اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالک) مجھے میری کتاب یعنی اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں عطا فرما اور مجھ سے حساب میں آسانی فرما"۔

بائیں ہاتھ اور بازو کو دھوتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِشَمَالِیۡ وَلَا مِنۡ وَّرَآءِ ظَھۡرِیۡ ط ۱۰

"اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالک) میری کتاب مجھے میرے بائیں ہاتھ میں عطا نہ فرمانا اور نہ میری پشت کی طرف سے"۔

تنبیہہ: جس وقت ہم ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئیں تو ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہوں کی معافی مانگیں اور مستقبل میں گناہوں سے بچنے کے لئے ربّ

---

۸ جامع صغیر جلد۲ ص ۱۰۴' دار قطنی جلد۱ ص ۳۱ ۔ ۹ فتاویٰ عالمگیری جلد۱ ص ۸' عوارف المعارف ص ۱۱۴' حلبی کبیر ص ۳۲' تفسیر روح البیان جلد۲ ص ۳۵۲' الاذکار ص ۳۱' احیاء العلوم جلد۱ ص ۱۰۰' بہار شریعت حصہ۲ ص ۳۰ ۔ ۱۰ فتاویٰ عالمگیری جلد۱ ص ۸' تفسیر روح البیان جلد۲ ص ۳۵۲' حلبی کبیر ص ۳۲' احیاء العلوم جلد۱ ص ۱۰۰' عوارف المعارف ص ۱۱۴' بہار شریعت حصہ۲ ص ۲۱' الاذکار ص ۳۱۔

ذوالجلال والاکرام سے پناہ مانگیں تا کہ چوری، قتل، جیب تراشی، کسی مومن کو ایذاء اور ضرر رسانی اور شرعی محرمات کا اِرتکاب نہ ہو۔

وُضو میں سر، کانوں اور گردن کے مسح کرنے کا طریقہ:

سر کا مسح کرنے کے لئے [۱۱] غیر اِستعمال شدہ پانی سے دونوں ہاتھوں کو تر کریں اور جس طرح اَحادیثِ مبارکہ کے مطابق حنفی فقہا کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سارے سر کا ایک دفعہ مسح کریں۔ [۱۲] سر کا مسح اِس طرح کریں کہ اَنگوٹھے اور شہادت کی اُنگلیوں کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی باقی تین تین اُنگلیوں کو آپس میں ملالیں اور سر کے اَگلے حصے سے (جہاں سے بال شروع ہوتے ہیں) شروع کر کے درمیانی حصے کا مسح کرتے ہوئے بالوں کے ختم ہونے کی جگہ یعنی پیچھے گدی تک لے جائیں۔ (یہ اِحتیاط رہے کہ اُنگلیوں کے سرے جدا نہ ہوں) بعدازیں دونوں ہاتھوں کی ملی ہوئی چھ اُنگلیوں کو علیحدہ کریں۔ اَب دونوں ہاتھوں کو عموداً کھڑا کر کے سر کے دائیں اور بائیں حصے کا دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے بیک وقت مسح کرتے ہوئے ہاتھوں کو پیچھے سے آگے ماتھے کی طرف اُسی مقام تک لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ [۱۳] پھر دونوں کانوں کا مسح کریں۔ [۱۴] وہ اِس طرح کہ دونوں شہادت کی اُنگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کے اَندر کے حصے کا اور ساتھ ہی کانوں کی پچھلی جانب یعنی بیرونی سطح کا دونوں اَنگوٹھوں کے پیٹ سے مسح کریں۔ بعدازیں اپنے دونوں ہاتھوں کو اُلٹا کر کے اُنگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں کانوں اور گردن کے مسح کے لئے دوبارہ پانی لینے کی ضرورت نہیں۔

---

[۱۱] ابنِ ماجہ ص ۳۲، ترمذی جلد ۱ ص ۱۴، درایہ ابنِ حجر ص ۷، دارمی جلد ۱ ص ۹۵۔ [۱۲] ترمذی جلد ۱ ص ۸، ابنِ ماجہ ص ۳۵، مشکوٰۃ ص ۴۵، نسائی جلد ۱ ص ۲۰۔۲۵، بخاری جلد ۱ ص ۳۱، مسلم جلد ۱ ص ۱۲۱۔۱۲۰، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۳۔ [۱۳] اِحیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۰۰، صحیح ابنِ خزیمہ جلد ۱ ص ۸۷۔۸۹، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۳۔ [۱۴] ترمذی جلد ۱ ص ۹، ابنِ ماجہ ص ۳۵، نسائی جلد ۱ ص ۲۹، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۔۱۹۔۱۸، مشکوٰۃ ص ۵۷، تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۱، دارمی جلد ۱ ص ۹۸۔۹۵، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۴، بلوغ المرام مترجم ص ۹، الدرایہ ص ۷، صحیح ابنِ خزیمہ جلد ۱ ص ۸۱۔

جمہور مسلمان اس طرف گئے ہیں کہ پورے سر کا مسح کرنا چاہئے۔ ۱۵؎ احادیثِ مبارکہ سے سارے سر کا مسح کرنا ثابت ہوتا ہے ایسا ہو بھی کیوں نا! آخر قرآنِ مجید میں صریح الفاظ سے سر کے مسح کا حکم موجود ہے۔

وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ ۱۶؎ ”اور اپنے سروں کا مسح کرو“۔

سر کے مسح کے لئے غیر مستعمل پانی:

حدیث شریف نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّـهٗ رَاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاۡسَهٗ بِمَآءٍ غَیۡرِ فَضۡلِ یَدَیۡهِ ۱۷؎ ”میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنے سرِ (انور) کا اُس پانی سے مسح کیا جو ہاتھوں کا بچا ہوا تھا“۔ یعنی الگ پانی لیا اور اُس سے سرِ (انور) کا مسح کیا۔

سر اور کانوں کا مسح صرف ایک بار:

حدیث شریف نمبر ۲:

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو وضو فرماتے دیکھا، فرماتی ہیں: فَمَسَحَ رَاۡسَهٗ مَا اَقۡبَلَ مِنۡهُ وَمَا اَدۡبَرَ وَصُدۡغَیۡهِ وَاُذُنَیۡهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً ۱۸؎ ”آپ ﷺ نے اپنے سر (انور) کے اگلے اور پچھلے حصہ (مبارک) کا اور (نورانی) کانوں کا ایک

۱۵؎ مالا بدمنہ ص ۱۲، بخاری جلد ۱ ص ۳۱، مسلم جلد ۱ ص ۱۲۳ حدیث نمبر ۲۳۵، نسائی جلد ۱ ص ۲۸ حدیث نمبر ۹۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۹، مشکوٰۃ ص ۴۵، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۸۱۔ ۱۶؎ پ ۶، المائدہ آیت ۶۔ ۱۷؎ مشکوٰۃ ص ۴۶ حدیث نمبر ۴۱۵، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۳۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۲۰، مسلم حدیث نمبر ۲۳۶۔ ۱۸؎ ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۹ حدیث نمبر ۱۲۹، مشکوٰۃ ص ۴۶ حدیث نمبر ۴۱۴، ترمذی جلد ۱ ص ۱۶، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۵۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۴۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۲۔

بار مسح کیا"۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ حُجْرَیْ اُذُنَیْهِ ۱۹
اور ایک روایت میں ہے "آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو اپنی (نورانی) اُنگلیاں کانوں (مبارک) کے (سوراخوں) میں داخل فرمائیں"۔

سر اور کانوں کا مسح:

حدیث شریف نمبر۱:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَ اُذُنَیْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَیْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَیْهِ ۲۰ "نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنے سر (انور) اور (نورانی) کانوں (مبارک) کا مسح فرماتے۔ (نورانی) کانوں کے اندر کلمہ شہادت کی اُنگلیوں سے اور کانوں (مبارک) کے بیرونی حصہ کا اپنے (نورانی) انگوٹھوں (کے پیٹ) سے"۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے وضو کا ذکر فرمایا، فرماتے ہیں: وَکَانَ یَمْسَحُ الْمَاقَیْنِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ ۲۱ "رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ (نورانی) آنکھوں (مبارک) کے کونوں کو بھی ملتے تھے اور فرمایا دونوں کان سر سے ہیں"۔ مطلب یہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں اس لئے چہرہ دھوتے وقت ان کو دھویا نہیں جائے گا بلکہ ان کو مسح کیا جائے گا۔

حدیث شریف نمبر۳:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِهٖ وَعَلَی الْعِمَامَةِ وَعَلَی الْخُفَّیْنِ ۲۲ "نبی کریم رؤف

---

۱۹ ابن ماجہ ص ۳۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۳۱۔ ۲۰ ابن ماجہ ص ۳۵ حدیث نمبر ۴۳۹، باختلاف الفاظ ترمذی جلد ۱ ص ۱۶ حدیث نمبر ۳۶، نسائی حدیث نمبر ۱۰۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۳، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۱۔
۲۱ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۴۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۳۴، ترمذی حدیث نمبر ۳۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۶، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۴۔ ۲۲ مسلم حدیث نمبر ۲۷۴، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۰، نسائی حدیث نمبر ۱۰۷، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۵۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۰۳۔

ورحیم ﷺ نے وضو شریف فرمایا تو اپنی پیشانی اور عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا"۔
بمعنی اعلیٰ ہے اور ناصیہ سے مراد سر کا اگلا حصہ جو کل سر کا چوتھائی ہوتا ہے یعنی حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے چہارم سر کا مسح کیا' یہ حدیث حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی قوی دلیل ہے کہ مسح سر میں چہارم حصہ فرض ہے۔ زیادتی سنت حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پورے سر کا مسح فرض اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بال کا چھو لینا بھی کافی ہے' یہ حدیث شریف ان دونوں بزرگوں کے موقف خلاف ہے کیونکہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے چہارم سر سے کم مسح کبھی نہ کیا اگر ایک بال کا مسح کافی ہوتا تو بیان جواز کے لئے کبھی حضور اس پر عمل فرماتے کم سے کم مسح کی حدیث یہی ہے اور اگر پورے سر کا مسح فرض ہوتا تو آپ ﷺ اس موقعہ پر چہارم سر پر کفایت نہ فرماتے' خیال رہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس موقعہ پر عمامہ شریف پکڑ لیا تھا تاکہ گر نہ جائے' دیکھنے والے سمجھے کہ آپ ﷺ عمامہ کا بھی مسح کر رہے ہیں اس لئے ایسی روایت کر دی عمامہ پر مسح کرنا قرآن شریف کے خلاف ہے فرماتا ہے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ لہٰذا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے چہارم سر کا مسح کیا اور باقی عمامہ کا نیز اگر عمامہ کا مسح ہوتا تو سر کے مسح کا نائب ہوتا اور نائب اور اصل جمع نہیں ہو سکتے۔

سر کا مسح کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِکَ ط[۲۳] "اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالک) تو مجھے اُس دِن اپنے عرش کے زیر سایہ رکھنا جبکہ تیرے عرش کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا"۔

تنبیہ: جب ہم وُضو میں اپنے سروں کا مسح کریں تو غلط تفکرات سے توبہ و استغفار بھی کریں اور اُن سے محفوظ رہنے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں التجا بھی کریں۔

---

[۲۳] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۵' تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۲' حلبی کبیر ص ۳۲' احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۳' عوارف المعارف ص ۱۱۴' بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۱' الاذکار ص ۳۱ بالفاظ مختلف۔

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ط ۲۴ے

''اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالک) تو مجھے اُن لوگوں میں سے کر جو کلام (پاک) کو سنتے ہیں اور اُس کی اچھی باتوں امر بالمعروف ونہی عن المنکر) کی پیروی کرتے ہیں۔ (مانتے بھی ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں۔

تنبیہہ: وضو میں اپنے دونوں کانوں کے مسح کے وقت ناجائز اور فحش باتوں، چغلی اور جھوٹے قصے کہانیوں کے سننے، نامحرم عورتوں کی آواز سننے سے رَبُّ العزت کی پناہ مانگیں اور توبہ بھی کریں اور مذکورہ بالا دُعا کے معنی پر غور بھی کریں۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وضو کرتے وقت آنکھوں کے اندر پانی داخل کیا کرتے تھے اور کانوں کے لئے نیا پانی لیا کرتے تھے ۲۵ے نیز اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو میں ہاتھ کہنیوں سے اُوپر تک دھوتے اور فرماتے مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ ط ۲۶ے ''جو اپنے غرہ (چمک) کو بڑھا سکے تو چاہئے کہ بڑھائے''۔

نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گردن کا مسح کرتے اور فرماتے کہ اِس سے گردن گناہوں کے بوجھ سے ہلکی ہوتی ہے اور اس سے آگے لکھا ہے کہ ''ایک گروہ نے اِسے مستحب بھی قرار دیا ہے''۔

مسئلہ: ٹوپی اور عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں کیونکہ مسح قرآنِ پاک کے حکم کے مطابق سر پر ہی کرنا ثابت ہے۔

۲۴ے الاذکار ص ۳۱' غنیۃ الطالبین ص ۲۷' فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۸' بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۱' تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۲' احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۰۵۔ ۲۵ے کتاب الوسیلہ ص ۲۲۳' جامع صغیر جلد ۱ ص ۸۸۔۱۰۸۔ ۲۶ے کتاب الوسیلہ ص ۲۲۳' جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۰۸' مسلم جلد ۱ ص ۱۲۶۔

وُضو میں گردن کا مسح کرتے وقت کی دُعا:

گردن کا مسح کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں.

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ط [۲۷]

"اے اللہ (جَلَّ جلالک) تو میری گردن کو آگ سے آزاد فرما"۔

تنبیہ: ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی گردنوں کو شیطانی قوتوں کے آگے جھکنے سے بچانے کے لئے اللہ ربُّ العزّت سے ہمت اور توفیق کی دُعا کریں اور پناہ مانگیں۔

سر کا مسح اور پاؤں دھونا:

حدیث شریف نمبر ۴۵:

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے سر کا مسح کر کے دکھایا۔ **اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِیَدَیْهِ وَ اَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ** [۲۸] "اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، پھر سر کا مسح کیا، آگے سے پیچھے ہاتھ لے گئے پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں کو دھویا"۔ ایک روایت میں ہے: **فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ** [۲۹] "سر کا مسح کرنے کے لئے سر کا مسح کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو سر کے پچھلے حصہ یعنی گُدّی تک لے گئے پھر واپس لائے حتیٰ کہ اُس جگہ لائے جہاں سے شروع کیا تھا"۔

---

[۲۷] احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۰۰، عوارف المعارف ص ۱۱۵، تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۲، بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۱۔ [۲۸] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۴، مرقاۃ جلد ۲ ص ۹۸، بخاری حدیث نمبر ۱۸۵، مسلم حدیث نمبر ۲۳۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۱۸۔ [۲۹] ابن ماجہ ص ۳۵ حدیث نمبر ۴۳۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۳، بخاری حدیث نمبر ۱۸۵، مسلم حدیث نمبر ۲۳۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۱۸، نسائی حدیث نمبر ۹۷، مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ حدیث نمبر ۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۴، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۸۹۔۸۰، مرقاۃ جلد ۲ ص ۹۷۔

وضو میں دونوں پاؤں کا دھونا:

آخر میں بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین تین بار خوب مل کر دھوئیں اگر دونوں ٹخنوں سے اُوپر پنڈلی تک دھولیں تو جائز ہے۔ پاؤں دھوتے وقت پہلے دایاں اور پھر بایاں پاؤں دھوئیں اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اپنے دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال بھی کریں۔ ۳۰

پاؤں کا دھونا اور مسح نہ کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ ایک وہ سفر جو ہم نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا اور (کسی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ٹھہر گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو آلیا اور حال یہ تھا کہ ہم نے عصر کی نماز میں تاخیر کردی تھی۔ ہم وضو کرنے لگے اور پاؤں کو ہلکا سا دھو رہے تھے (جیسے اُن پر مسح کرتے ہیں) **فَنَادٰی اَعْلٰی صَوْتِہٖ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا** ۳۱ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے دو یا تین بار پکارا اور فرمایا: ایڑیوں کے لئے جہنم میں ہلاکت ہے"۔ یعنی وضو میں ایڑیاں خشک نہیں رہنا چاہئیں خشک ایڑیاں دوزخ کی آگ میں جلائی جائیں گی۔

بَابٌ فِیْ تَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ: پاؤں کی اُنگلیوں کے خلال کا باب۔ ۳۲

پاؤں کی اُنگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں پاؤں کو دھوتے ہوئے بائیں ہاتھ کی چھنگلی ۳۳ کے ساتھ دائیں پاؤں کی چھنگلی کی طرف ۳۴ سے خلال شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور جب بائیں پاؤں کو دھوئیں تو بائیں

---

۳۰ احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۰۰' منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ص ۵۲۔ ۳۱ بخاری جلد ۱ ص ۳۸۔ ۳۲ جامع صغیر جلد ۱ ص ۱۰۴' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۲' ترمذی جلد ۱ ص ۱۰۔۹' ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۵۔ ۳۳ الدرایہ لابن الحجر ص ۸' ترمذی جلد ۱ ص ۱۵' ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۵' طحاوی جلد ۱ ص ۳۵۔ ۳۴ فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۶' نصب الرایہ ص ۲۷' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۸۲۔

پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال اَنگوٹھے سے شروع کریں اور چھنگلی پر ختم کریں۔

تنبیہ: اگر خلال کے بغیر اُنگلیوں کے اندر سے پانی نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے اگر اُنگلیاں آپس میں خوب ملی ہوں تو گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈالیں یا اگر کسی نہر یا راجباہ کے کنارے پر بیٹھ کر وضو کر رہے ہوں تو نہر یا راجباہ میں پاؤں ڈال دیں۔

وُضو میں دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ ؕ ۳۵ "اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالک) تو پل صراط پر میرا قدم ثابت رکھ جس دن کہ پاؤں پھسلیں گے"۔

وُضو میں بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَا ؕ ۳۶ "اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالک) میرے گناہوں کو بخشے ہوئے فرما اور میری کوشش کو بار آور اور میری تجارت کو نہ برباد ہونے والی فرما"۔

تنبیہ: وُضو میں پاؤں دھوتے وقت ہمیں دینِ مہذب اِسلامؑ اہلسنّت وجماعت پر ثابت قدم رہنے کی توفیق مانگنی چاہئے اور غلط راہ پر جانے سے جو جو گناہ سرزد ہوئے تھے اُن کا تصور کرتے ہوئے خلوصِ دِل سے ربِّ ذوالجلال والاکرام سے معافی مانگنی چاہئے اور توبہ اِستغفار بھی کرنی چاہئے۔ اِس طرح وُضو سے نماز میں خشوع وخضوع کے اِنعقاد میں بڑی مدد ملتی ہے۔ وُضو نماز کے لئے شرط ہے۔ وُضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ وُضو نماز کی کُنجی ہے۔ وُضو کر لینے کے بعد آخر میں چاہئے کہ بایاں ہاتھ دھولیں۔ (مراقی الفلاح اور بحرالرائق وغیرہ)

---

۳۵ عوارف المعارف ص ۱۱۵ غنیۃ الطالبین ص ۳۷ فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۸ تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۳ الاذکار ص ۳۱ باختلاف الفاظ۔ ۳۶ حلبی کبیر ص ۳۲ احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۰۰ غنیۃ الطالبین ص ۳۷ فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۸ تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۳ بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۱۔

پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال

حدیث شریف نمبر۱:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ ۱ ''جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرو''۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم): اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَیْنَ الْاَ صَابِعِ وَبَالِغْ فِی الِاسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَآئِمًا ۲ ''مجھے وضو کے بارے میں فرمائیں تو فرمایا: وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرو مگر روزے کی حالت میں مبالغہ سے بچو''۔

حدیث شریف نمبر۳:

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا: اِذَا تَوَضَّأَ یَدْلُکُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ بِخِنْصَرِهٖ. ۳

---

۱ مسند احمد جلد۱ص ۲۳۳، مشکوٰۃ ص ۴۶ حدیث نمبر۴۰۶، ابن ماجہ ص ۳۵ حدیث نمبر۴۴۷، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر۱۸۶، ترمذی جلد۱ص ۱۶ حدیث نمبر۳۹، مرقاۃ جلد۲ص ۱۰۸۔ ۲ مشکوٰۃ ص ۴۶ حدیث نمبر۴۰۵، مرقاۃ جلد۲ص ۱۰۷، ابوداؤد حدیث نمبر۱۴۲، ترمذی حدیث نمبر۷۸۸، نسائی حدیث نمبر۸۷، مسند احمد جلد۴ص ۳۲، صحیح ابن خزیمہ جلد۲ص ۷۸، ابن ماجہ ص ۳۵ حدیث نمبر۴۰۷۔ ۳ مصنف عبدالرزاق جلد۱ص ۲۶، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر۱۴۷، جلد۳ حدیث نمبر۱۱۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص ۵۲۔۵۰، ترمذی جلد۱ص ۱۶، ابوداؤد حدیث نمبر۱۴۸، ابن ماجہ حدیث نمبر۴۴۶، مسند احمد جلد۴ص ۲۲۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر۴۰۷، مرقاۃ جلد۲ص ۱۰۸۔

"جب آپ ﷺ پاؤں (مبارک) کی (نورانی) اُنگلیوں کا خلال (شریف) فرماتے تو اپنے (بائیں ہاتھ کی) چھنگلی (مبارک) سے فرماتے"۔

طریقۂ خلال:

جب پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کیا جائے تو بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی اُنگلی سے اَنگوٹھے کی طرف خلال کرتے جانا ہے اور جب بائیں پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا ہے تو بائیں پاؤں کے اَنگوٹھے سے چھوٹی اُنگلی کی طرف خلال کرتے جانا ہے۔ یعنی دائیں پاؤں کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کرنا ہے اور بائیں پاؤں کی چھوٹی اُنگلی پر ختم کرنا ہے۔ اگر پاؤں کی اُنگلیاں آپس میں اِس طرح چپکی ہوئی ہوں کہ بغیر خلال کے اُن میں پانی نہ پہنچے تو خلال ضروری ہے، ورنہ سُنّت۔

مسئلہ: ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خلال کہنیوں تک ہاتھ (اور بازو) دھونے کے ساتھ کیا جائے اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال پاؤں دھونے کے ساتھ کیا جائے۔

مسئلہ: ہاتھوں کی اُنگلیوں کے خلال میں پاؤں کی اُنگلیوں جیسی ترتیب ضروری نہیں۔

مسئلہ: ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال پاؤں دھونے کے بعد کیا جائے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے اَنگوٹھوں میں دھاگہ باندھ لیتے ہیں وہ اِس قدر کھینچ کر باندھا جاتا ہے کہ پانی کا بہنا تو درکنار دھاگے کے نیچے والا حصہ تر بھی نہیں ہوتا ایسے لوگوں کو اِس سے بچنا چاہئے کہ ایسی صورت میں وُضو نہیں ہوتا۔

وُضو کے درمیان کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ

رِزْقِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ؎

''اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالک) میرے گناہوں کی بخشش فرما اور میرے گھر میں میرے واسطے فراخی عنایت فرما۔ میرے لئے رزق میں برکت عطا فرما۔ اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) مجھے توبہ کرنے والوں میں بنا اور مجھے پاک صاف بندوں میں سے بنا''۔

علامہ شوکانی نے تحفۃ الذاکرین میں اِس دُعا والی حدیث شریف کے تحت لکھا ہے کہ اِس حدیثِ مبارکہ میں اس بات پر دِلیل ہے کہ وُضو کے دوران اَیسی دُعا کے کرنے میں کوئی ڈر نہیں جو دُنیا کے مصالح اور دُنیا میں وسعت اور رزق میں برکت حاصل کرنے والی ہو۔

وُضو کے بعد:

ہر عضو کو دھوتے وقت کلمہ شہادت پڑھنے کی بھی اَحادیثِ مبارکہ میں بہت فضیلت آئی ہے۔ نیز حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے کہ اُس شخص کا وُضو کامل نہیں ہوتا جو وُضو کے دوران مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے ایک اور حدیث شریف میں دُرود شریف پڑھنے کا ذکر وُضو کرنے کے بعد بھی آیا ہے۔

اور ابن قیم الجوزی نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا مرفوعاً اِرشادِ گرامی ہے کہ اُس شخص کا وُضو نہیں ہے جو آپ ﷺ پر دُرود شریف نہیں پڑھتا۔

جلاء الافہام میں ص نمبر ۲۹۲ پر ابن قیم الجوزی نے دُرود شریف پڑھنے کا اُنتیسواں مقام وُضو کرنے کے بعد لکھا ہے۔

''اللہ جل شانہ کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے کہ

؎ ابن السنی ص ۸، بلوغ المرام ص ۱۱، تحفۃ الذاکرین ص ۱۱۱، حصن حصین ص ۹۹۔۱۰۰، الاذکار ص ۲۹، بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۱، ردالمختار جلد ا ص ۸۷۔

جب تم میں سے کوئی اپنے وضوء سے فارغ ہو تو کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ [۵] ”پھر ضرور مجھ پر درود شریف پڑھے سو جب یہ کہتا ہے تو اُس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں“۔

وُضو کرنے کے بعد کی دُعائیں:

۱۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ؕ [۶]

”اے اللہ (جلّ سجانک) تو مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر اور مجھے بہترین پاک صاف بندوں میں سے بنا دے“۔

۲۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ؕ [۷] ”پاک ہے تو اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالک) اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔ میں تجھ سے بخشش و معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں“۔

وضوء سے فارغ ہونے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ یہ پڑھیں۔

۳۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ [۸] ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور

---

[۵] جامع صغیر جلد۲ ص۲۰۴، جلاء الافہام ص۲۹۳۔ [۶] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ ص۷، مالا بدمنہ ص۱۲، ترمذی مترجم جلد۱ ص۱۹، بلوغ المرام ص۱۲، مشکوٰۃ ص۱۲۱، حصن حصین ص۱۰۰، تفسیر مظہری جلد۲ ص۵۴۔ [۷] ابن السنی ص۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۴، حلبی کبیر ص۵، فتاویٰ عالمگیری جلد۱ ص۷، حصن حصین مترجم ص۱۰۰، تفسیر مظہری جلد۲ ص۵۵۔ [۸] ابن السنی ص۹، ابن ماجہ ۳۴، ترمذی جلد۱ ص۱۹، حلبی کبیر ص۳۵، مشکوٰۃ ۳۹، فتاویٰ عالمگیری جلد۱ ص۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۳۵، تحفۃ الذاکرین ص۱۱، حصن حصین ص۱۰۰، مترجم، مسلم جلد۱ ص۱۲۲، مالا بدمنہ ص۱۲، بلوغ المرام ص۱۲، نسائی جلد۱ ص۳۵، احیاء العلوم جلد۱ ص۱۰۰، ابوداود جلد۱ ص۲۵، تفسیر مظہری جلد۳ ص۵۴۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اُس کے بندے اور اُس کے رسول (ﷺ) ہیں''۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا کہ جو وضو سے فارغ ہونے کے بعد محولہ بالا دُعا نمبر ۳ پڑھے' اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پڑھنے والا جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو جائے۔

تفسیر روح البیان شریف جلد ۲ ص ۳۵۲ میں وضو کے بعد والی دُعاؤں کو ایک ہی جگہ اِس طرح لکھا ہے:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

بعض اَحادیثِ مبارکہ میں وضو کے بعد سورۃ **القدر** کا پڑھنا بھی آیا ہے۔

نوٹ: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ نے **عوارف المعارف** میں اور حضرت علامہ اِمام غزالی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے **احیاء العلوم** میں مذکورہ بالا دُعائیں اور اُن کے علاوہ اور دُعائیں بھی لکھی ہیں اور لکھا ہے کہ بعد از وضو آسمان کی طرف چہرہ اُٹھا کر پڑھیں۔

وضو پورا کرنے کا حکم اور دوزخ سے بچاؤ:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف لوٹے حتیٰ کہ جب ہم اُس پانی پر پہنچے جو راہ میں تھا۔ **تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَیْنَا اِلَیْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّهَا الْمَآءُ فَقَالَ**

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ ۹؎ ”ایک قوم نے جلدی کی اور نمازِ عصر کے لئے جلد بازی سے وُضو کیا۔ ہم اُن تک پہنچے اور اُن کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (جلدی میں) اِیڑیاں خشک رہ گئیں، اُنہیں پانی نہ پہنچا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِن اِیڑیوں کے لئے آگ کا ویل (عذاب) ہے، تم وُضو کو پورا کیا کرو“۔

وُضو میں زیادہ پانی بہانا اِسراف ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ وُضو کر رہے تھے۔ اُن کے پاس سے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مَاھٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ؟ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ؟ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَھْرٍ جَارٍ ۱۰؎ ”اے سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنک) یہ اِسراف کیسا ہے؟ عرض کیا، کیا وُضو میں بھی اِسراف ہے؟ فرمایا ہاں! اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو“۔ یعنی بہتی نہر میں وُضو کرو۔ ضرورت سے زیادہ پانی بہانا اور بلاوجہ تین سے زیادہ بار اَعضائے وُضو دھونا اِسراف میں شامل ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب علیہ الرحمہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، ایک اعرابی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور وُضو کے متعلق سوال کیا۔ فَاَرَاہُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ ۱۱؎

۹؎ مسلم جلد ۱ ص ۱۲۵ حدیث نمبر ۲۴۱، بخاری حدیث نمبر ۶۰، نسائی حدیث نمبر ۱۱۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۰۱، مشکوٰۃ ص ۴۶ حدیث نمبر ۳۹۶، ابن ماجہ ص ۳۶ حدیث نمبر ۴۵۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۸۹۔ ۱۹۳، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۵ حدیث نمبر ۹۷۔ ۱۰؎ مشکوٰۃ ص ۴۷ حدیث نمبر ۴۲۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۲۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۱، ابن ماجہ ص ۳۴ حدیث نمبر ۴۲۵، تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۱۰۱۔ ۱۱؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۷، نسائی حدیث نمبر ۱۴۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۲۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۳۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۸۰، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۵۔

''آپ ﷺ نے اُسے تین تین بار (تمام اَعضاء کو دھوکر) وضو کر کے دکھایا اور فرمایا وُضو یوں ہی ہے جو اِس پر زیادتی کرے اُس نے گناہ کیا' تعدّی کی اور ظلم کیا''۔ (گناہ تو ترکِ سنّت کا ہوا اور تعدّی تین سے زیادہ کرنے پر کیونکہ دھونے کی حد تین بار ہے اور ظلم اپنی جان پر کیا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی مخالفت کی' پانی میں اِسراف کیا اور اپنے نفس پر بے فائدہ مشقت ڈالی۔ جو کوئی تین سے زیادہ کو سُنّت سمجھ لے تو اُس کا اِعتقاد بھی غلط ہوا۔ بہر حال تین سے کمی ہو سکتی ہے زیادتی نہیں ہوسکتی' نیز تین بار دھونے میں سارے عضو کے دُھل جانے کا یقین ہو جاتا ہے۔ اِس پر زیادتی شیطانی وسوسہ کی بنا پر ہوسکتی ہے۔ [۱۲]

پیتل کے برتن میں وُضو:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَآءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ بِهٖ [۱۳] ''ہمارے پاس رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے ہم پیتل کے ایک برتن (پیالے) میں پانی لائے۔ آپ ﷺ نے اُس سے وُضو (شریف) فرمایا''۔

مسئلہ: پیتل کا برتن بلا کراہت وُضو کے لئے یا گھر کے اِستعمال کے لئے جائز ہے۔

سُمندر کے پانی سے وُضو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم سُمندر میں سوار ہوا کرتے ہیں اور پینے کے لئے اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھ لیتے ہیں اگر اُس سے وُضو کرلیں تو پیاس سے تڑپیں تو کیا ہم سُمندر کے پانی سے وُضو کرلیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: هُوَ الطَّهُوْرُ مَآءُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ [۱۴] ''سُمندر کا پانی پاک ہے اور

---

[۱۲] مرآۃ جلد ا ص ۲۹۲۔۲۹۳ حاشیہ نمبر ۵۔ [۱۳] ابن ماجہ ص ۳۷' ابوداؤد جلد ا ص ۱۵۔ [۱۴] ابوداؤد جلد ا ص ۱۳' ابن ماجہ ص ۳۲' ترمذی جلد ا ص ۲۱۔

اُس کا مردہ (مچھلی) حلال ہے"۔

بلی کے جوٹھے پانی سے وُضو:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے وُضو کے لئے پانی اُنڈیلا تو ایک بلی آئی اور پانی پینے لگی تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن جھکا دیا۔ حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں اُن کی طرف تعجب سے دیکھنے لگی تو اُنہوں نے فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تو تعجب کرتی ہے؟ (کیا تجھے معلوم نہیں کہ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّھَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ اَوِ الطَّوَّافَاتِ [۱۵] "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ ناپاک نہیں ہے وہ تو گھومنے والی ہے یا تم میں گھومنے والی ہے"۔

وُضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا:

اِس عنوان سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے لوٹے میں پانی لے کر وُضو کرے اور وُضو کرنے کے بعد جو پانی لوٹے میں بچے اُس کو کھڑا ہو کر پی لے مگر جب آدمی کسی بڑے، بھرے ہوئے ڈول یا بالٹی کے پانی سے وُضو کرے یا گھر اور مسجد کی ٹینکی یا براہِ راست واسا کی ٹینکی سے آنے والے پانی سے وُضو کرے تو پھر اس صورت میں تین یا پانچ گھونٹ پانی لینا چاہئے۔ (اگر روزہ نہ ہو)۔

حضرت ابوحیہ تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھا، آپ نے وُضو کیا، سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے اور اُنہیں خوب صاف کیا پھر تین مرتبہ کلی کی، تین بار ناک میں پانی لیا اور تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور اپنی کہنیوں سمیت بازوؤں کو

---

[۱۵] ابن ماجہ ص ۳۰، دارمی جلد ا ص ۸۸، مستدرک حاکم جلد ا ص ۱۵۹، دار قطنی جلد ا ص ۷۰۔ ۶۹، موطا امام مالک ص ۱۶، ابوداؤد جلد ا ص ۱۲۔

تین تین بار دھویا' ایک بار سر کا مسح کیا پھر اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۱۶؎ ''پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوٹے سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا، پھر فرمایا: میں نے چاہا تمہیں دکھا دوں کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو مبارک کیسا تھا؟''

اَعضائے وُضو پونچھنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُّنَشِّفُ بِهَا اَعْضَائَهٗ بَعْدَالْوُضُوْءِ ۱۷؎ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے وُضو کے بعد اپنے (نورانی) اَعضاء (مبارک) پونچھا کرتے تھے''۔ بعض عالم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جو اُن کے بعد تھے، اُنہوں نے اَعضائے وُضو کو رومال سے پونچھنے کی اِجازت دی ہے۔ بعض نے رومال سے پونچھنے کو مکروہ کہا ہے کہ وُضو کا جو پانی جسم پر سوکھے گا وہ بھی (اَعمال نامے کے ساتھ) تولا جائے گا۔ ۱۸؎

وُضو کے بعد چہرہ پونچھنا:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ ۱۹؎ یعنی'' آپ ﷺ جب وُضو فرماتے تو اپنا (نورانی) چہرہ (مبارک) اپنے (مقدس) کپڑے کے کونے سے پونچھتے''۔

۱۶؎ مشکوٰۃ ص ۴۶ حدیث نمبر ۴۱۰' ترمذی حدیث نمبر ۴۸' نسائی حدیث نمبر ۹۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۱۶' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۰۹۔ ۱۷؎ مشکوٰۃ ص ۴۷ حدیث نمبر ۴۲۱' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۸' ترمذی حدیث نمبر ۵۳۔ ۱۸؎ ترمذی جلد ۱ ص ۱۸۔ ۱۹؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۶۸ (راوی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ)' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۰' ترمذی حدیث نمبر ۵۴' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۸۔

مسائل

(۱) وضو کے بعد اَعضائے وُضو پونچھنا دُرست ہے۔(۲) اَعضائے وُضو کی تری مستعمل پانی کی قبیل (قسم) میں نہیں آتی۔ (۳) پانی کے جو قطرات اَعضائے وُضو سے لگ کر گرتے ہیں وہ مستعمل ہیں۔ اُن سے اِحتیاط کرنی چاہیے کہ وہ مسجد میں بھی نہیں گرنے چاہئیں۔(۴) اَعضائے وُضو سے گرنے والا پانی اگرچہ پاک ہے لیکن پاک نہیں کرسکتا کہ اُس میں کراہت ہے کہ اَعضائے وُضو کے گناہ لے کر گرتا ہے۔(۵) پاک صاف رومال یا کپڑا نہ ہو اور جلدی ہو تو اِس صورت میں اگر اعضائے وُضو نہ بھی پونچھیں جائیں تو کوئی حرج نہیں۔(۶) پونچھنا بھی درست ہے اور نہ پونچھنا بھی۔(۷) ڈاڑھی، مونچھوں، بھووں کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دِکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے۔ اگر اِن جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔(۸) ہونٹوں کا وہ حصّہ جو عادتاً ہونٹ بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اُس کا دھونا فرض ہے اور کوئی خوب زور سے ہونٹ بند کر لے کہ اُن کا کچھ حصّہ چھپ جائے کہ اُس پر پانی نہ پہنچا، نہ کُلی کی کہ دُھل جاتا تو وضو نہ ہوا۔(۹) ناک میں نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اُس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔

وُضو کی سنتیں

۱۔ وُضو میں رفع الحدث اور حکم اِلٰہی بجالانے سے ربُّ العزّت سے قرب کی نیّت کرنا۔ [۱]

۲۔ بسم اللہ شریف پڑھنا۔ [۲]

۳۔ پہلے دونوں ہاتھوں کا پہنچوں یعنی گٹوں تک تین تین بار دھونا (پہلے دایاں اور پھر بایاں)۔ [۳]

۴۔ کم از کم تین تین مرتبہ دائیں بائیں اُوپر نیچے دانتوں پر مسواک کرنا اور ہر دفعہ مسواک کو دھولینا۔ [۴]

۵۔ دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ پانی لے کر تین بار کلی کرنا کہ ہر بار منہ کے اَندر ہر جگہ پانی پہنچ جائے اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرنا۔ [۵]

۶۔ دائیں ہاتھ سے تین چلو پانی لے کر تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔ [۶]

۷۔ اپنے دائیں ہاتھ سے یہ دونوں کام کرنا یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ [۷]

۸۔ بائیں ہاتھ سے اپنے ناک کو صاف کرنا۔ [۸]

---

[۱] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۶، نسائی جلد ۱ ص ۲۴، روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۱، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۳۔ [۲] نسائی جلد ۱ ص ۲۵، فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۵، حلبی کبیر ص ۳۱، طحاوی جلد ۱ ص ۳۸، الاذکار ص ۲۹، الدرایہ ص ۳، ابنِ ماجہ جلد ۱ ص ۳۳، ابو داؤد جلد ۱ ص ۱۵، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۴۷۔ [۳] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۵، ابو داؤد جلد ۱ ص ۱۱۵، نسائی جلد ۱ ص ۲۳، بخاری جلد ۱ ص ۲۷، صحیح ابنِ خزیمہ جلد ۱ ص ۷۶۔ [۴] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۶۔ [۵] نسائی جلد ۱ ص ۲۸، بخاری جلد ۱ ص ۲۷، فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۵، ابو داؤد جلد ۱ ص ۱۵، بخاری جلد ۱ ص ۲۸، جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۸۶، صحیح ابنِ خزیمہ جلد ۱ ص ۷۷۔ [۶] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۵، جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۸۶۔ [۷] بخاری جلد ۱ ص ۲۵، جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۱۶۔ [۸] بخاری جلد ۱ ص ۲۸۔

۹۔ تین بار منہ دھونا۔ [۹]

۱۰۔ اپنے منہ کو دھوتے وقت اپنی ڈاڑھی کا خلال کرنا بشرطیکہ اِحرام نہ باندھے ہوئے ہو۔ [۱۰]

۱۱۔ اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا۔ [۱۱]

۱۲۔ ہاتھوں سے کہنیوں تک تین دفعہ دھونا۔ [۱۲]

۱۳۔ اپنے جسم کے وہ اَعضاء جن کو وُضو کے وقت دھویا جاتا ہے' اُن کو تین تین مرتبہ خوب مل مل کر دھونا' ہر بار اِس طرح دھونا کہ کوئی حصّہ خشک نہ رہ جائے ورنہ سُنّت اَدا نہ ہوگی۔ ہر عضو کو تین دفعہ پورا پورا دھونے کی گنتی ہے نہ کہ پانی کے چلوؤں کی گنتی۔ [۱۳]

۱۴۔ اپنے پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا۔ [۱۴]

۱۵۔ مسح سر کے اَگلے حصّہ سے شروع کرنا۔ [۱۵]

۱۶۔ فتاویٰ عالمگیری میں مجموع النوازل کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر انگوٹھی ڈھیلی ہو تو اُس کو حرکت دینا سُنّت ہے اور اگر ایسی تنگ ہو کہ اُس کے نیچے پانی نہ بہتا ہو تو اُس کو حرکت دینا فرض ہے۔ [۱۶]

۱۷۔ اپنے دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ [۱۷]

---

[۹] ابوداؤد جلد۱ص۱۵' بخاری جلد۱ص۲۵' نسائی جلد۱ص۲۸' بلوغ المرام ص۷' مشکوٰۃ ص۵۶' صحیح ابن خزیمہ جلد۱ص۷۶۔ [۱۰] ترمذی جلد۱ص۸' ابن ماجہ ص۳۴' فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص۴' تفسیر مظہری جلد۳ص۵۴۔ [۱۱] ترمذی جلد۱ص۱۵' جامع صغیر جلد۲ص۱۰۴' مشکوٰۃ ص۴۶' فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص۶' صحیح ابن خزیمہ جلد۱ص۷۸۔ [۱۲] بخاری جلد۱ص۲۸' صحیح ابن خزیمہ جلد۱ص۷۶' طحاوی جلد۱ص۳۴۔۳۵۔ [۱۳] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص۶۔ [۱۴] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص۶' بلوغ المرام ص۸' بخاری جلد۱ص۳۱' ابوداؤد جلد۱ص۱۸۔ [۱۵] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص۷' بخاری جلد۱ص۳۱' طحاوی جلد۱ص۳۴' مسلم جلد۱ص۱۲۳۔ [۱۶] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص۶' تفسیر مظہری جلد۳ص۵۳۔ [۱۷] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص۶' ترمذی جلد۱ص۱۴' ابوداؤد جلد۱ص۱۶۔۱۷۔۱۸' طحاوی جلد۱ص۳۸' بہارِ شریعت حصّہ۲ص۱۹۔

۱۸۔ ترتیب سے وضو کرنا' جیسے پچھلے صفحات میں ذکر کیا گیا ہے۔ خلافِ ترتیب اور ترکِ سُنتِ مؤکدہ کی عادت گنہگاری ہے' وضو تو ہو ہی جائے گا مگر بار بار ایسا کرنا بُرا ہے۔ ۱۸؎

۱۹۔ ڈاڑھی کے جو بال منہ یعنی چہرہ کے دائرے کے نیچے ہوں وضو میں اُن کا مسح سُنت ہے۔

۲۰۔ وضو کرتے وقت دھوئے جانے والے اعضاء کو اس طرح دھونا کہ پہلا عضو جس کو دھویا گیا ہو خشک نہ ہونے پائے۔ ۱۹؎

۲۱۔ دونوں بازوؤں کو تین تین بار دھونا پہلے دایاں پھر بایاں۔

۲۲۔ ہر عضو کو دھوتے وقت اُس پر ہاتھ پھیرنا تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے اور ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔

۱۸؎ فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷' تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۵۴۔ ۱۹؎ بخاری جلد ۱ ص ۲۷۔ ۲۸' نسائی جلد ۱ ص ۲۵' ابو داؤد جلد ۱ ص ۱۵' تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۳۔

اچھے میاں بیوی

میاں بیوی معاشرے کا ایک مختصر سا یونٹ ہوتا ہے' جو پھیل کر ایک خاندان اور قبیلہ بن جاتا ہے۔ اگر یہ یونٹ ایک دوسرے کے حقوق اور آداب سے آگاہ ہو تو یہ یونٹ جنت نظیر بن جاتا ہے۔ اس یونٹ کو جنت نظیر بنانے کے لئے قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ پر مشتمل خوبصورت کتاب "اچھے میاں بیوی" کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ آج ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ کتاب منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" نے مرتب کی ہے۔ کئی گھر اس کتاب کے مطالعہ سے قابلِ تقلید گھر بن گئے ہیں۔

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ' 977-A' بلاک B-II' گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔ 0300-4274936 (ہدیہ بمعہ ڈاک خرچ ۱۵۰ روپے)

وُضو کے مستحبات

۱۔ وُضو میں اَعضائے وُضو کو دائیں طرف سے دھونا شروع کرنا۔ [۱]

۲۔ وُضو کرتے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ [۲]

۳۔ وُضو کرنے کے لئے پاک اور اُونچی جگہ کا تجویز کرنا تاکہ پانی بہہ کر اپنی طرف نہ آئے اور جسم اور لباس پر چھینٹیں بھی نہ پڑیں۔ [۳]

۴۔ اپنے دونوں رخساروں کو ساتھ ہی ساتھ بیک وقت اُکٹھے دھونا۔

۵۔ اپنے دونوں کانوں کا ساتھ ہی ساتھ بیک وقت مسح کرنا۔

۶۔ اگر کسی کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو تو اپنا منہ دھوتے وقت دائیں رخسار کو مقدم رکھنا۔

۷۔ اگر کسی کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو تو مسح کرتے وقت سر کی دائیں جانب کو مقدم رکھنا۔ [۴]

۸۔ اپنی گردن کا مسح کرنا۔ [۵]

۹۔ اپنی گردن کا مسح ہاتھوں کی اُنگلیوں کی پشت سے کرنا۔

۱۰۔ اپنے وُضو کا پانی کسی پاک جگہ گرانا۔

۱۱۔ وُضو کرنے سے پہلے تیل کی طرح اَعضاء پر پانی چپڑ لینا۔ [۵]

۱۲۔ وُضو میں پانی بہاتے وقت [۶] اپنے اَعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔ [۷]

۱۳۔ اگر لوٹے کے ساتھ وُضو کرنا ہو تو اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

---

[۱] کنز الدقائق ص ۵' جامع صغیر جلد ۱ ص ۱۳' جلد ۲ ص ۱۱۶' بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۹' آثار السنن ص ۲۳' بخاری جلد ۱ ص ۲۹' مسلم جلد ۱ ص ۱۳۲' ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۳' نسائی جلد ۱ ص ۳۵۔ [۲] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷' جامع صغیر جلد ۱ ص ۴۲۔ [۳] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷۔ [۴] تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۴۔ [۵] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷۔ [۶] عالمگیری جلد ۱ ص ۷۔ [۷] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷۔

۱۴۔ وضو کا دوسرا وقت آنے سے پہلے اُس وقت کے لئے خود پانی بھر کر رکھ لینا (جیسے عشاء کی نماز کے بعد نماز تہجد یا نماز فجر کے لئے)۔ [۸]

۱۵۔ اپنا وضو کرنے میں بغیر عذرِ ضرورت دوسروں سے کسی قسم کی مدد یا تعاون حاصل نہ کرنا۔

۱۶۔ چھلا' انگوٹھی یا آرسی کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو اور اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔ [۹]

۱۷۔ اگر صاحبِ عذر نہ ہو۔ (مثلاً پیشاب کے قطرے آنے یا ریح کی بیماری نہ ہو) تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔

۱۸۔ وضو کو اطمینان اور تسلی سے کرنا تا کہ کوئی سُنّت یا مستحب ترک نہ ہو جائے عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ وضو جوان کا سا نماز بوڑھوں کی سی یعنی وضو جلد کریں ایسی جلدی نہ چاہئے جس سے کوئی سُنّت یا مستحب ترک ہو۔

۱۹۔ کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے پانی کے قطرات سے بچانا اور محفوظ رکھنا۔

۲۰۔ کانوں کا مسح کرتے وقت دونوں کانوں کے سوراخوں میں اپنی دونوں بھیگی ہوئی چھنگلیاں داخل کرنا۔ [۱۰]

۲۱۔ کامل طور پر وضو کرنے میں کوئی جگہ خشک نہ رہنے دینا، کووں، ٹخنوں ایڑیوں، تلووں، کونچوں گھائیوں اور اپنی کہنیوں کا خاص طور پر خیال رکھنا تا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

۲۲۔ وضو کرنے کے لئے مٹی یا (ماسوائے سونے چاندی کے) کسی دھات کا برتن لینا کیونکہ سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا منع ہے۔

۲۳۔ جس برتن سے وضو کیا جائے اگر وہ تانبے کا ہو تو قلعی شدہ ہونا چاہئے۔

---

[۸] عالمگیری جلد ۱ ص ۷۔ [۹] جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۰۴' ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۵' حلبی کبیر ص ۲۸۔
[۱۰] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷ نسائی جلد ۱ ص ۲۹' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۔۱۹' بلوغ المرام ص ۹' ترمذی جلد ۱ ص ۹' صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۷۷۔

۲۴۔ اگر وُضو کرنے کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو وُضو کرتے وقت اُسے بائیں طرف رکھنا۔ [۱۱]

۲۵۔ اگر وُضو کرنے کا برتن طشت کی قسم سے ہو اور بڑا برتن ہو تو اُسے اپنی دائیں جانب رکھنا۔ [۱۲]

۲۶۔ لوٹے کو اگر دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین مرتبہ دھونا۔ [۱۳]

۲۷۔ لوٹے کو اگر دستہ لگا ہو تو اُس کے دستہ پر ہاتھ رکھنا اُس کے منہ پر ہاتھ نہ رکھنا۔

۲۸۔ وُضو کرتے وقت دائیں ہاتھ سے کُلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ [۱۴]

۲۹۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ [۱۵]

۳۰۔ بائیں ہاتھ کی چھنگلی ناک میں داخل کرنا۔ [۱۶]

۳۱۔ وُضو میں اپنے دونوں پاؤں بائیں ہاتھ سے دھونا۔

۳۲۔ وُضو کرتے وقت اپنا منہ دھونے میں پیشانی کے سرے پر پانی ایسا پھیلا کر ڈالنا کہ اُس سے اُوپر کا بھی کچھ حصہ دُھل جائے۔

۳۳۔ وُضو میں دونوں ہاتھوں سے اپنے منہ کو دھونا بلا عذر ایک ہاتھ سے نہ دھونا۔

تنبیہ: بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلّو سے پانی ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دُھل گیا حالانکہ پانی کا اُوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اِس طرح دھونے میں منہ نہیں دُھلتا اور نہ ہی وُضو ہوتا ہے۔

۳۴۔ وُضو میں دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں دھوتے وقت اُنگلیوں سے شروع کرنا۔ [۱۷]

۳۵۔ اپنے چہرے کی روشنی قیامت کے لئے وسیع کرنا۔ جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اُس کے اطراف میں کچھ بڑھانا۔ [۱۸]

---

[۱۱] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص ۸۔ [۱۲] ایضاً۔ [۱۳] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص ۷۔ [۱۴] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص ۷۔ [۱۵] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص ۷۔ صحیح ابن خزیمہ جلد۱ص ۷۶۔ [۱۶] صحیح ابن خزیمہ جلد۱ ص ۷۶۔ [۱۷] ترمذی جلد۱ص ۱۵۔ [۱۸] فتاویٰ عالمگیری جلد۱ص ۷۔

۳۶۔ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی روشنی قیامت کے لئے وسیع کرنا۔ جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اُس کے اَطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً کُہنی سے اُوپر اور نصف پنڈلی تک دھونا۔ [19]

۳۷۔ کلمہ شہادت کی اُنگلی سے کان کے اندرونی حصّے کا مسح کرنا۔

۳۸۔ وُضو میں اپنے دونوں اَنگوٹھوں کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور اُنگلیوں کی پشت سے اپنی گردن کا مسح کرنا۔ [20]

۳۹۔ وُضو میں اپنے ہر عضو کو دھو کر اُس پر اپنا ہاتھ پھیرنا تاکہ پانی کی بوندیں بدن یا کپڑوں پر نہ پڑیں۔

تنبیہ: خیال رہے کہ مسجد میں پانی کے قطروں کا ٹپکنا جبکہ اَعضائے وُضو سے گریں، مکروہ تحریمی ہے۔

۴۰۔ وُضو کرتے وقت کسی بھاری برتن سے وُضو نہ کرنا خصوصاً جبکہ وُضو کرنے والا کمزور ہو کہ زیادہ پانی گرے گا۔

(۲۴) ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شروع کرنا۔

(۲۶) سر کے مسح کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اَنگوٹھے اور کلمے کی اُنگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی اُنگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں کے سروں سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدّی تک اِس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے اور کلمہ کی اُنگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور اَنگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور اُنگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔

۴۱۔ وُضو میں زبان سے کہہ لینا کہ وُضو کرتا ہوں۔

۴۲۔ وُضو میں اپنے اَعضاء کے دھونے یا مسح کرتے وقت دِل میں نیت وُضو حاضر رہنا۔

---

[19] ایضاً۔ [20] بہارِ شریعت حصہ دوم وضو کے مستحبات۔

۴۳۔ وُضو کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھتے رہنا۔ [۲۱] اور بِسْمِ اللّٰہِ شریف کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا پڑھنا۔ [۲۲]

۴۴۔ وُضو میں ہر عضو کو دھوتے وقت دُرود شریف پڑھنا۔ [۲۳]

۴۵۔ وُضو میں ہر عضو کے دھونے یا مسح کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا۔

۴۶۔ وُضو میں کلّی کرتے وقت اُس مستحب دُعا کا پڑھنا جس کا ذکر ص ۳۶ پر ہے۔

۴۷۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت اُس مستحب دُعا کا پڑھنا جس کا ذکر ص ۳۹ پر ہے۔

۴۸۔ وُضو میں منہ دھوتے وقت ص ۴۴ والی دُعا پڑھنا۔

۴۹۔ وُضو میں اپنا دایاں ہاتھ دھوتے وقت ص ۴۷ والی دُعا پڑھنا۔

۵۰۔ وُضو میں اپنا بایاں ہاتھ دھوتے وقت ص ۴۷ والی دُعا پڑھنا۔

۵۱۔ وُضو میں سر کا مسح کرتے وقت ص ۵۱ والی دُعا پڑھنا۔

۵۲۔ وُضو میں اپنے کانوں کا مسح کرتے وقت ص ۵۱ والی دُعا پڑھنا۔

۵۳۔ وُضو میں اپنی گردن کا مسح کرتے وقت ص ۵۲ والی دُعا پڑھنا۔

۵۴۔ وُضو میں اپنا دایاں پاؤں دھوتے وقت ص ۵۴ والی دُعا پڑھنا۔

۵۵۔ وُضو میں اپنا بایاں پاؤں دھوتے وقت ص ۵۴ والی دُعا پڑھنا۔

نوٹ: اگر مستحب دُعائیں یاد ہوں تو بہت بہتر ورنہ سب اَعضا کو دھوتے وقت دُرود شریف ہی پڑھ لیں۔ یہ بھی اَفضل ہے کیونکہ حضور پُرنور رحمۃ اللعالمین سیّد المرسلین ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے کہ اُس شخص کا وُضو کامل نہیں ہوتا [۲۴] جو وُضو کے دوران دُرود شریف نہ پڑھے۔ [۲۵] نیز ہر عضو کو دھوتے وقت کلمہ شہادت پڑھنے کی

---

[۲۱] طحاوی جلد ا ص ۲۹، نسائی جلد ا ص ۲۵، ترمذی جلد ا ص ۱۱ مترجم ابوداؤد جلد ا ص ۱۵، بہار شریعت جلد ۲ ص ۲۱، الاذکار ص ۲۹، ابن ماجہ جلد ا ص ۳۳۔۳۲، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۴۔ [۲۲] تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۱، حلبی کبیر ص ۳۱۔ [۲۳] فتاویٰ عالمگیری جلد ا ص ۸۔ [۲۴] فتاویٰ عالمگیری جلد ا ص ۸۔ [۲۵] مسلم جلد ا ص ۱۲۲، ابن ماجہ جلد ا ص ۳۴، ترمذی جلد ا ص ۱۲، ابن السنی ص ۹، حصن حصین مترجم ۱۰۰، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۴۔

بڑی فضیلت آئی ہے۔۲۶؎ حصنِ حصین شریف میں ہے جو شخص وضو کرتے وقت مندرجہ ذیل دُعا پڑھتا ہے اُس کے لئے مغفرت کا ایک پرچہ لکھ کر اور اُس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اُس کی مہر نہ توڑی جائے گی اور مغفرت کا حکم برقرار رہے گا۔ دُعا یہ ہے:۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ط

"پاک ہے تو اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبیحد جل جلالک) اور ساتھ تعریف تیری کے میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں"۔

۵۶۔ وُضو کرنے کے بعد بچا ہوا پانی (قبلہ کی طرف منہ کرکے) کھڑے ہو کر اَدب سے پی لینا چاہئے، خواہ تھوڑا ہی پی لے۔ ۲۷؎

۵۷۔ وُضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف منہ کرکے کلمہ شہادت ۲۸؎ اور سورۃ القدر ۳ بار پڑھنا۔

۵۸۔ وُضو کے بعد اعضائے وُضو کا پونچھنا۔

حضرت اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے آپ (ﷺ) وُضو فرمانے کے بعد (بے مثل نورانی) اعضائے مبارکہ کو خشک فرما لیا کرتے تھے۔ ۲۹؎

نیز شمس التواریخ میں ہے کہ حضور ﷺ کے پاس دو کپڑے تھے۔ ایک کپڑے سے اپنے بے مثل نورانی ہاتھوں اور بے نظیر لاثانی چہرہ مبارک کو خشک فرمایا کرتے تھے اور دوسرے کپڑے کے ساتھ بے مثل نورانی پاؤں مبارک خشک فرمایا کرتے تھے۔ ۳۰؎

۲۶؎ حصن حصین ص ۱۰۰، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۴۔ ۲۷؎ عالمگیری جلد ۱ ص ۹، نسائی جلد ۱ ص ۳۳، ترمذی جلد ۱ ص ۱۷، حلبی کبیر ۳۶۔ ۲۸؎ حلبی کبیر ص ۳۶۔ ۲۹؎ ترمذی جلد ۱ ص ۱۸، حلبی کبیر ص ۵۲، جامع صغیر ص ۱۰۴۔ ۳۰؎ شمس التواریخ ص ۱۰۴۱۔

نیز اِس روایت [۳۱] میں یہ بھی آیا ہے کہ سرکارِ کائنات ﷺ جب وضو یا غُسل سے فارغ ہوئے تو آپ (ﷺ) کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بے مثل نوری اَعضائے مبارکہ کو خشک کرنے کے لئے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں کپڑا پیش کیا تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے قبول نہ فرمایا (تاکہ کہیں ایسا فعل اُمت کے لئے بوجھ نہ ہو) [۳۲]

لہٰذا اِن دونوں روایات سے ثابت ہوا کہ وُضو سے فارغ ہونے کے بعد اَعضائے وُضو کو خشک کرنے کے لئے کپڑے کا اِستعمال عندالضرورت فقہاء کے نزدیک مستحب ہے نہ کہ سُنّت جیسا کہ حلبی کبیر ص ۵۲ میں ہے کہ اگر کوئی وُضو کے بعد تولیہ وغیرہ سے اَعضائے وُضو پونچھے تو مستحب ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وُضو سے فارغ ہو کر کپڑے کا اِستعمال کرنا بدعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے، اور مستحب بدعت نہیں ہوا کرتا۔ [۳۳]

۶۱۔ اپنے اَعضاء پر قدرے نمی (تری) باقی رہنے دینا تاکہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں اُسے بھی تولا جائے۔

۶۲۔ وُضو سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھوں کو جھٹکا نہ دینا۔ ہاتھوں کو جھٹکنا یا جھاڑنا شیطان کا پنکھا ہے۔ [۳۴]

۶۳۔ وُضو کرنے کے بعد میانی پر پانی چھڑک لینا۔ [۳۵]

مسئلہ: جب وُضو سے فارغ ہو جائیں تو اُس کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل اَدا کریں [۳۶] اِس نفل نماز کو نماز **تحیۃ الوضو** کہتے ہیں۔ یہ دو رکعت

---

[۳۱] بخاری جلد۱ ص۴۰، مسلم جلد۱ ص۱۴۷، بلوغ المرام ص۲۴، ابوداؤد جلد۱ ص۳۷۔ [۳۲] دارمی جلد۱ ص۹۶، نسائی جلد۱ ص۵۰، نصب الرایہ جلد۱ ص۷۹، مسلم جلد۱ ص۱۴۷۔ [۳۳] جامع صغیر جلد۲ ص۱۱۲۔ [۳۴] جامع صغیر جلد۱ ص۴۲۔ [۳۵] جامع صغیر جلد۲ ص۱۰۲، مسند احمد جلد۳ ص۴۱۰، نسائی جلد۱ ص۳۳، دارمی جلد۱ ص۹۶۔ [۳۶] مسلم جلد۱ ص۱۴۰، بخاری جلد۱ ص۲۸، دار قطنی جلد۱ ص۴۵، مشکوٰۃ جلد۱ ص۱۲۱، مالا بدمنہ ص۱۳، نسائی جلد۱ ص ۳۶۔۳۱، حلبی کبیر ص۳۷، مستدرک حاکم جلد۱ ص۱۳۲، جامع صغیر جلد۲ ص۱۰۲، صحیح ابن خزیمہ جلد۱ ص۱۱۱۔

نفل ہر ایک وضو کے بعد اَعضائے وضو خشک ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لیں ۳۷ تو مستحب ہے۔

کئی سندوں کے ساتھ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان نفلوں پر حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سختی سے کاربند تھے اور سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ ۳۸

تنبیہ: اَعضائے وضو کو تین سے زیادہ ۳۹ اور ایک بار سے کم نہیں ۴۰ دھونا چاہئے۔ صاحبِ ہدایہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے یہ وعید اُس شخص کے لئے ہے جو تین تین مرتبہ وضو میں اپنے اَعضاء کو دھونا مسنون نہ سمجھ کر کم یا زیادہ کرے اور ہدایہ ہی کے حواشی میں ہے کہ اگر تین سے زیادہ اپنے دِل کی تسلی اور اِطمینان کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں جبکہ وضو کرنے والے کو وضو میں شک پڑ جائے یا تین بار سے کم پانی کی کمی کی وجہ سے ہو۔

نوٹ: وضو کرنے سے پہلے عمامہ یا ٹوپی کا سر سے علیحدہ کر لینا سُنّت یا مستحب نہیں جیسے کہ آج کل بعض حضرات ٹوپی یا پگڑی کو اُتار لیتے ہیں، اپنے زانو پر رکھ لیتے ہیں۔ ہاں سر پر مسح کرتے وقت آسانی کا ذریعہ ضرور ہو سکتا ہے کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: عورت کے لئے اُس کا سر اور اُس کے بال ستر میں داخل ہیں۔ عورت حتی الامکان اِس کا دھیان رکھے اور بلا ضرورت اپنے سر کو نہ کھولے۔

مسئلہ: وضو کرنے کے بعد اگر تھوڑا سا پانی باقی بچ جائے تو کھڑے ہو کر پی لینا چاہئے۔ ۴۱

---

۳۷ موضوعات کبیر ص ۳۷۔ ۳۸ حلبی کبیر ص ۳۷، منطق الطیر ص ۱۲۳، عوارف المعارف ص ۳۵۹، تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۵۳، ابوداؤد طیالسی جلد ۷ ص ۲۳۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۹۰۔۲۷۲، حلیۃ الاولیا ابو نعیم جلد ۲ ص ۳۱۰، جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۲۔ ۳۹ الدرایۃ لابن الحجر ص ۸۰۹۔ ۴۰ صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۸۹۔ ۴۱ نسائی جلد ۱ ص ۳۳۔۳۲، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۱۰۱، فتح القدیر جلد ۱۰ ص ۸۲۔

مکروہات

۱۔ ناپاک جگہ وضو کرنا۔ [۱]
۲۔ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ [۲]
۳۔ منہ پر زور سے پانی مارنا۔ [۳]
۴۔ وضو کے پانی کا ضرورت سے کم یا زیادہ استعمال کرنا۔
۵۔ وضو کے پانی کو نجس جگہ گرانا۔
۶۔ وضو کرتے وقت دُنیا کی باتیں کرنا۔ [۴]
۷۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔
۸۔ اَعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں (جس سے وضو کیا جارہا ہو) قطروں کا ٹپکنا۔
۹۔ وضو کے پانی میں رینٹھ یا تھوک کا ڈالنا۔
۱۰۔ وضو کرتے ہوئے (یا کسی بھی وقت) تھوک یا رینٹھ قبلہ شریف کی طرف پھینکنا یا کلی کر کے پانی گرانا (بول و براز تو اس سے بڑھ کر ہے)۔
۱۱۔ وضو میں اِتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سُنّت بھی ادا نہ ہو۔
۱۲۔ وضو کے دوران منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔
۱۳۔ اپنا وضو کرتے وقت ایک ہاتھ سے منہ کو دھونا۔ (کیونکہ یہ روافض اور ہنود کا طریقہ ہے)۔
۱۴۔ وضو میں اپنے گلے کا مسح کرنا۔
۱۵۔ بائیں ہاتھ سے کلی کے لئے منہ میں پانی ڈالنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ [۵]

---

[۱] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۸۔ [۲] ایضاً۔ [۳] ایضاً۔ [۴] فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۸ حلبی کبیر ص ۳۱۔ [۵] ایضاً۔

۱۶۔ اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ برتنوں میں خاص کرنا۔

۱۷۔ تین جدید (تازہ نئے) پانیوں سے تین مرتبہ اپنے سر کا مسح کرنا۔ [۱۶]

۱۸۔ جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اُس سے اعضائے وُضو کا پونچھنا۔

۱۹۔ دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا۔

۲۰۔ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا۔

۲۱۔ عورت کے غُسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کرنا۔

۲۲۔ وُضو کے لئے نجس جگہ بیٹھنا۔

۲۳۔ اَعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔

نکتہ: ہر سُنّت کا ترک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: وُضو پر وُضو کرنا بہتر ہے اور نورٌ علےٰ نور ہے اگر پہلے سے وُضو ہو اور اِس سے کوئی عبادت مثلاً سجدۂ تلاوت و نمازیں وغیرہ اَدا نہ کی ہوں تو اُس وُضو پر دوسرا وُضو کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے۔

مسئلہ: کسی نہر یا راجباہ میں وُضو کرتے ہوئے جس جگہ پانی آہستہ آہستہ بہہ رہا ہو وہاں بہت جلدی جلدی وُضو نہ کرے تا کہ جو مستعمل پانی گرتا ہے وہی دوبارہ ہاتھ میں نہ آجائے۔

وُضو کے متفرق مسائل:

مسئلہ: اگر وُضو نہ ہو تو نماز پڑھنے' سجدۂ تلاوت کرنے' نمازِ جنازہ پڑھنے اور قرآنِ عظیم چھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: طواف کے لئے وُضو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: غُسل جنابت سے پہلے اور کھانے، پینے، سونے اور اَذان و اِقامت اور خطبۂ جمعۃ المبارک و عیدین اور روضۂ مبارک رسول اللہ ﷺ کی

---

[۱۶] ایضاً۔

زیارت اور وقوفِ عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وُضو کر لینا سُنّت ہے۔

مسئلہ: سونے کے لئے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اُٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اُس وقت اور زبانی قرآنِ عظیم پڑھنے کے لئے اور حدیثِ مبارکہ اور دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جمعۃ المبارک وعیدین' باقی خطبوں کے لئے اور کتبِ دینیہ چھونے کے لئے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے' گالی دینے' فحش لفظ نکالنے' کافر سے بدن چھو جانے' صلیب یا بُت چھونے' کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے سے' بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو غیبت کرنے' اِن سب صورتوں میں وُضو مستحب ہے۔

مسئلہ: جب وُضو جاتا رہے وُضو کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ: نابالغ بچوں پر وُضو فرض نہیں مگر اُن سے وُضو کرانا چاہیے تاکہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہو جائیں۔

مسئلہ: لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔

مسئلہ: چلّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اِسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لئے چلّو میں پانی لیں اس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لئے آدھا چلّو کافی ہے تو پورا چلّو نہ لے کہ اِسراف ہوگا۔

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان اور مسائل

بول و براز، مذی، منی، کیڑا، پتھری، کانچ کسی مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا۔ مذی شہوت کے وقت جو پتلا لیسدار پانی نکلتا ہے وہ مذی کہلاتا ہے۔ پیشاب کے بعد جو سفید قطرہ آجاتا ہے وہ ودی کہلاتا ہے۔ اِن دونوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ غسل واجب نہیں ہوتا۔

مرد یا عورت کے پیچھے کے مقام سے ہوا کا خارج ہونا۔ خون، پیپ یا زرد پانی کا وجود سے نکل کر (بدن کے کسی مقام سے) بہہ جانا اور نکسیر پھوٹنا ناقض وضو ہے۔ کھانے، پانی یا صفراء کی وجہ سے منہ بھر کرتے آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سہارا یا ٹیک لگا کر سو جانے اور بے ہوش ہو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے۔

جنوں آجانے سے غشی یا اتنا نشہ کہ صاحب وضو کے چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں۔

نوٹ: عوام میں یہ مشہور ہے کہ اپنا یا پرایا گھٹنا یا ستر کھلا ہوا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ غلط اور محض بے اَصل بات ہے بلکہ وضو کی حالت میں اپنی یا غیر کی شرمگاہ دیکھنے سے یا چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ اَلبتہ مستحب ہے کہ ہاتھ دھو لے۔

مسئلہ: جن اَعضاء پر پانی سے وضو کیا جاتا ہے اُن اعضاء میں سے کسی پر علت یا معذوری کی وجہ سے پانی نہ لگانا ہو تو اُن پر مسح بھی ہو سکتا ہے۔

مسئلہ: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینا ناقضِ وضو نہیں۔

سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ

اَلْعَیْنُ اِسْتَطْلَقَ الْوِکَاءُ ؎۱ ''آنکھیں سرین کا بندھن ہیں تو جب آنکھ سوگئی تو بندھن کھل گیا''۔

اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْیَتَوَضَّأْ ؎۲ ''سرین کا بندھن آنکھیں ہیں تو جو سویا وہ وضو کرے''۔ آنکھ کھلی رہے تو ہوا خارج ہونے کی خبر رہتی ہے، سوتے میں بے خبری ہو جاتی ہے۔ لہٰذا نیند ہی ناقضِ وضو ہے۔ چاہے ہوا خارج ہو یا نہ ہو۔ سونا وضو توڑ دیتا ہے جیسے موت غُسل توڑ دیتی ہے۔ مگر نبی اللہ ﷺ کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ غافل نہیں ہوتے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سو جاتے یہاں تک کہ خراٹے (مبارک) لیتے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے اور وضو شریف نہ کرتے''۔ ؎۳

محولہ بالا دونوں اَحادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بے خبری کی نیند وضو توڑے گی، بیٹھے بیٹھے اُونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ اِس میں اَعضاء ڈھیلے نہیں پڑتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث شریف میں ہے، فرماتے ہیں: یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَآءَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُؤُوْسُھُمْ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّؤُوْنَ ؎۴ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ عشاء کا اِنتظار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اُن کے سر جھک جاتے تھے۔ پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے''۔ چونکہ اَیسے بیٹھنے سے اور اَیسی نیند سے اَعضاء ڈھیلے نہیں پڑتے۔

؎۱ مشکوٰۃ ص ۴۱ حدیث نمبر ۳۱۵، دارمی جلد ۱ ص ۱۸۴، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱ ص ۱۱۸، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۵، مسند احمد جلد ۴ ص ۹۷۔ ؎۲ مشکوٰۃ ص ۴۱ حدیث نمبر ۳۱۶، ابن ماجہ ص ۳۷ حدیث نمبر ۱۶۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۳، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۳۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۶، مسند احمد جلد ۱ ص ۱۱۱۔ ؎۳ ابن ماجہ ص ۳۷۔ ؎۴ مشکوٰۃ ص ۴۱ حدیث نمبر ۳۱۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۰، ترمذی حدیث نمبر ۷۸، مسلم حدیث نمبر ۳۷۶۔

لہٰذا اِس سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ ۵ ''وُضو اُس پر ہے جو لیٹ کر سوئے کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اُس کے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے''۔ بیٹھے ہوئے ٹیک لگا کر سونا بھی اِسی حکم میں ہے کیونکہ وُضو ٹوٹنے کی وجہ اعضاء کا ڈھیلا پڑنا ہے، خواہ لیٹ کر ہو یا بیٹھے ہوئے ٹیک لگا کر ہو، حتیٰ کہ جو کوئی بیٹھے ہوئے اُونگھے اور اُونگھ میں گرے، گرنے کے بعد آنکھ کھلے تو وُضو جاتا رہا اور گرنے سے قبل آنکھ کھلی تو وُضو نہیں ٹوٹتا۔

خون کے بہنے سے وُضو ٹوٹتا ہے:

حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمہ سے روایت ہے، وہ حضرت تمیم داری یعنی تمیم بن اوس یا تمیم بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ ۶ ''ہر بہتا خون ناقضِ وُضو ہے''۔ یعنی جو خون بہہ کر جسم کے اُس حصہ کی طرف آ جائے جس کا دھونا غُسل میں فرض ہے، وہ ناقضِ وُضو ہے۔ یہ حدیث شریف حضرت اِمام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے کہ بہتا خون وُضو توڑتا ہے۔

آواز یا ہوا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ ۷ ''وُضو فرض نہیں ہوتا مگر آواز یا بو

---

۵ مشکوٰۃ ص ۴۱ حدیث نمبر ۳۱۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۲، ترمذی حدیث نمبر ۷۷، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۶۔ ۶ مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۵، مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۳۳، دار قطنی جلد ۱ ص ۱۵۷، مرآۃ جلد ۱ ص ۲۵۷۔ ۷ ابن ماجہ ص ۳۹ حدیث نمبر ۵۱۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۷۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۱۷، ترمذی حدیث نمبر ۷۴، مشکوٰۃ ص ۴۰ حدیث نمبر ۳۱۰، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۳۔

ہے"۔ (ہوا خارج ہونے کی آواز سے یا بو سے لیکن اگر آواز کے بغیر بھی ہوا خارج ہو، تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔ جیسا کہ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ ۸ "جب تم میں سے کوئی بے آواز ہوا نکالے تو وضو کرے"۔ لیکن ہوا کے خارج ہونے کا یقین ہونا ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہ ہو تب تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

شبہ کی صورت میں وضو کرنے سے گریز کرنا چاہئے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ اَخْرَجَ مِنْہُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا ۹ "جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں کچھ پائے تو اُس پر مشتبہ ہو جائے کہ کچھ نکلا ہے یا نہیں تو مسجد سے نہ جائے تاوقتیکہ آواز نہ سن لے یا بو محسوس کرے"۔

شبہ کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے ورنہ شیطان ہر وضو اور نماز کے وقت پریشان کرتا رہے گا۔ اگر کسی نے ظہر کے وقت وضو کیا مگر ٹوٹنے کا صرف شبہ ہے یقین نہیں تو وضو قائم ہے۔ ایسا شخص باوضو ہے اُسے نماز پڑھ لینی چاہئے۔

دُودھ پینے کے بعد صرف کلی کریں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ

---

۸ مشکوٰۃ ص ۴۰ حدیث نمبر ۳۱۴' ترمذی حدیث نمبر ۱۱۶۴' مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۲۰۹۵۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۵۔ ۹ مشکوٰۃ ص ۴۰ حدیث نمبر ۳۰۶' مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۰' مسلم حدیث نمبر ۳۶۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۷' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۱۴۔

وَقَالَ اِنَّ لَهُ دَسْمًا ۱۰؎ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دُودھ نوش فرمایا اور صرف کلی فرمائی اور فرمایا کہ اِس میں چکناہٹ ہوتی ہے''۔

کیا عضوِ خاص چھونے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِنْهُ ۱۱؎ ''رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ جو وُضو کے بعد اپنے عضوِ خاص کو چھوئے، فرمایا: وہ بھی تو اِنسانی جسم کا حصہ ہے''۔ جیسے ناک، کان، سر وغیرہ جسم کے اعضاء ہیں کہ اُن کے چھونے سے وُضو نہیں ٹوٹتا ایسے ہی یہ بھی ایک عضو ہے اِس کا چھونا وُضو نہیں توڑے گا۔

ابن ماجہ میں اِنہی سے دوسرے الفاظ میں اِس طرح ارشاد ہے: لَيْسَ فِيْهِ وُضُوْءٌ اِنَّمَا هُوَ مِنْكَ ۱۲؎ ''ذکر کے چھونے سے وُضو نہیں ٹوٹتا کہ وہ بھی تو تیرا ایک ٹکڑا ہے''۔

کیا بیوی کا بوسہ لینے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایات ہیں کہ قُبْلَةُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ اِمْرَأَتَهُ وَجَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ ۱۳؎ ''مرد کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا یا اُسے اپنے ہاتھ سے چھونا مباشرت ہے اور جو اپنی بیوی کو چومے یا اپنے ہاتھ سے چھوئے تو اُس پر وُضو ہے''۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ

۱۰؎ مرقاۃ جلد۲ ص۳۰، مشکوٰۃ ص۴۰ حدیث نمبر۳۰۷، بخاری حدیث نمبر۲۱۱، مسلم حدیث نمبر۳۵۸، ترمذی حدیث نمبر۸۹، نسائی حدیث نمبر۱۸۷، ابوداؤد حدیث نمبر۱۹۶، ابن ماجہ حدیث نمبر۵۰۱، مسند احمد جلد۱ ص۲۲۳۔ ۱۱؎ مشکوٰۃ ص۴۱ حدیث نمبر۳۲۰، مرقاۃ جلد۲ ص۳۸، ابوداؤد حدیث نمبر۱۸۳، ترمذی حدیث نمبر۸۵۔ ۲۸۳، مسند احمد جلد۴ ص۲۲۔ ۱۲؎ مرقاۃ جلد۲ ص۳۸۔ ۱۳؎ مشکوٰۃ ص۴۱، مرقاۃ جلد۲ ص۴۵۔ ۴۴، مسند شافعی ص۱۱، موطا امام مالک حدیث نمبر۶۴۔

تعالیٰ عنہا کو جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ بوسہ لینے سے بیوی کا وضو نہیں ٹوٹتا ایسے ہی مرد کا وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔ ١٤

ہاں البتہ میاں بیوی اگر ننگے جسم آپس میں ملائیں گے جس کو مباشرت فاحشہ کہتے ہیں تو دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر صحبت کریں گے یا مجامعت کریں گے تو دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا۔

محولہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات کا زیادہ سے زیادہ یہ مطلب ہے کہ عورت کو چھو کر یا بوسہ لے کر وضو کرنا مستحب ہے۔ البتہ مرد عورت اگر شہوت سے ایک دوسرے کو چھوئیں اور شہوت کے بعد مذی نکلے تو مذی کے نکلنے سے یقیناً وضو جاتا رہے گا۔ پھر استنجا بھی کرنا ہوگا اور وضو بھی اور اگر مرد کو شہوت کے بعد جھٹکے کے ساتھ یا بغیر جھٹکے کے مادہ (منی) خارج ہوا تو پھر مرد پر غسل بھی واجب ہو جائے گا چاہے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو، جیسے سوتے کے عالم میں احتلام ہونے کی صورت میں غسل کیا جاتا ہے۔

ستو، چنے، مٹھائی یا پھل کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَآءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَا فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ١٦

١٤ مشکوٰۃ ص ٤١ حدیث نمبر ٣٢٢، ابوداؤد حدیث نمبر ١٧٩، ترمذی حدیث نمبر ٨٦، نسائی حدیث نمبر ١٧٠، ابن ماجہ حدیث نمبر ٥٠٢، مرقاۃ جلد ٢ ص ٣٩۔ ١٦ مشکوٰۃ ص ٤٠ حدیث نمبر ٣٠٩، مرقاۃ جلد ٢ ص ٣٢، بخاری حدیث نمبر ٢٠٩، ابن ماجہ حدیث نمبر ٤٩٢، موطا امام مالک حدیث نمبر ٢٠، مسند احمد جلد ٣ ص ٤٨٨۔

"خیبر کے سال ہم رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے ساتھ گئے تو جب خیبر کے قریب مقام صہباء پر پہنچے تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے عصر کی نماز ادا فرمائی، پھر آپ ﷺ نے توشہ منگوایا، صرف ستو لائے گئے۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے ستو بھگوئے گئے تو آپ ﷺ نے اور ہم سب نے وہ ستو کھائے پھر نماز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے کلی شریف فرمائی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی لیکن وضو کسی نے نہ کیا"۔ کیونکہ سب پہلے ہی سے باوضو تھے نیز یہ وضاحت بھی ہوئی کہ صرف کلی پر اِکتفا فرمایا اگر چہ ستو آگ پر بھونے جاتے ہیں کھانے کے بعد صرف کلی ہی طعام کا وُضو ہے۔

کیا اُونٹ کے گوشت سے وُضو ہے؟

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نے رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وُضو کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ [۱] "اگر چاہو تو وُضو کر لو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ عرض کیا: کیا ہم اُونٹ کے گوشت سے وُضو کریں؟ فرمایا: "ہاں اُونٹ کے گوشت سے وُضو کرو"۔

یہاں وُضو سے مراد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے اس لئے کہ اونٹ کے گوشت میں بکری کے گوشت کے مقابلہ میں ایسی چکناہٹ ہوتی ہے جو ہاتھ دھوئے اور کلی کئے بغیر ختم نہیں ہوتی جبکہ بکری کے گوشت میں یہ بات نہیں ہے۔

آگ کی پکی ہوئی چیز کھانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۴۰ حدیث نمبر ۳۰۵' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۹' مسلم حدیث نمبر ۳۶۰' مسند احمد جلد ۵ ص ۸۶۔

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تَوَضَّوُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ۱۸؎ ”جسے آگ پکائے اُس سے وضو کرو“۔

اِس سے مراد ہے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا کیونکہ کھانا کھا کر ہاتھ دھونا مستحب ہے۔
اِس حدیث شریف میں وضو لغوی معنوں میں ہے جس کے معنی ہیں ”صفائی“۔

کھانے کے بعد وضو نہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كُنْتُ اَنَا وَاُبَیٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَّخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِیْ اَكَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ۱۹؎ ”میں، حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے گوشت اور روٹی کھائی، پھر میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو اُن دونوں (یعنی حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے فرمایا کہ وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اِس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے ”کیا تم حلال چیزوں کے کھانے کی وجہ سے وضو کرتے ہو؟ اِس سے تو اُنہوں نے بھی وضو نہ فرمایا جو تم سے بہتر ہیں“۔

(یعنی ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ) کیونکہ وضو پاکی ہے کسی ناپاک چیز سے جبکہ کھانا حرام ہے نہ نجس، پھر وضو کیسا؟

گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

۱۸؎ مشکوۃ ص۴۰ حدیث نمبر۳۰۳، مرقاۃ جلد۲ ص۲۸، مسلم حدیث نمبر۳۵۲، ترمذی حدیث نمبر۷۹، نسائی حدیث نمبر۱۷۵، مسند احمد جلد۲ ص۲۶۵۔ ۱۹؎ مشکوۃ ص۴۱ حدیث نمبر۳۲۹، مرقاۃ جلد۲ ص۴۳، مسند احمد جلد۴ ص۳۰۔

اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ بِمَسْحٍ کَانَ تَحْتَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ۲۰؎ ''رسول اللہ ﷺ نے (بکری کے شانہ (کا گوشت) تناول فرمایا پھر اپنا ہاتھ (مبارک) اُس ٹاٹ سے پونچھا جو آپ ﷺ کے نیچے تھا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی''۔ اِس حدیث شریف سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے بکری کا گوشت کھا کر ہاتھ بھی نہ دھوئے صرف پونچھ ہی لئے۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: قَرَّبْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ۲۱؎ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھُنی ہوئی پسلیاں (چانپیں) پیش کیں، رسول اللہ ﷺ نے اُس میں سے کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھ لی اور وضو شریف نہ کیا''۔

نہ وضو شرعی کیا اور نہ ہی لغوی یعنی ہاتھ بھی نہ دھوئے بلکہ ہاتھ پونچھے بھی نہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ اگر کبھی کچھ کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھوئے جائیں اور نہ ہی پونچھیں جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر دھولیں تو بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے جواز کے طور پر ایسے کیا۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَشْھَدُ لَقَدْ کُنْتُ اَشْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاۃِ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ۲۲؎

۲۰؎ مشکوٰۃ ص ۴۱ حدیث نمبر ۳۲۴، مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۸۸۔ ۲۱؎ مشکوٰۃ ص ۴۱ حدیث نمبر ۳۲۵، مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۱، ترمذی حدیث نمبر ۱۸۲۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۰۷۔ ۲۲؎ مرآۃ جلد ۱ ص ۲۵۳، مشکوٰۃ ص ۴۱ حدیث نمبر ۳۲۶، مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۲، مسلم حدیث نمبر ۳۵۷۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کا پیٹ یعنی پیٹ کی چیزیں، دِل کلیجی، اور تلی وغیرہ بھونتا تھا، آپ ﷺ تناول فرماتے پھر آپ ﷺ نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے''۔

کھانے کے بعد کلی کرنا:

اِنہی (حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میرے پاس بکری ہدیہ بھیجی گئی، اُسے (پکانے کے لئے) ہنڈیا میں ڈالا گیا پھر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مَا ھٰذَا یَا اَبَا رَافِعٍ؟'' اے ابورافع (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! یہ کیا ہے؟'' عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ بکری ہے جو مجھے ہدیہ میں ملی اور میں اسے ہنڈیا میں پکا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نَاوِلْنِیْ الذِّرَاعَ یَا اَبَارَافِعٍ ''اے ابورافع (رضی اللہ تعالیٰ عنک) ہمیں اِس کی دستی کا گوشت کھلاؤ''۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دستی کا گوشت پیش کیا، آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور تناول فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ''دوسری دستی بھی لاؤ''۔ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں دوسری دستی بھی پیش کی آپ ﷺ نے وہ بھی تناول فرمائی۔A بعدازیں آپ ﷺ نے پھر فرمایا: نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ''ایک اور دستی لاؤ''۔ جب آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ دستی مانگی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بکری کی تو دو ہی دستیاں ہوتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَمَا اَنَّکَ لَوْ سَکَتَّ لَنَا وَلْتَنِیْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَکَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاہُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ عَادَ اِلَیْھِمْ فَوَجَدَ عِنْدَھُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَکَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَمَسَّ مَآءً ۲۳ ''اگر تم خاموش رہتے تو تم ہم کو دستی پر دستی دیتے رہتے

A شاید اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کھانے میں شریک تھے۔ ۲۳ مرآۃ جلد۱ص۲۵۴، مشکوٰۃ ص۴۱ حدیث نمبر۳۲۷، مرقاۃ جلد۲ص۴۲، مسند احمد جلد۶ص۳۹۲۔

جب تک خاموش رہتے پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، کلی فرمائی اور اپنی (نورانی) اُنگلیوں کے پورے دھوئے، پھر آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، جب واپس تشریف لائے ،تو اُن کے پاس ٹھنڈا گوشت پایا اُس میں سے کھایا پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز ادا فرمائی مگر پانی چھوا بھی نہیں''۔

ف: پوروں کا دھونا بیان جواز کے لئے ہے وگرنہ طعام سے اوّل اور بعد از طعام دونوں ہاتھ دھونا سُنّت ہے۔

وُضو کا شیطان:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ [۲۴] ''وُضو کا ایک شیطان ہے جسے ولہان کہا جاتا ہے تو پانی کے وسوسوں سے بچو''۔

ولہان 'وَلَــهٌ' سے بنا ہے 'بمعنی حیرت یا حرص۔ چونکہ یہ شیطان وُضو کرنے والے کو حیرت میں ڈال دیتا ہے اور پانی کے زیادہ استعمال پر حریص کرتا ہے' اِس لئے اِسے ولہان کہتے ہیں۔شیطان کی مختلف جماعتیں ہیں اُن میں سے ایک جماعت کا یہ کام ہے کہ لوگوں کو وُضو میں وسوسے ڈالتی ہے۔ یہ کہ تیرا وضو صحیح نہیں ہوا' فلاں فرض رہ گیا ہے' تو نے سر کا مسح نہیں کیا، تو نے کلی نہیں کی۔ دوبارہ وُضو کر وغیرہ وغیرہ۔ اِس کے وسوسوں سے بچنے کے لئے یقین کے ساتھ وُضو کر کے فارغ ہوجانا چاہئے جو اِس کے وسوسوں پر چلتا ہے وہ نماز سے بھی رہ جاتا ہے۔

مسئلہ: اِس کے وسوسہ سے بچنے کے لئے بہترین تدابیر یہ ہیں۔ رجوع اِلی اللہ وَاَعُوْذُ بِاللهِ ' وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اور سُوْرَةُ النَّاسِ اور اٰمَنْتُ

---

[۲۴] مرآۃ جلد اص ۲۹۳ ' مشکوٰۃ ص ۴۷ حدیث نمبر ۴۱۹ ' مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۱۷ ' ترمذی حدیث نمبر ۵۷ ' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۲۱ ' مسند احمد جلد ۵ ص ۱۳۶۔

بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اور ھُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَأْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ○ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ○ پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا اور وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اُس کے خلاف کرنا بھی دافعِ وسوسہ ہے۔

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اور تحیۃ الوضو کے نفل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَقَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ [۲۵] ”اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنک) مجھے بتاتو نے اِسلام کے زمانے میں سب سے زیادہ اُمید کا کون سانیک کام کیا ہے؟ کیونکہ میں نے بہشت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی پھٹ پھٹ کی آواز سنی۔“ تو حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے تو اپنے نزدیک اِس سے زیادہ اُمید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وُضو کیا تو میں اِس وُضو سے نفل نماز پڑھتا جتنی میری تقدیر میں لکھی تھی“۔

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ دُنیا میں بھی بطور خادم نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے سامان وغیرہ لے کر چلا کرتے تھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے اپنے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا کہ بہشت میں بھی اَیسا

---

[۲۵] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۲۲، مرقاۃ جلد ۳ ص ۳۶۱، بخاری حدیث نمبر ۱۱۴۹، مسلم حدیث نمبر ۲۴۵۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۳۳، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۲۰۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۶۷، کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۵۔

ہی ہوگا۔ اِس حدیث شریف میں حضرت سیّدنا بلال ﷛ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی اور اُن کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔ نیز اِس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سیّدنا بلال ﷛ حدث کے وقت طہارت کرنے اور اُس کے بعد نفل پڑھنے کے سبب جنت میں داخل ہوئے۔

وُضو توڑنے والی چیزوں کا بیان:

مسئلہ نمبر ۱: آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اَندر ہی پھیل گیا' باہر نکلا یا کان کے اَندر دانہ ٹوٹا اور اُس کا پانی سوراخ سے باہر نکلا تو اِن صورتوں میں وُضو باقی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہہ جاتا یا نہیں اگر بہہ جاتا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں یونہی اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا۔ اِس کا بھی وہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: آنکھ' کان' ناف' پستان وغیرہ میں دانہ' ناسور یا کوئی بیماری ہو اِن وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وُضو توڑ دے گا۔

مسئلہ نمبر ۴: منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وُضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔ غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔

مسئلہ نمبر ۵: جونک یا بڑی کلی (چچڑی) نے خون چوسا اور اِتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہہ جاتا وُضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ نمبر ۶: اگر چھوٹی کلی یا جوں یا کھٹمل' مچھر یا پسّو نے خون چوسا تو وُضو نہیں جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۷: ناک صاف کی اُس میں سے جما ہوا خون نکلا' وُضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر ۸: منہ بھر قے وُضو توڑ دیتی ہے۔ منہ بھر قے کے یہ معنی ہیں کہ اُسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔

مسئلہ نمبر۹: بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔

مسئلہ نمبر۱۰: بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آ گئی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۱۱: جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا۔

مسئلہ نمبر۱۲: عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے یا اپنا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے یہ محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ اِستنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر۱۳: وضو کرنے کے دوران اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے۔

مسئلہ نمبر۱۴: اگر وضو کرنے کے دوران کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہو اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اُس کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اِس طرف اِلتفات نہ کرے یونہی اگر بعد وضو کے شک ہو تو اِس کا کچھ خیال نہ کرے۔ [۲۶]

چند وضاحتیں:

(۱) چہرے کی حد لمبائی میں پیشانی کی بالائی سطح سے (جہاں سے قدرتی طور پر بال شروع ہوتے ہیں) لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں دونوں کانوں کی لوؤں کے درمیان تک ہے۔ (درمختار جلد ۱ ص ۹۶)

پیشانی کی بالائی سطح سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے عام طور پر سر کے بال شروع ہوتے ہیں۔ اگر کسی آدمی کے سر کے بال گر گئے ہوں، تب بھی پیشانی کی بالائی سطح سے مراد وہ جگہ ہی ہوگی جہاں سے عام طور پر سر کے بال شروع ہوتے ہیں۔

---

[۲۶] ماخوذ از بہار شریعت۔

(۴) عورتوں نے اگر (ایسی تنگ چوڑیاں یا انگوٹھیاں) پہنی ہوئی ہوں کہ اُن کو حرکت دیئے بغیر اُن کے نیچے پانی نہ پہنچ سکے تو حرکت دے کر پانی پہنچانا فرض ہے۔ (درمختار جلد ا ص ۱۲۶)

(۵) ہاتھوں میں اگر چھ اُنگلیاں ہوں تو چھٹی اُنگلی کو دھونا بھی واجب (فرض) ہے۔

(۶) ناخنوں کی جڑ میں اگر گوندھا ہوا آٹا (وغیرہ) ہو تو اُس کو اُتار کر پانی پہنچانا واجب ہے۔

(۷) مٹی کا کام کرنے والے مزدور کے ناخن کے نیچے میل، جس عورت نے اپنی اُنگلیوں کو مہندی لگا رکھی ہے، چرم فروش، رنگریز اور نانبائی کے ناخنوں میں اگرچہ جرم دار مادے ہوں۔ اِن سب کا وُضو درست ہے۔ دیہاتی اور شہری سب کے لئے یہی حکم ہے۔

(۸) نیل پالش یا نیل پالش کی طرح کے خضاب کی موجودگی میں نہ وُضو ہوگا نہ غُسل۔

(۹) مسح کا لغوی معنی ہے کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا۔ عرفِ شرع میں کسی عضو پر پانی کی تری پہنچا دینے کو مسح کہتے ہیں۔ (ردالمحتار جلد ا ص ۹۹)

(۱۰) اگر سر کے اَگلے حصے میں مسح نہ کیا بلکہ پچھلی یا دائیں یا بائیں جانب یا درمیان میں مسح کیا تو جائز ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ جلد ا ص ۹۱)

(۱۱) سر پر مہندی لگائی مہندی کی لیپ سر پر موجود ہو اُس پر مسح کیا مسح ادا نہ ہوگا۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ جلد ا ص ۹۲)

(۱۲) سر کا مسح کرنے کے بعد سر کے بال منڈوا دیئے دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ جلد ا ص ۹۳)

زخم سے نکلنے والے خون و پیپ کے اَحکام:

۱۔ خون پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اُس کے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے

کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضوٹوٹ جائے گا۔ (الدرالمختار معہ ردالمختار جلد ا ص ۲۸۶)۔

۲۔ خون اگر چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مثلاً سیب وغیرہ کاٹا اُس پر خون کا اَثر ہوا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اُس پر خون کی سرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وُضو نہیں ٹوٹا۔ (ملخص از فتاوٰی رضویہ جلد ا صفحہ ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

۳۔ اگر خون پیپ' زرد پانی کہیں سے بہا مگر بہہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وُضو میں دھونا فرض ہو مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور وہ ٹوٹ کر اندر ہی رہا باہر نہ نکلا تو اِن صورتوں میں وُضو نہیں ٹوٹا۔ (ایضاً)

۴۔ زخم بے شک بڑا ہے رطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

انجکشن لگوانے پر وُضو کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے اَحکام:

۱۔ گوشت میں انجکشن لگوانے میں صرف اَیسی صورت میں وُضوٹوٹے گا جبکہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔

۲۔ جبکہ نس کا انجکشن پہلے اُوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے، لہٰذا وُضوٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ اِسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ نس میں لگوانے سے وُضوٹوٹ جائے گا کیونکہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔

ہاں اگر بالفرض بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

۴۔ سرنج کے ذریعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وُضوٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے۔ یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے

اِس خون سے بھری ہوئی سرنج جیب میں رکھ کر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

دُکھتی آنکھ سے نکلنے والے آنسوؤں کے اَحکام:

۱۔ آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دے گا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار جلد اصفحہ ۵۵۴)

اکثر لوگ اِس مسئلہ سے ناواقف ہوتے ہیں اور دُکھتی آنکھ سے بوجہ مرض بہنے والے آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین کے دامن وغیرہ سے پونچھ کر کپڑے ناپاک کرلیتے ہیں۔

۲۔ نابینا کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وُضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (حوالہ ایضاً)

۳۔ جو رطوبت اِنسانی بدن سے نکلے وہ وُضو نہ توڑے وہ رطوبت ناپاک نہیں ہے مثلاً خون یا پیپ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

بچے کے دُودھ اور قے کا مسئلہ:

(۱) ایک دِن کے دُودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اُسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔ (الدرالمختار جلد اصفحہ ۵۷۴)

(۲) دُودھ پیتے بچے نے دُودھ ڈال دیا اور وہ منہ بھر ہے تو یہ بھی پیشاب کی طرح ناپاک ہے ہاں یہ دُودھ اگر معدے تک نہیں پہنچا صرف سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ دوم)

مجھے دین اِسلام سے پیار ہے

ہفتہ وار

تعلیمی، تربیتی اور روحانی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی عنایات سے نورِ علم سے فیض یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ کے دن مغرب تا رات 10:30 بجے جامع مسجد نگینہ' 977-A' بلاک 'B-III' گجرپورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔

اس تربیتی، تعلیمی و روحانی اجتماع کا مقصد دینی بھائیوں کو دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار سکھانا اور عقائد کی پختگی و اعمال کی درستگی کی تحریک پیدا کرنا ہے۔
مفتیانِ دین اور علماء کرام تربیتی خطابات فرماتے ہیں۔

خادمِ دینِ اسلام

خصوصی بیان

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28، 0300-4274936

اشاعتِ دینِ اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کرواسکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور۔